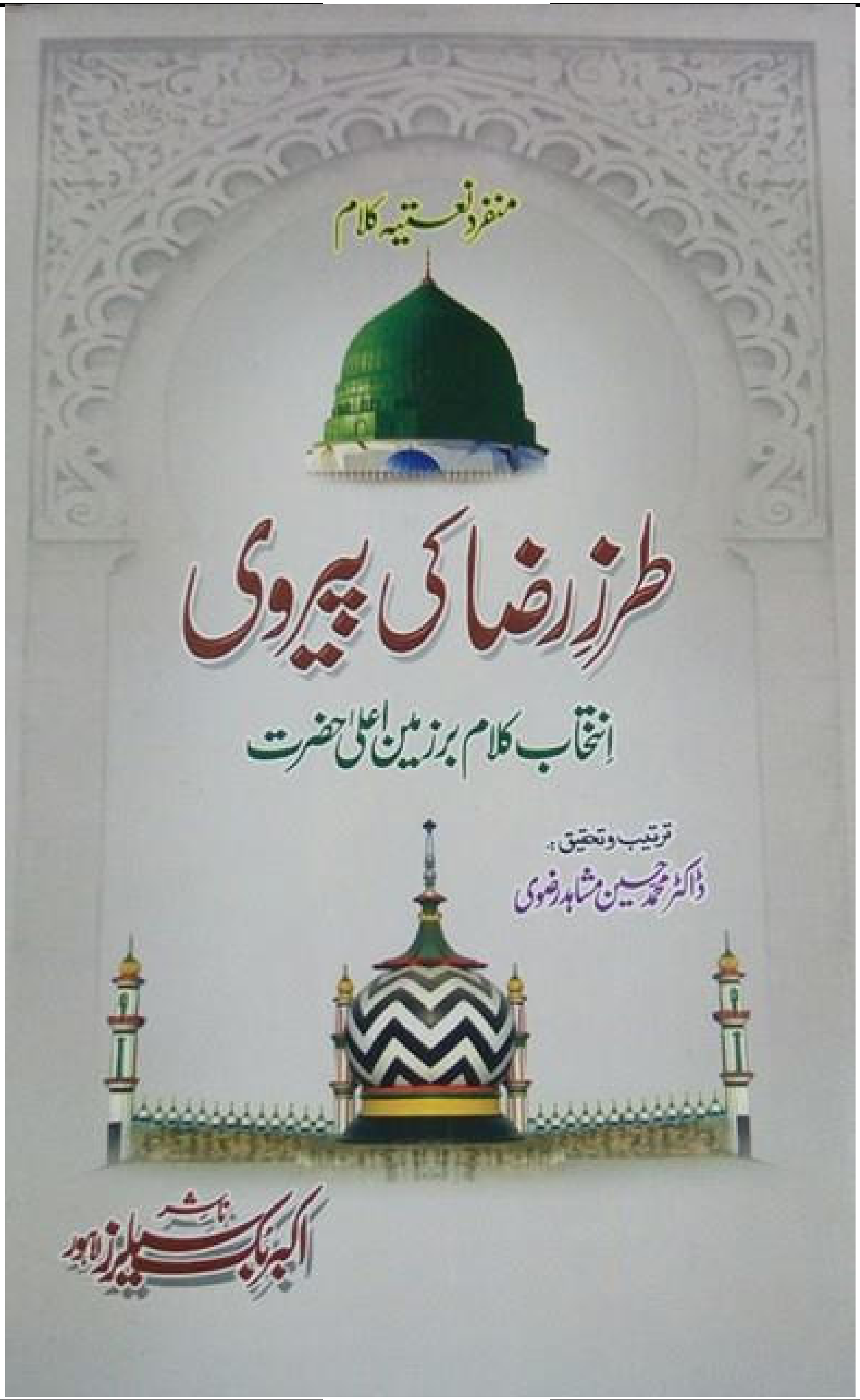

www.barkaatlibrary.blogspot.in

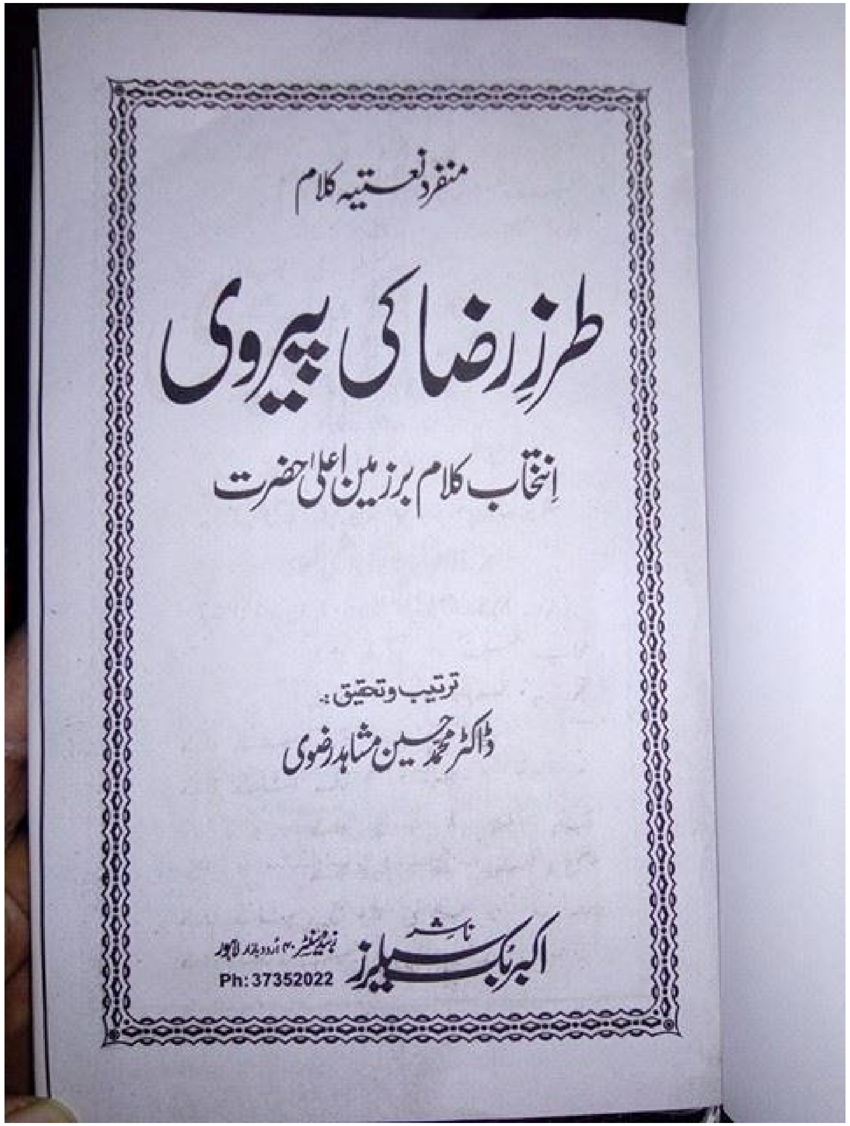
منفرد نعتیہ کلام

طرزِ رضا کی پیروی

انتخاب کلام برزمین اعلیٰ حضرت

ترتیب وتحقیق:
ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر، ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 37352022

جملہ حقوق بحق اہل سنت محفوظ

کتاب : انتخابِ کلام برزمین اعلیٰ حضرت

ترتیب وتحقیق : ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

کمپوزنگ : مُشاہدؔ بہ دستِ خود

پروف ریڈنگ :

سرورق :

سن اشاعت : ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء

تعداد : ۵۰۰

قیمت :

مطبع :

www.barkaatlibrary.blogspot.in

انتساب

مذہبی دُنیا کی معروف علمی و روحانی شخصیت

ادبی دنیا کے ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ یافتہ مشہور فکشن رائٹر

شرفِ ملّت حضرت سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی دام ظلہٗ العالی

(چیف انکم ٹیکس کمشنر، کولکاتا)

کے نام

کہ جن کی شفقتیں، عنایتیں اور دعائیں میرے حوصلوں کو جِلا بخشتی ہیں

مُشاہدؔ

نذرانۂ خلوص

ناچیز اپنی اس کاوش کو

شہیدِ بغداد محسن رضویات علامہ اسید الحق عاصم القادری علیہ الرحمہ

کی خدمت میں نذر کرتے ہوئے مسرت و شادمانی
محسوس کرتا ہے۔ اس کی ترتیب و تہذیب میں آپ کے
مفید مشورے میرے معاون رہے۔
اور اس کا نام بھی آپ ہی کے ایک مقطع سے مستعار ہے ؎

طرزِ رضا کی پیروی، عاصم یہ تیری شاعری
حُسنِ سخن فکرِ رسا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مُشاہدؔ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طرزِ رضا کی پیروی ☆

الحمدللہ! برادرِ گرامی محترم محمد ثاقب قادری ضیائی صاحب زید علمہٗ کے اشارہ وایما پر کلامِ رضا پر لکھی گئی تضمینوں کا ایک خوب صورت انتخاب بہ نام "تضمیناتِ بخشش" مکمل ہوا۔ مذکورہ کتاب کی ترتیب وتدوین کے دوران یہ بھی خیال پیشِ نظر رہا کہ ساتھ ساتھ کلامِ رضا کی پیروی میں لکھے گئے کلام کو بھی جمع کرلیا جائے۔ چناں چہ تضمینات کے ساتھ ہی طرزِ رضاؔ کی پیروی میں قلم بند کیے گئے کلام کا کافی ذخیرہ یکجا ہوگیا۔ بعدہٗ خیال آیا کہ دونوں کو ایک ساتھ ترتیب دینے سے بہتر یہ ہوگا کہ علاحدہ علاحدہ سے دو کتب میں تقسیم کردیا جائے، ایک "تضمیناتِ بخشش" دوسری" انتخابِ کلام برزمین اعلیٰ حضرت" ۔ لہٰذا متذکرہ دونوں انتخاب صد شکر کہ پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔

عمومی طور پر شعرا کی وفات کے بعد لوگ اُن کے کلام کو اپنی فکر ونظر کا محور بنا کر تضمین نگاری یا ان کے کسی مصرع کو برت کر کلام لکھتے ہیں۔ جب کہ یہ کلامِ رضاؔ کا امتیازی اختصاص ہے کہ اُن کے معاصر شعرا نے اُن کے کلام پر نہ صرف یہ کہ تضمین نگاری کا مظاہرہ کیا بل کہ اعلیٰ حضرت کے کلام کی پیروی میں نعتیہ کلام بھی لکھا۔ اس ضمن میں شاید اولین نقش کے طور پر اعلیٰ حضرت کے مشہورِ زمانہ "قصیدۂ نور" پر لکھے گئے مولانا علی احمد خاں اسیرؔ بدایونی علیہ الرحمہ کے کلام کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کا مذکورہ مشہورِ زمانہ" قصیدۂ نور" جس کا مطلع یوں ہے ؎

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

سب سے پہلے عرسِ قادری بدایوں شریف میں 5 جمادی الاخریٰ 1317ھ کو پڑھا گیا، جس میں ہندوستان کے نامور علما ومشائخ مولانا عبدالقادر بدایونی، مولانا وصی احمد محدث سورتی، مولانا ہادی علی خاں سیتا پوری، مولانا ہدایت رسول رام پوری، شاہ محمد فاخر الٰہ آبادی، مولانا عبدالصمد سہوانی، شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی، شاہ تجمل حسین شاہ جہاں پوری علیہم الرحمۃ والرضوان وغیرہم جلوہ فرماتھے۔ شیخ المشائخ حضور سید شاہ ابوالحسین نوریؔ میاں قدس سرہٗ مارہرہ مطہرہ صدرِ مشائخ

تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی بھی تشریف فرماتھے۔ بدایوں شریف کے مشہور نعت خواں جناب حافظ عبدالحبیب قادری مرحوم نے اپنے مخصوص انداز میں قصیدۂ نور پڑھا۔ لوگ بیان کرتے تھے کہ محفل سراپا نور بن گئی۔ در و دیوار سے نور نور کا نغمہ بلند ہورہا تھا۔ ایک ایک شعر چار چار پانچ پانچ مرتبہ پڑھا گیا۔ کیف وسرور کی ایک کیفیت برپا تھی۔ تحسین وآفرین کے نعرے گونجتے تھے۔ دس بجے یہ قصیدہ شروع ہوا اور قبل ظہر ختم ہوا۔ جس وقت حافظ صاحب نے مقطع پڑھا ؎

اے رضاؔ یہ احمدِ نوریؔ کا فیضِ نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

حضور سید شاہ ابوالحسین نوریؔ میاں قدس سرہٗ نے جو گردن جھکائے مراقب نظر آرہے تھے۔ گردن اٹھائی اور دست بدعا ہوئے امام احمد رضا بے ساختہ اٹھے اور ایک چیخ نکلی اور حضرت نوری میاں کے زانوے مبارک پر سر رکھ دیا۔

مولانا علی احمد خاں اسیرؔ بدایونی علیہ الرحمہ نے بھی اس قصیدے سے متاثر ہوکر ایک قصیدۂ نور لکھا تھا جو اسی روز رات کو بعدِ اختتامِ وعظ پڑھا گیا۔ اس قصیدے کا مطلع ہے ؎

مرحبا آیا عجب موسم سہانا نور کا
بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانا نور کا

نصف شب کے بعد قصیدہ پڑھنا شروع کیا گیا برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی، مولانا شائق عباسی، حافظ پیلی بھیتی، سید بیباک شاہ جہاں پوری جیسے حضرات اور دیگر علما ومشائخ نے خوب خوب داد وتحسین سے مولانا علی احمد خاں اسیرؔ صاحب کو نوازا۔ حضرت اسیرؔ کے اس قصیدے کا اختتام وقت فجر ہوا۔ مقطع میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی زمین کے تتبع کا مخلصانہ اور والہانہ اظہار آپ نے یوں کیا ہے ؎

ہوں مقلد میں رضاؔ کا اس زمین نور میں
میں نے بھی جاگیر میں پایا علاقہ نور کا
دو جہاں میں رات دن یارب رضاؔ کے ساتھ ساتھ
بہرِ ذوالنورین رکھنا ہم پہ سایا نور کا

نور کی بارش جھما جھم ہوتی آتی ہے اسیرؔ
لو رضاؔ کے ساتھ تم بھی بڑھ کے حصہ نور کا

شاید یہاں یہ ذکر بھی بے محل نہ ہوگا کہ مولانا ضیاء الدین بدایونی علیہ الرحمہ (م 1970ء) نے بھی اسی زمین میں ایک قصیدہ 1376ھ میں باسم تاریخی "نورِ خورشید" ارقام فرمایا تھا جس کا مطلع یوں ہے۔

اوجِ عرشِ پاک سے چمکا ستارا نور کا
صبحِ میلادِ نبی عالم ہے سارا نور کا

علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت کے خلفا و تلامذہ میں حضرت علامہ حسن رضا بریلوی، حضرت برہان الحق جبل پوری، حضرت محدثِ اعظم ہند، حضرت علامہ جمیل الرحمٰن جمیل قادری بریلوی، حضرت مفتیِ اعظم، حضرت سید دیدار علی الوری قدست اسرارہم وغیرہم نے بھی طرزِ رضاؔ کی پیروی میں کلام لکھے۔ جو نہ صرف عقیدے و عقیدت کے آئینہ دار ہیں بل کہ جذبہ و تخیل اور فکر و فن کے اعتبار سے بھی بلند پایہ ہیں۔

حیاتِ رضاؔ میں جہاں طرزِ رضاؔ کا تتبع جاری رہا وہیں بعدِ وصال تو اس میں بڑی سرعت آئی۔ ہر سال عرسِ رضاؔ میں حضرت رضاؔ کا کوئی مصرع طرح کے طور پر دیا جاتا جس پر شعرا نعت و منقبت لکھ کر عرس میں پیش کرتے۔ نہ صرف بریلی شریف میں منعقدہ مرکزی عرس میں ایسا ہوتا بل کہ دنیا بھر میں جہاں میں حضرت رضاؔ کے معتقدین و متوسلین ہیں وہاں بھی مصرعِ رضاؔ کو طرح کے طور پر دیا جاتا اور طرحی مشاعرے منعقد کیے جاتے، اور یہ سلسلہ فی زمانہ بھی جاری و ساری ہے۔۔ اس طرح کلام رضا پر لکھے گئے کلام کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

اعلیٰ حضرت کی زمینوں کے تتبع میں محترم راجا رشید محمود نے جو کلام لکھے وہ ہر اعتبار سے لائقِ تحسین ہیں۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر سید شمیم گوہر الٰہ آبادی کو اس ضمن میں ہرگز فراموش نہیں کیا جاسکتا، آپ نے اعلیٰ حضرت کی تقریباً ہر زمین میں نعتیہ کلام لکھے ہیں۔ حضرت علامہ شبنم کمالی علیہ الرحمہ کے یہاں بھی کلامِ رضا پر بہت سارے کلام ملتے ہیں۔ جانشین مفتی اعظم علامہ اختر رضا قادری ازہری بریلوی نے بھی طرزِ رضا کی پیروی کی۔ اسی طرح سید آلِ رسول حسنین میاں نظمی مارہروی نے بھی

کلامِ رضا کا تتبع اختیار فرمایا۔ بعض شعرا نے اعلیٰ حضرت کے مختلف اشعار کے مصرعِ ثانی کو منتخب کرتے ہوئے نیز قافیوں کی معمولی ترمیم کے ساتھ بھی نعت و مناقب تحریر کیے۔

پیشِ نظر مجموعہ میں شامل کلام کی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بے جا نہیں معلوم ہوتا کہ شاید ہی اردو کا کوئی دوسرا نعت گو شاعر ہوگا جس کے کلام کی پیروی میں اتنی کثرت سے کلام قلم بند کیا گیا ہو۔ اس بات سے بھی کلامِ رضاؔ کی شہرۂ آفاق مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ظاہر ہونا چاہیے کہ اس مجموعے کی ضخامت بڑھانے کی بجائے ہم نے معیاری کلام ہی کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہت سارے کلام اس میں شامل نہیں کیے گئے ہیں جو راقم کے پاس موجود و محفوظ ہیں۔

ایک بات جس کی وضاحت کرنا بے حد ضروری اور اہم ہے وہ یہ کہ امام احمد رضا بریلوی نے بھی اپنے بعض پیش رو معروف و غیر معروف شعرا کی زمینوں میں نعتیں قلم بند فرمائی ہیں۔ (جیسے: تمہارے گیسو، جائے کیوں، لائی کیوں، اُٹھا کہ یوں، خبر نہ ہوا اور عطا کا ساتھ ہو جیسی قوافی و ردیفوں والے کلام) امام احمد رضا کے معتقدین و متبعین نعت گو شعرا نے اگر ان زمینوں میں کلام لکھے ہیں تو اُن کے نزدیک کلامِ غالبؔ یا دیگر شعرا کے کلام کا تتبع نہیں بل کہ کلامِ رضاؔ کا تتبع تھا۔ لہٰذا اس مجموعے میں ایسے جتنے مجموعے شامل کیے گئے ہیں اُن کو کلامِ رضاؔ پر ہی لکھا گیا کلام تصور کیا جائے۔

اس مجموعے کی ترتیب و تدوین میں جن جن مخلص احباب نے تعاون فرمایا راقم سب کے لیے دعا گو ہے کہ رب کریم دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے (آمین)

(ڈاکٹر) محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

mushahidrazvi79@gmail.com

☆ کلامِ رضا پر لکھی گئی تضمینوں کے انتخاب کی ترتیب کے دوران برادرم محمد ثاقب رضا قادری اور علامہ اسید الحق قادری صاحب کے مشورے سے اعلیٰ حضرت کی زمینوں پر لکھی گئی نعتوں کا انتخاب بھی ترتیب کے مراحل سے گذر کر کامیاب ہوا۔ علامہ اسید الحق صاحب نے ایک نعت ارسال کی جس کے مقطعے سے اس انتخاب کا نام مستعار لیا گیا ہے:

طرزِ رضا کی پیروی، عاصم یہ تیری شاعری
حسنِ سخن فکرِ رسا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

www.barkaatlibrary.blogspot.in

طرزِ رضا کی پیروی

(انتخاب کلام بر زمین اعلیٰ حضرت)

حمد باری تعالیٰ

''واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا''

از: استاذِ زمن علامہ حسن رضا بریلوی

فکر اَسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پُتلا تیرا

طور پر ہی نہیں موقوف اُجالا تیرا
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

ہر جگہ ذکر ہے اے واحد و یکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اِکّا تیرا

پھر نمایاں جو سرِ طُور ہو جلوہ تیرا
آگ لینے کو چلے عاشقِ شیدا تیرا

خِیرہ کرتا ہے نگاہوں کو اُجالا تیرا
کیجیے کون سی آنکھوں سے نظارہ تیرا

جلوۂ یار نرالا ہے یہ پردہ تیرا
کہ گلے مل کے بھی کھلتا نہیں ملنا تیرا

کیا خبر ہے کہ عَلَی العَرش (ا) کے معنی کیا ہیں
کہ ہے عاشق کی طرح عرش بھی جویا تیرا

اَرِنیگوئے سرِ طُور سے پوچھے کوئی
کس طرح غش میں گراتا ہے تجلّا تیرا

پار اُترتا ہے کوئی، غرق کوئی ہوتا ہے
کہیں پایاب کہیں جوش میں دریا تیرا

باغ میں پھول ہوا، شمع بنا محفل میں
جوشِ نیرنگ در آغوش ہے جلوہ تیرا

نئے انداز کی خلوت ہے یہ اے پردہ نشیں
آنکھیں مشتاق رہیں دل میں ہو جلوہ تیرا

شہ نشیں ٹوٹے ہوئے دل کو بنایا اُس نے
آہ اے دیدۂ مشتاق یہ لکھا تیرا

سات پردوں میں نظر اور نظر میں عالم
کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ معمّا تیرا

طُور کا ڈھیر ہوا غش میں پڑے ہیں موسیٰ
کیوں نہ ہو یار کہ جلوہ ہے یہ جلوہ تیرا

چار اضداد کی کس طرح گرہ باندھی ہے
ناخنِ عقل سے کھلتا نہیں عقدہ تیرا

دشتِ ایمن میں مجھے خاک نظر آئے گا
مجھ میں ہو کر نظر آتا نہیں جلوہ تیرا

ہر سحر نغمۂ مرغانِ نوا سنج کا شور
گونجتا ہے ترے اوصاف سے صحرا تیرا

وحشیِ عشق سے کھلتا ہے تو اے پردۂ یار
کچھ نہ کچھ چاکِ گریباں سے ہے رشتہ تیرا

سچ ہے اِنسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

ہیں ترے نام سے آبادی و صحرا آباد
شہر میں ذکر ترا، دشت میں چرچا تیرا

برقِ دیدار ہی نے تو یہ قیامت توڑی
سب سے ہے اور کسی سے نہیں پردہ تیرا

آمدِ حشر سے اک عید ہے مشتاقوں کی
اسی پردے میں تو ہے جلوۂ زیبا تیرا

سارے عالم کو تو مشتاقِ تجلّی پایا
پوچھنے جایئے اب کس سے ٹھکانا تیرا

طور پر جلوہ دکھایا ہے تمنائی کو
کون کہتا ہے کہ اپنوں سے ہے پردہ تیرا

کام دیتی ہیں یہاں دیکھیے کس کی آنکھیں
دیکھنے کو تو ہے مشتاق زمانہ تیرا

مے کدہ میں ہے ترانہ تو اَذاں مسجد میں
وصف ہوتا ہے نئے رنگ سے ہر جا تیرا

چاک ہو جائیں گے دل جیب و گریباں کس کے
دے نہ چھپنے کی جگہ راز کو پردہ تیرا

بے نوا مفلس و محتاج و گدا کون کہ میں
صاحبِ جود و کرم، وصف ہے کس کا تیرا

آفریں اہلِ محبت کے دلوں کو اے دوست
ایک کوزے میں لیے بیٹھے ہیں دریا تیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

اُنگلیاں کانوں میں دے دے کے سنا کرتے ہیں
خلوتِ دل میں عجب شور ہے برپا تیرا

اب جماتا ہے حسنؔ اُس کی گلی میں بستر
خوب رویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

☆......☆......☆

(۱) خالق کائنات نے قرآن پاک میں جہاں تخلیق ارض وسما کا ذکر فرمایا وہیں یہ بھی ارشاد فرمایا: ثم استوی علی العرش یعنی پھر عرش پر استواء فرمایا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)۔ قرآن پاک میں یہ الفاظ چھ مقام پر آئے ہیں (سورہ الاعراف: ۵۴، یونس: ۳، الرعد: ۲، الفرقان: ۵۹، السجدہ: ۴، الحدید: ۴) مزید ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے: الرحمن علی العرش استوی یعنی وہ بڑی مِہر والا، اُس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے۔ (طٰہٰ: ۵)

چونکہ استوی کا لغوی معنی قرار پکڑنا، بیٹھنا کے ہیں جو کہ کسی طرح بھی شان اُلوہیت کے لائق نہیں۔ اسی لیے سیدی اعلیٰ حضرت نے ان آیات کا ترجمہ میں لفظ استوی کا ترجمہ نہ کیا۔ یہ لفظ متشابہات میں سے ہے۔ مولانا حسن رضا نے اس شعر میں اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ علی العرش کے معنی سمجھنا عقل انسانی کے بس کی بات نہیں۔

جن و اِنسان و ملک کو ہے بھروسا تیرا

از: علامہ حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ

جن و اِنسان و ملک کو ہے بھروسا تیرا
سرورا مرجعِ کل ہے درِ والا تیرا

واہ اے عطرِ خدا ساز مہکنا تیرا
خوب رو ملتے ہیں کپڑوں میں پسینہ تیرا

دَہر میں آٹھ پہر بٹتا ہے باڑا تیرا
وقف ہے مانگنے والوں پہ خزانہ تیرا

لا مکاں میں نظر آتا ہے اُجالا تیرا
دور پہنچایا ترے حسن نے شہرہ تیرا

جلوۂ یار اِدھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا

یہ نہیں ہے کہ فقط ہے یہ مدینہ تیرا
تو ہے مختار، دو عالم پہ ہے قبضہ تیرا

کیا لکھے وصف کوئی دشتِ مدینہ تیرا
پھول کی جانِ نزاکت میں ہے کانٹا تیرا

کس کے دامن میں چھپے کس کے قدم پہ لوٹے
تیرا سگ جائے کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا

خسرِو کون و مکاں اور تواضع ایسی
ہاتھ تکیہ ہے ترا، خاک بچھونا تیرا

خوب رویانِ جہاں تجھ پہ فدا ہوتے ہیں
وہ ہے اے ماہِ عرب حُسنِ دل آرا تیرا

دشتِ پُر ہول میں گھیرا ہے درندوں نے مجھے
اے مرے خضر اِدھر بھی کوئی پھیرا تیرا

بادشاہانِ جہاں بہر گدائی آئیں
دینے پر آئے اگر مانگنے والا تیرا

دشمن و دوست کے منہ پر ہے کشادہ یکساں
روے آئینہ ہے مولیٰ درِ والا تیرا

پاؤں مجروح ہیں منزل ہے کڑی بوجھ بہت
آہ اگر ایسے میں پایا نہ سہارا تیرا

نیک اچھے ہیں کہ اعمال ہیں اُن کے اچھے
ہم بدوں کے لیے کافی ہے بھروسا تیرا

آفتوں میں ہے گرفتار غلامِ عجمی
اے عرب والے اِدھر بھی کوئی پھیرا تیرا

اُونچے اُونچوں کو ترے سامنے ساجد پایا
کس طرح سمجھے کوئی رتبۂ اعلیٰ تیرا

خارِ صحرائے نبی پاؤں سے کیا کام تجھے
آ مری جان مرے دل میں ہے رستہ تیرا

کیوں نہ ہو ناز مجھے اپنے مقدر پہ کہ ہوں
سگ ترا، بندہ ترا، مانگنے والا تیرا

اچھے اچھے ہیں ترے در کی گدائی کرتے
اُونچے اُونچوں میں بٹا کرتا ہے صدقہ تیرا

بھیک بے مانگے فقیروں کو جہاں ملتی ہو
دونوں عالم میں وہ دروازہ ہے کس کا تیرا

کیوں تمنا مری مایوس ہو اے ابرِ کرم
سُوکھے دھانوں کا مددگار ہے چھینٹا تیرا

ہائے پھر خندۂ بے جا مرے لب پر آیا
ہائے پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا

حشر کی پیاس سے کیا خوف گنہ گاروں کو
تشنہ کاموں کا خریدار ہے دریا تیرا

سوزنِ گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا

صدق نے تجھ میں یہاں تک تو جگہ پائی ہے
کہہ نہیں سکتے اُلش کو بھی تو جھوٹا تیرا

خاص بندوں کے تصدّق میں رہائی پائے
آخر اس کام کا تو ہے یہ نکما تیرا

بندِ غم کاٹ دیا کرتے ہیں تیرے اَبرو
پھیر دیتا ہے بلاؤں کو اشارہ تیرا

حشر کے روز ہنسائے گا خطاکاروں کو
میرے غمخوارِ دل شب میں یہ رونا تیرا

عمل نیک کہاں نامۂ بدکاراں میں
ہے غلاموں کو بھروسا مرے آقا تیرا

بہر دیدار جھک آئے ہیں زمیں پر تارے
واہ اے جلوۂ دل دار چمکنا تیرا

اُونچی ہوکر نظر آتی ہے ہر اک شے چھوٹی
جا کے خورشید بنا چرخ پہ ذرہ تیرا

اے مدینے کی ہوا دل مرا افسردہ ہے
سُوکھی کلیوں کو کھلا جاتا ہے جھونکا تیرا

میرے آقا تو ہیں وہ ابرِ کرم، سوزِ اَلم
ایک چھینٹے کا بھی ہو گا نہ یہ دہرا تیرا

اب حسنؔ منقبتِ خواجۂ اجمیر سنا
طبع پُر جوش ہے رکتا نہیں خامہ تیرا

☆......☆......☆

منقبت حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ

از: علامہ حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

مئے سر جوش در آغوش ہے شیشہ تیرا
بے خودی چھائے نہ کیوں پی کے پیالہ تیرا

خفتگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے
سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

ہے تری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

جورِ پامالیِ عالم سے اُسے کیا مطلب
خاک میں مل نہیں سکتا کبھی ذرہ تیرا

کس قدر جوشِ تحیّر کے عیاں ہیں آثار
نظر آیا مگر آئینے کو تلوا تیرا

گلشن ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابرِ کرم زورِ برسنا تیرا

کیا مہک ہے کہ معطر ہے دماغِ عالم
تختۂ گلشن فردوس ہے روضہ تیرا

تیرے ذرہ پہ معاصی کی گھٹا چھائی ہے
اس طرف بھی کبھی اے مہر ہو جلوہ تیرا

تجھ میں ہیں تربیتِ خضر کے پیدا آثار
بحر و بَر میں ہمیں ملتا ہے سہارا تیرا

پھر مجھے اپنا درِ پاک دکھادے پیارے
آنکھیں پُر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

ظلِّ حق غوث پہ، ہے غوث کا سایہ تجھ پر
سایہ گستر سرِ خدام پہ سایہ تیرا

تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رفیع
دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ تیرا

کیوں نہ بغداد میں جاری ہوترا چشمۂ فیض
بحرِ بغداد ہی کی نہر ہے دریا تیرا

کرسی ڈالی تری تختِ شہِ جیلاں کے حضور
کتنا اُونچا کیا اللہ نے پایا تیرا

رشک ہوتا ہے غلاموں کو کہیں آقا سے
کیوں کہوں رشک دہِ بدر ہے تلوا تیرا

بشر افضل ہیں ملک سے تری یوں مدح کروں
نہ ملک خاص بشر کرتے ہیں مُجرا تیرا

جب سے تونے قدمِ غوث لیا ہے سر پر
اولیا سر پر قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدیں ہے
اے حسنؔ کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

☆......☆......☆

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

از: مولانا غلام محمد ترنّم علیہ الرحمہ (ولادت ۱۹۰۰ء، وفات ۱۹۵۹ء)

(تذکرۂ علمائے امرتسر، حکیم موسیٰ امرتسری، والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۲۹/ ۲۳۰)

جلوہ ہر سمت ہے اے شمعِ تجلا تیرا
مظہرِ نورِ خدا ہے رخِ زیبا تیرا

تیرے انفاس میں نوخیز گلوں کی خوشبو
مطلعِ نورِ مقدس ہے سراپا تیرا

تیرے کردار کی عظمت ہے منقش دل پر
آسماں بوس ہے اخلاق کا رتبہ تیرا

سب سے افضل ہے محبت میں محبت تیری
فخرِ عشاق ہے ہر چاہنے والا تیرا

وہ جو ہیں شیوۂ تسلیم و رضا سے واقف
دیکھتے رہتے ہیں ہر بات میں منشا تیرا

حاملِ حُسنِ سماعت ہو جو گوشِ انساں
سینۂ ساز میں بھی ہوتا ہے نغمہ تیرا

تیرے دیوانے جہاں بخش و جہاں مار رہے
عظمتِ اہلِ خرد کیوں نہ ہو سودا تیرا

اس کے دامن سے مٹے داغ سیہ کاری کے
جس نے بھی دیکھ لیا نقشِ کفِ پا تیرا

تو ہے بے مثل ہے نبیوں میں، تو ہی یکتا ہے
کوئی ہمسر کوئی ثانی نہیں دیکھا تیرا

ایک مجموعۂ اعجاز ہے تیری ہستی
حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا تیرا

مجھ کو دنیا کی محبت سے سروکار نہیں
دل میں ارماں ہے فقط اے شہ بطحا تیرا

میرے سینے میں فروزاں ہے چراغِ ایماں
مجھ کو کچھ خوف نہیں ہے شبِ بلدا تیرا

اک ترحم ہی نہیں تیری تمنّا کا اسیر
بزمِ ہستی میں نہیں ہے کسے سودا تیرا

☆......☆......☆

"واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا"

از: ڈاکٹر صابر سنبھلی، انڈیا (آرزوئے بخشش 2008ء ص 25)

نام لوں کیوں نہ شب و روز خدایا تیرا
تو ہے معبود مرا، اور میں بندہ تیرا

کون سی جا ہے، نہیں جس میں اُجالا تیرا
کون سی شَے ہے وہ، جس میں نہیں جلوہ تیرا

تم ہو جائے گی اک روز یہ دنیا ساری
ذکر لیکن کبھی کم ہو نہیں سکتا تیرا

مجھ کو دنیا بھی مٹائے تو نہیں مٹ سکتا
ہے کرم جب مرے اللہ تعالیٰ تیرا

ہیں جو دنیا کے سہارے وہ سبھی جھوٹے ہیں
اس لیے ہے مجھے، اللہ! بھروسہ تیرا

کامیابی ہے تو بس دونوں جہاں میں اس کی
ہو گیا جو مرے اللہ تعالیٰ تیرا

تو کسی سے ہے نہ پیدا نہ کوئی ہے تجھ سے
میرے مولا! نہیں ثانی، نہیں ہمتا تیرا

تیرا بندہ ہوں، مجھے غیر سے مطلب کیا ہے
مجھ کو کافی ہے خداوند سہارا تیرا

باقیا! تجھ کو تخیل سے بھلا کیا نسبت
عقلِ فانی کے نہیں بس کا سمجھنا تیرا

کوئی دولت پہ ہے نازاں، تو کوئی ثروت پر
ترے صابر کو ہے بس ایک بھروسہ تیرا

☆......☆......☆

چار سُو جلوہ ہے کونین میں آقا تیرا

زبیر قمر عباسی

چار سُو جلوہ ہے کونین میں آقا تیرا
نور دیتا ہے زمانے کو اُجالا تیرا

تیری ہی لَو سے فروزاں ہے یہ "اقراء" کا دِیا
پیکرِ رشد و ہدایت ہے سراپا تیرا

وسعتِ فرش پہ تو ہے تری شاہی آقا
نصب ہے پُشتِ فلک پر بھی پھریرا تیرا

تو جو چاہے تو گدا گر کو تونگر کر دے
راج دنیا پہ کرے مانگنے والا تیرا

برگ و گُلہائے جناں بھی ہیں ترے شیدائی
کیا گُل کوچۂ جاناں ہے مہکنا تیرا

آتشِ عشق میں جل جل کے ہوا دِل کشتہ
واہ اِس زور کا اے آگ بھڑکنا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ ہی پلتا ہے ہر اک شاہ وگدا
دونوں عالَم میں شہا بٹتا ہے صدقہ تیرا

دَم ترے عاصی و بدکار کا جس دم نکلے
سامنے اسکے رہے گنبدِ خضرا تیرا

لاج محشر میں شہا رکھنا زبیر اپنے کی
لاکھ بدکار سہی ہے تو دیوانہ تیرا

☆......☆......☆

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

از: مفتی محمد مشتاق احمد عزیزی امجدی

(نغماتِ قادری، جماعت رضائے مصطفیٰ، ناسک، ۲۰۰۸ء، ص ۲۹/۳۰)

مدح خواں ہے ہر اک قرآں کا سپارا تیرا
ذکر یٰسٓ تو کہیں ذکر ہے طٰہٰ تیرا

نفحۂ باغِ ختن سے فزوں رستہ تیرا
جانے کس عطر کو افشاں ہے گذرنا تیرا

واہ کیا شہرِ مدینہ ہے نصیبا تیرا
مسکن صاحب لولاک ہے سینہ تیرا

نمکِ حُسنِ حسینانِ جہاں جس پہ نثار
یوں سنوارا ہے خدا نے شہا چہرہ تیرا

ریزہ خوارانِ درِ پاک ہیں غیروں پہ نہ ٹال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تیرے رب نے ہے بنایا تیری عظمت کے لیے
منزلِ قدس جناں گنبدِ خضرا تیرا

دید کو تشنگی دید سے ہے بے تابی
کاش فرمائے کرم جلوۂ زیبا تیرا

حیطۂ فہم سے باہر ہے خرد سے عاجز
لامکاں پَل میں ترا جانا اور آنا تیرا

کوئی شَے رب نے بنائی ہی نہیں دنیا میں
نہ ہوا نورِ ازل جس میں ہویدا تیرا

کوے سرکار میں اے قدموں سے چلنے والے
آہ! تو اور ترے پاؤں یہ زہر تیرا

ہے زمیں بوس گناہوں کی عمارت اس کی
جس کی تقدیر میں ہو جائے گا کوچہ تیرا

عطر بیزیِ تن پاک پہ میں کیا لکھوں
عنبر و مشک سے افضل ہے پسینا تیرا

کس لیے ہو ترے مشتاق کو فکرِ مدفن
روشنی کے لیے ہوگا رخِ زیبا تیرا

☆......☆......☆

منقبت درشان امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

برزمین: واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

از: مولانا محمد ابراہیم خوشترؔ صدیقی، جنوبی افریقہ

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، جنوری ۱۹۹۰ء ص ۵۱)

اے رضاؔ مرتبہ کتنا ہوا بالا تیرا
ہند تو ہند عرب میں ہوا شہرہ تیرا

نام اعلیٰ ہے ترا حضرتِ اعلیٰ تیرا
کام اولیٰ ہے ترا اے شہِ والا تیرا

کوئی کیا جانے بڑا کتنا ہے رتبہ تیرا
اصفیا چومنا چاہیں وہ ہے تلوا تیرا

کارِ تجدید ادا کرتا تھا خامہ تیرا
سر پہ باطل کے اٹھا کرتا تھا تیغا تیرا

کتنا اونچا کیا اللہ نے رتبہ تیرا
غوثِ اعظم کو کیا آقا و مولا تیرا

تیرے اچھے نے کیا ہے بڑا اچھا تیرا
پھر بھلا کیا کوئی بدخواہ کرے گا تیرا

نسبتِ آلِ رسولی بھی عجب نسبت ہے
غوث تک لے گیا تجھ کو یہ وسیلہ تیرا

عمر کا تیرہواں سن ماہ دہم چار ہی دن
اتنی مدت میں ہوا علم کا چرچا تیرا

اس صدی کا تو مجدد تو زمانے کا امام
اہلِ حق چلتے ہیں جس پہ وہ ہے رستہ تیرا

تجھ کو اللہ نے ہر فضل عطا فرمایا
کون سا علم کہ جس میں نہیں حصہ تیرا

تجھ پہ ہے اک تن بے سایہ کا سایہ ایسا
پھیلتا جاتا ہے ہر سمت اجالا تیرا

اس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سنا
غوثِ اعظم کی کرامت تھی سراپا تیرا

ہر جگہ منظرِ اسلام نظر آتا ہے
تیرا گھر کوچہ و بازار محلہ تیرا

تیری ہر بات ہے آئینۂ حق و باطل
تیرے ہر کام میں ہے رنگ نرالا تیرا

فاضل ایسا کہ دیا رب نے تجھے فضل کثیر
عالم ایسا کہ ہر عالم ہوا شیدا تیرا

ہر ورق تیرا شریعت کی دلیل روشن
ایک قانونِ مکمل ہے فتاویٰ تیرا

تیری تحریر پہ انگشت بدنداں تھا عرب
تیری تقریر تھی کہ قادری تیغا تیرا

ترجمہ وہ کیقا قرآن کا کنزالایماں
حشر تک جاری یہ فیضان رہے گا تیرا

تو نے عنوان یہ ایمان کا دنیا کو دیا
عشق سرکارِ دوعالم تھا وظیفہ تیرا

میں رضا کا رہا تیرا سفر ہو کہ حضر
نام ہر بار میں لیتا رہا آقا تیرا

کارنامہ تری تجدید کا اللہ اللہ!
مسلکِ اہلِ سنن بن گیا رستہ تیرا

تو نے ایمان دیا تو نے جماعت دے دی
اہلِ سنت پہ ہے احسان یہ آقا تیرا

آج تک بھی ترے شاگردوں سے
قصرِ باطل میں بلند ہوتا ہے نعرہ تیرا

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نامِ رضا
شانِ تحقیق ادا کرگیا خامہ تیرا

مصطفیٰ کا ترے خادم ترے حامد کا غلام
خوشترِ بندہ دربار ہے تیرا تیرا

☆......☆......☆

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

منقبت درشان غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

از: ڈاکٹر شکیل الرحمٰن اعظمی، گھوسی

(حرفِ ثنا، برکات اکیڈمی، گھوسی، ۲۰۱۰ء، ص ۳۵/۳۶)

واہ کیا عز.وشرف ہے مرے آقا تیرا
وہ ہے اللہ کا پیارا جو ہے پیارا تیرا

ہم کو دنیا میں بھی حاصل ہے سہارا تیرا
کام محشر میں بھی آئے گا حوالہ تیرا

میں بدل سکتا ہوں طوفانِ حوادث کا مزاج
شرط یہ ہے مجھے مل جائے سہارا تیرا

تیرا ہی عکس ہر اک شئے میں نظر آتا ہے
یوں سمایا ہے مری نظروں میں جلوا تیرا

شانِ محبوبی کے قربان میں اللہ اللہ
بزمِ سرکارِ دوعالم میں ہے چرچا تیرا

ہر مصیبت مری راحت میں بدل جائے گی
پا کے سرکار مرے ایک اشارا تیرا

اور ملتی بھی کہاں ہم کو کوئی جائے پناہ
دھوپ سے غم کی بچا لیتا ہے سایا تیرا

کیا ڈرے گا کسی طاقت سے ترے در کا گدا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتّا تیرا

تیرے جلووں کے مہ و مہر تماشائی ہیں
کتنا پُرنور و ضیا بار ہے پہرا تیرا
پائے گا در سے ترے بھیک مرادوں کی شکیلؔ
کیسے محروم رہے گا بھلا شیدا تیرا

☆......☆......☆

گنہگاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے

از: استاذِ زمن علامہ حسن رضا خاں حسنؔ بریلوی

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد اُن کا سوالی ہے
لبوں پر اِلتجا ہے ہاتھ میں روضے کی جالی ہے
تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر اَدا پیارے دلیل بے مثالی ہے
بشر ہو یا مَلک جو ہے ترے دَر کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے
وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہے
دَیا کرنا کہ اس منگتا نے بھی گُدڑی بچھالی ہے
منور دل نہیں فیضِ قدومِ شہ سے روضہ ہے
مشبکِ سینۂ عاشق نہیں روضہ کی جالی ہے
تمہارا قامتِ یکتا ہے اِکاّ بزمِ وحدت کا
تمہاری ذاتِ بے ہمتا مثالِ بے مثالی ہے
فروغِ اخترِ بدر آفتابِ جلوۂ عارض
ضیائے طالعِ بدر اُن کا اَبروئے ہلالی ہے

وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا
کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے
سہارے نے ترے گیسو کے پھیرا ہے بلاؤں کو
اِشارے نے ترے ابرو کے آئی موت ٹالی ہے
نگہ نے تیرِ زحمت کے دلِ اُمت سے کھینچے ہیں
مژہ نے پھانس حسرت کی کلیجہ سے نکالی ہے
فقیرو بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکارِ عالی ہے
تجھی کو خلعتِ یکتائیٔ عالم ملا حق سے
ترے ہی جسم پہ موزوں قبائے بے مثالی ہے
نکالا کب کسی کو بزمِ فیضِ عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے
بڑھے کیونکر نہ پھر شکل ہلال اسلام کی رونق
ہلالِ آسمانِ دیں تری تیغِ ہلالی ہے
فقط اتنا سبب ہے اِنعقادِ بزمِ محشر کا
کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے
خدا شاہد کہ روزِ حشر کا کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے
اُتر سکتی نہیں تصویر بھی حسنِ سراپا کی
کچھ اس درجہ ترقی پر تمہاری بے مثالی ہے
نہیں محشر میں جس کو دسترس آقا کے دامن تک
بھرے بازار میں اِس بے نوا کا ہاتھ خالی ہے

نہ کیوں ہو اتحادِ منزلت مکہ مدینہ میں
وہ بستی ہے نبی والی تو یہ اللہ والی ہے

شرف مکہ کی بستی کو ملا طیبہ کی بستی سے
نبی والی ہی کے صدقے میں وہ اللہ والی ہے

وہی والی وہی آقا وہی وارث وہی مولیٰ
میں اُن کے صدقے جاؤں اور میرا کون والی ہے

پکارا اے جانِ عیسیٰ سن لو اپنے خستہ حالوں کی
مرض نے دردمندوں کی غضب میں جان ڈالی ہے

مرادوں سے تمہیں دامن بھرو گے نامرادوں کے
غریبوں بیکسوں کا اور پیارے کون والی ہے

ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر
بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنالی ہے

تمہارے دَر تمہارے آستاں سے میں کہاں جاؤں
نہ کوئی مجھ سا بیکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

حسنؔ کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دنیا کی موقوفی بحالی ہے

☆......☆......☆

گنہگاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے

جنابِ دلکشؔ سیتامڑھی،

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف جون ۱۹۷۶ء، ص ۳۴)

زمیں خالی زماں خالی نہ کوئی اس سے خالی ہے
ثنائے مصطفیٰ میں پتہ پتہ ڈالی ڈالی ہے

یہ وہ در ہے طلب سے بھی سوا ملتا ہے دنیا کو
یہاں کا ہر سوالی درحقیت بے مثالی ہے

مقدر کا دھنی ہے درحقیقت وہ زمانے میں
متاعِ حبِ سرکارِ دوعالم جس نے پالی ہے

یہ کس کی آمد آمد ہے کہ میدانِ قیامت میں
کہ ہر عاصی کے لب پر مسکراہٹ ہے بحالی ہے

کہے بدعت مرے سرکار کی تعظیم کو نجدی
یہ عادت تو نے تو ابلیس ناری ہی سے پالی ہے

بنا عشقِ نبی کی دل میں میں نے ایسی ڈالی ہے
اِدھر دنیا بنالی ہے اُدھر دنیا بنالی ہے

میں دل سے نام لیوا اعلیٰ حضرت کا ہوں اے دلکشؔ
اسی باعث تو قسمت میری ہر اک سے نرالی ہے

☆......☆......☆

گنہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے

از: مولانا شبیہ القادری پوکھریروی

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۲۷)

اشداء علیٰ الکفّار قولِ ذوالجلالی ہے
میری سیفِ قلم گمراہ پر اب چلنے والی ہے

بڑا خوش بخت ہے جس نے محبت اُن کی پالی ہے
شبیہ پاک اُن کی روح میں دل میں بسالی ہے

کبھی سرکار کے ناموس پر جو آنچ آئے گی
یقیناً جان دے دیں گے قسم ہم نے یہ کھالی ہے

اشداء علیٰ الکفار رحماء بینھم ہے تو
تیری صورت تیری سیرت زمانے سے نرالی ہے

زباں روکو اے گستاخو! نہ آگے تم بڑھو حد سے
قسم اللہ کی خود سا بشر کہنا بھی گالی ہے

نہ دولت ہے، نہ جاہ و مرتبہ دنیا کے حاصل ہیں
مگر صد شکر کہ رضوی جماعت میں نے پالی ہے

کہیں انّا فتحنا ہے کہیں کوثر میں کُل حاصل
تیرے رب نے کہا تجھ سے کہ تو ہر شَے کا والی ہے

مرا تقویٰ مرے خوف و ورع کچھ بھی نہ تھے لیکن
فقط عشقِ نبی سے میں نے جنت اپنی پالی ہے

شبیہ القادری بھی ہے گدائے دامن رحمت
تقدس مفتی اعظم کا لے کر یہ سوالی ہے

☆......☆......☆

گنہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے

از: محمد ملک الظفر اکملؔ سہسرامی

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، ستمبر ۱۹۸۳ء، ص ۲۴)

لیے آنکھوں میں آنسو عرض کرتا اک سوالی ہے
دلِ تاریک میں اک شمع میں نے بھی جلالی ہے

بلا لیجے کہیں شمعِ فروزاں گُل نہ ہو جائے
ہمارے دل میں بھی کچھ جذبۂ عشقِ بلالی ہے

نسیمِ صبحِ طیبہ سے مُشامِ جاں معطر ہو
مری قسمت میں کیا ایسی گھڑی بھی آنے والی ہے

فنا ہو کر فضا میں کاش میں تحلیل ہو جاتا
سُنا ہے کہ شمیمِ زلفِ جاناں آنے والی ہے

تصدق دل کروں پہلے کہ جاں پہلے فدا کر دوں
اِدھر میں ہوں اُدھر دربارِ جانانہ کی جالی ہے

اگر یادِ شہِ بطحا میں یہ لمحے گذر جائیں
تو ہر صبح و مسا اکملؔ جمالی ہی جمالی ہے

☆......☆......☆

گنہگاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے

از: جناب سید قیصر وارثی، لکھنؤ

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، ستمبر ۱۹۷۶ء، ص ۳۰)

نبی کی صورتِ زیبا نگاہوں میں بسالی ہے
نجاتِ آخرت کی ہم نے یہ صورت نکالی ہے

ہر اک انداز پیارا ہر ادا تیری نرالی ہے
تری صورت خدا نے نور کے سانچے میں ڈھالی ہے

مرے دستِ طلب میں آپ کا دامانِ عالی ہے
بھلا میں کس طرح کہ دوں کہ میرا ہاتھ خالی ہے

نہ سایہ تک کیا اللہ نے پیدا محمد کا
یہی اک بات اے لوگو! دلیل بے مثالی ہے

نبی کے رخ کو مہر و ماہ سے تشبیہ کیوں دیجے
کہ اُن کے رخ سے مہر و ماہ نے خود ضیا لی ہے

مثالِ مصطفیٰ ممکن نہیں، جبریل کہتے ہیں
زمیں سے آسماں تک میں نے ہر شَے دیکھ ڈالی ہے

چھپا کر اپنے دامن میں بروز حشر اے آقا
ہم ایسوں عاصیوں کی آبرو تم نے بچالی ہے

اٹھے تھے قتل کرنے کو مگر فاروقِ اعظم نے
رضائے مصطفیٰ کے سامنے گردن جھکالی ہے

تمنّا خلد کی زاہد کرے زاہد کو زیبا ہے
مری جنت مرے سرکار کا دربارِ عالی ہے

سرِ محشر میں جب نعتِ نبی پڑھتا ہوا پہنچا
تو رحمت بول اٹھی مجھ سے کہ جا تیری بحالی ہے

جِلائے حضرتِ عیسیٰ نے گر مُردے تو حیرت کیا
مرے سرکار نے تو پتھروں میں جان ڈالی ہے

بہ فیضِ نسبتِ حسّان مجھ کو ناز ہے قیصرؔ
نبی کے نعت خوانوں میں جگہ اپنی بنالی ہے

☆......☆......☆

گنہگاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے

از: محمد اشفاق احمد حامدؔ، ناندیڑ

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، اکتوبر و نومبر ۱۹۹۸ء، ص ۴۳)

مبارک ہو تجھے عاصی نبی کا امت کا والی ہے
نہ گھبرانا قیامت میں شفاعت ہونے والی ہے

مقامِ کبریائی میں نہیں ثانی کوئی اس کا
مقامِ مصطفائی میں نہیں احمد سا والی ہے

وقوعِ کذب کو ممکن کہے نجدی معاذ اللہ!
ذرا دیکھو جہاں والو! یہ کیسی کج خیالی ہے

کبھی ہی نہیں سکتا زمانے کا ولی کوئی
اگر سینہ رسولِ پاک کی الفت سے خالی ہے

خمیدہ بارِ عصیاں سے کمر حامدؔ کی ہے لیکن
سہارا دینے کو لولاک والے بے مثالی ہے

☆......☆......☆

گنہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے

از: محمد کبیر الدین واصفؔ گورکھپوری،

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، جون ۱۹۸۸ء، ص ۸۸)

قسیمِ حوضِ کوثر مصطفیٰ کی ذاتِ عالی ہے
انھیں کا در ہے وہ در جس جگہ دنیا سوالی ہے

فقیری میں بھی اُن کی شانِ سلطانی نمایاں ہے
نہ لوٹا ہاتھ خالی کوئی بھی گو ہاتھ خالی ہے

زمیں سے تا فلک آرائشیں ہیں نورِ باری ہے
بہت آئے سواری آج کس کی آنے والی ہے

خوشا اے تیرہ بختو! آج وہ نورِ مبیں آیا
شفیعِ عاصیاں ہے اور جو امت کا والی ہے

زباں پر سورۂ والنور کی تفسیر ہے میری
ہے ذکرِ مصطفیٰ دل کی مرے دنیا اجالی ہے

غلامی جس کو حاصل ہوگئی محبوبِ داور کی
شہنشاہِ جہاں اس کا غلام اس کا سوالی ہے

نظر پیشانیِ آدم میں جب نورِ نبی آیا
ملک نے اپنی گردن باادب ہو کر جھکا لی ہے

مری آنکھوں کو اب کحل الجواہر کی نہیں حاجت
کہ خاکِ کوئے طیبہ میں نے آنکھوں میں لگالی ہے

ہوئی ہے برتری حاصل انھیں کونین میں واصفؔ
مرے آقا نے رحمت کی نظر جس جس پہ ڈالی ہے

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: علامہ حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ

کہوں کیا حال زاہد، گلشنِ طیبہ کی نزہت کا
کہ ہے خلدِ بریں چھوٹا سا ٹکڑا میری جنت کا

تعالیٰ اللہ شوکت تیرے نامِ پاک کی آقا
کہ اب تک عرشِ اعلیٰ کو ہے سکتہ تیری ہیبت کا

وکیل اپنا کیا ہے احمدِ مختار کو میں نے
نہ کیوں کر پھر رہائی میری منشا ہو عدالت کا

بلاتے ہیں اُسی کو جس کی بگڑی وہ بناتے ہیں
کمر بندھنا دیارِ طیبہ کو کھلنا ہے قسمت کا

کھلیں اسلام کی آنکھیں ہوا سارا جہاں روشن
عرب کے چاند صدقے کیا ہی کہنا تیری طلعت کا

نہ کر رسوائے محشر، واسطہ محبوب کا یا ربّ
یہ مجرم دور سے آیا ہے سن کر نام رحمت کا

مرادیں مانگنے سے پہلے ملتی ہیں مدینہ میں
ہجومِ جود نے روکا ہے بڑھنا دستِ حاجت کا

شبِ اسریٰ ترے جلووں نے کچھ ایسا سماں باندھا
کہ اب تک عرشِ اعظم منتظر ہے تیری رخصت کا

یہاں کے ڈوبتے دَم میں اُدھر جا کر اُبھرتے ہیں
کنارا ایک ہے بحرِ ندامت بحرِ رحمت کا

غنی ہے دل، بھرا ہے نعمت کونین سے دامن
گدا ہوں میں فقیر آستانِ خود بدولت کا

طوافِ روضۂ مولیٰ پہ ناواقف بگڑتے ہیں
عقیدہ اور ہی کچھ ہے اَدب دانِ محبت کا

خزانِ غم سے رکھنا دور مجھ کو اُس کے صدقے میں
جو گل اے باغباں ہے عطر تیرے باغِ صنعت کا

الٰہی بعدِ مردن پردہ ہائے حائل اُٹھ جائیں
اُجالا میرے مرقد میں ہو اُن کی شمعِ تُربت کا

سنا ہے روزِ محشر آپ ہی کا منہ تکیں گے سب
یہاں پورا ہوا مطلب دلِ مشتاقِ رؤیت کا

وجودِ پاک باعث خلقتِ مخلوق کا ٹھہرا
تمہاری شانِ وحدت سے ہوا اظہار کثرت کا

ہمیں بھی یاد رکھنا ساکنانِ کوچۂ جاناں
سلامِ شوق پہنچے بے کسانِ دشتِ غربت کا

حسنؔ سرکارِ طیبہ کا عجب دربارِ عالی ہے
درِ دولت پہ اک میلہ لگا ہے اہلِ حاجت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن جمیل قادری رضوی بریلوی
(قبالۂ بخشش، رضا اسلامک مشن، بریلی شریف، ص ۹/۱۱)

خدا نے جس کے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا
درود اس پر ہو وہ حاکم بنا مُلکِ رسالت کا

وہ ماحیِ کفر و ظلمت شرک و بدعات وضلالت کا
وہ حافظ اپنی ملّت کا وہ ناصر اپنی امت کا

مداوا کیسے فرمائے کوئی بیمارِ فرقت کا
کہ دیدارِ نبی مرہم ہے اس دل کی جراحت کا

اثر کیا ہو سکے گا مہرِ محشر کی حرارت کا
ہمارے سر پہ ہوگا شامیانہ ان کی رحمت کا

کبھی دیدارِ حق ہوگا کبھی نظّارہ حضرت کا
ہمیں ہنگامۂ عیدین ہوگا دن قیامت کا

نہ کیوں ہو آشکارا تیرا جلوہ ذرے ذرے میں
شہنشاہِ مدینہ تو ہے پرتَو نورِ وحدت کا

دمِ آخر سرِ بالیں خرامِ ناز فرمائیں
خدارا حال دیکھو مبتلائے دردِ فرقت کا

دمِ آخر سرِ بالیں یہ فرماتے ہوئے آؤ
نہ گھبرا خوفِ مرقد سے نہ کر کھٹکا قیامت کا

ہمیں بھی ساتھ لے لو قافلے والو ذرا ٹھہرو
بہت مدت سے ارماں ہے مدینہ کی زیارت کا

مری آنکھیں مدینے کی زیارت کو ترستی ہیں
چمک جائے الٰہی اب تو تارا میری قسمت کا

قسم حق کی وہ دن عیدین سے بڑھ کر میں سمجھوں گا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

میں سمجھوں گا مری کشتِ تمنّا میں بہار آئی
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

کلی کھل جائے گی دل کی جگر ہو جائے گا ٹھنڈا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

میں سمجھوں گا ہوا جنت میں داخل موت سے پہلے
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

دکھا دے فیضِ استادِ حسنؔ حضّارِ محفل کو
جمیل قادری پھر ہو بیاں پُر لطف مدحت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن جمیل قادری رضوی بریلوی

(قبالۂ بخشش، رضا اسلامک مشن، بریلی شریف، ص ۱۱/ ۱۳)

خداوندِ جہاں جب خود ہے پیارا تیری صورت کا
تو عالم کیوں نہ ہو بندہ ترے حسنِ ملاحت کا

شرف حاصل ہوا سرکار تم سے جس کو بیعت کا
اسے مژدہ ملا حق سے دخولِ قصرِ جنت کا

جو خالی ہاتھ آتے ہیں مرادیں لے کے جاتے ہیں
تمہارے در پہ اک میلہ لگا ہے اہلِ حاجت کا

جو ہاتھ اٹھا ہوا ہے ساری خلقت کا تری جانب
بتاتا ہے کہ تو قاسم ہے رب کی جملہ نعمت کا

زمیں سے عرش تک گونجے دو عالم پڑ گئی ہلچل
بجا کعبہ میں نقّارہ جو سلطانِ رسالت کا

کہیں صحرا میں موج آئی کہیں دریا میں گرد اٹھی
کہیں بت ہو گئے اوندھے عجب عالم تھا شوکت کا

بتوں کو پوجنے والے بنے دم میں خدا والے
زبانِ پاک سے جس دم سنا دعویٰ نبوت کا

خدا کے نام کو پھیلا دیا سارے زمانے میں
مچا تھا شور دنیا میں بہت شرک وضلالت کا

وہ اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے دنیا کو
قمر پر ایک پرتو پڑ گیا تھا ان کی طلعت کا

تو وہ پیارا خدا کا ہے کہ پیارے تیرے صدقہ میں
ہوا سب امتوں سے فضل بڑھ کر تیری امت کا

اسی امید پر ہے زندگی عشاقِ حضرت کی
کبھی تو عمر میں ہوگا نظارا ان کی تربت کا

مرا دل ہے مدینہ میں مدینہ میرے دل میں ہے
کھنچا سینہ میں ہے نقشہ حبیبِ حق کی تربت کا

کرے گر استغاثہ آپ کے در پر نہ یہ بندہ
تو پھر کس کو سنائے جا کے افسانہ مصیبت کا
تمہارے گیسوئے مشکیں کی کچھ ایسی گھٹا چھائے
برس جائے خدارا ہم پہ جھالا ابرِ رحمت کا
یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخل خلد میں ہونا
کرشمہ ہے رسول اللہ کی چشم کرامت کا
گنہگارو! چلو دوڑو کہ وقت آیا شفاعت کا
وہ کھولا نائب رحمٰن نے دروازہ جنت کا
اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمیں سے آسماں تک شور ہے مولیٰ کی طاقت کا
تعالی اللہ بحکمِ حق فرشتے چرخ سے آ کر
تماشا دیکھتے تھے جنگ میں مولیٰ کی طاقت کا
وہ ہے زورِ ید اللہی کہ ہمسر دونوں عالم میں
نہ کوئی اِن کی قوت کا نہ کوئی ان کی طاقت کا
رہے گا روز افزوں آپ کا شہرہ قیامت میں
بلاغت کا فصاحت کا شجاعت کا سخاوت کا
غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیل قادری رضوی
کہ تجھ پر فیض ہے احمد رضا پیرِ طریقت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن جمیل قادری رضوی بریلوی
(قبالۂ بخشش، رضا اسلامک مشن، بریلی شریف، ص ۱۳/۱۵)

بیاں تم سے کروں کس واسطے میں اپنی حالت کا
کہ جب تم پر عیاں ہے حال ہر دم ساری خلقت کا
خدائی بھر کے مالک ہو خدائی تم سے باہر ہے
نہ کوئی ہے نہ ہوگا حشر تک تم سی حکومت کا
نہ کیوں شاہ و گدا پھیلائیں جھولی آستانے پر
کہ رکھا حق نے تیرے سر پہ تاج اپنی کرامت کا
تو وہ ہے ظل حق نورِ مجسم پر تو قدرت
پسند آیا ترے صانع کو نقشہ تیری صورت کا
مرے والی ترے صدقہ میں ہم سے نابکاروں کو
لقب قرآن میں پایا خدا سے خیرِ امت کا
انھیں کیا خوف ہو عقبیٰ کا اور کیا فکر دنیا کی
جمائے بیٹھے ہیں جو دل پہ نقشہ تیری صورت کا
شرف بخشا انھیں مولیٰ تعالیٰ نے ملائک پر
صلہ پایا یہ جبریل امیں نے تیری خدمت کا
مدینے میں ہزاروں جنتیں ان کو نظر آئیں
نظارہ کر تو لیں اک بار رضواں میری جنت کا
رجا و یاس و امید تمنا دل کے اندر ہے
مرا سینہ نہیں گویا کہ گنجینہ ہے حسرت کا

نہ عابد ہیں نہ زاہد ہیں مگر ہم تیرے بندے ہیں
سہارا ہے ہمیں تیری حمایت کا شفاعت کا

رسول اللہ کا جو ہوگیا رب ہوگیا اس کا
فقط ذاتِ مقدس ہے وسیلہ حق کی قربت کا

بلندیِ فلک کا جب کبھی مجھ کو خیال آیا
کھنچا نقشہ مری آنکھوں میں روضہ کی زیارت کا

بجز دیدار جا سکتی ہے کیوں کر تشنگی اس کی
جو پیاسا ہے مرے مولیٰ تری رویت کے شربت کا

وہ گیسوے مبارک کیوں نہ جانِ مشک و عنبر ہوں
کہ جن کے واسطے شانہ بنا ہے دستِ قدرت کا

عبث ہے اس کو اہلِ بیت سے دعویٰ محبت کا
جو منکر ہوگیا صدیق اکبر کی خلافت کا

منافق جس قدر چاہیں کریں کوشش گھٹانے کی
قیامت تک رہے گا بول بالا اہل سنت کا

ابوجہل لعیں عالم ہے جس کے کفر پر شاہد
تعجب کیا اگر دشمن تھا وہ شانِ رسالت کا

وہابی کلمہ پڑھ کر کرتے ہیں توہین مولیٰ کی
بروزِ حشر لے کر آئیں گے تمغہ عداوت کا

وہابی تخمِ بوجہل لعیں کا ایک پودا ہے
ثمر لاتا ہے محبوبِ الٰہی کی عداوت کا

علومِ غیب کا منکر تری تنقیص کا جویاں
وہابی بن گیا پتلا ضلالت کا خباثت کا

جمیل قادری کی یا نبی اتنی تمنا ہے
چھپا لے روزِ محشر اس کو دامن تیری رحمت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: حضرت مفتی خلیل احمد خاں برکاتی (جمالِ خلیل ص ۵۴/۵۵)

عیاں ہے جسمِ انور سے دو طرفہ حُسن، فطرت کا
ملاحت سے صباحت کا، صباحت سے ملاحت کا

شناسا کوئی عالم میں نہیں جس کی حقیقت کا
محمد مصطفیٰ وہ راز ہے شانِ ہویّت کا

سوادِ معصیت سے نور چمکا حق کی رحمت کا
ستارا ڈوب کر ابھرا، طلب گارِ شفاعت کا

خیال آیا تھا کچھ خلدِ بریں کی طیب و نزہت کا
کہ نقشہ پھر گیا آنکھوں میں طیبہ کی نضارت کا

یہ دولت اصل سرمایہ ہے انساں کی کرامت کا
غلامی شاہِ والا کی، شرف ہے آدمیت کا

بساطِ دہر میں انگڑائیاں لیتی یہ رعنائی
سمٹ جائے تو نقطہ ہے نبی کے حُسنِ طلعت کا

یقیناً ہے یہ گیسوے نبی کی جلوہ سامانی
کہ چہرہ فق ہوا جاتا ہے خورشیدِ قیامت کا

شفاعت ڈھونڈ لائی خود سیاہ کارانِ امت کو
سہارا ڈوبتوں کو مل گیا اشکِ ندامت کا

وہ تیری بے نیازی، اور مری بخشش کا پروانہ
خدایا! یہ نتیجہ، اور مری رندانہ جرأت کا

مسرت کے دیے روشن ہیں دل کے آبگینوں میں
حرم میں اور ہی عالم ہے میری شامِ غربت کا

بحمداللہ! سہارا مل گیا ہم بے سہاروں کو
یہاں بھی اُن کی رحمت کا وہاں بھی اُن کی رحمت کا

بڑھو بادہ کشو! ساقی نے اِذنِ عام بخشا ہے
”گناہ گارو! چلو مولا نے در کھولا ہے جنت کا

عجب کیا شانِ رحمت ہے کہ لہرائے قیامت میں
لواء الحمد کے سائے میں جھنڈا قادریت کا

خلیلؔ زار کا مدفن بنا آغوشِ طیبہ میں
بالآخر سامنے آیا نوشتہ کلکِ قدرت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: شرفِ ملت سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی مارہروی

شرافت کا، سخاوت کا، شجاعت کا، محبت کا
خزانہ ہے مرے سرکار کے گھر ساری دولت کا

جنابِ حضرتِ آدم سے ایں دم تک ذرا سوچو
نہیں ہے کون منت کش مرے آقا کی رحمت کا

جسے مٹی مدینے پاک کی مل جائے بوسے کو
اسے کیا خاک ڈر ہوگا کسی دولت، حکومت کا

نگارِ نقشِ ہستی لمحہ بھر میں محو ہوتا ہے
مگر خطِ دوامی ہے مرے آقا کی عظمت کا

برہنہ پا ہوں، مت روکو مجھے خارِ مغیلاں میں
نشاں بن جائے گا یہ سرخ رستہ شہرِ الفت کا

جنہیں قربِ الٰہی کی طلب ہے، خوب واقف ہیں
کہ جنت ایک ٹکڑا ہے مرے آقا کی نعمت کا

زمانے بھر کے تخت و تاج اک ٹھوکر میں دے ماروں
اگر سایہ بھی مل جائے مجھے نعلین حضرت کا

سبھی برکاتیوں کو غوثِ اعظم یوں پکاریں گے
”گنہ گارو چلو مولا نے در کھولا ہے جنت کا“

حسنؔ کا یہ غلامِ بے نوا اشرفؔ غزل خواں ہے
اسے بھی نعت سے حصہ ملے کچھ اعلیٰ حضرت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں دام ظلہ العالی

لب کوثر ہے میلہ تشنہ کامانِ محبت کا
وہ ابلا دست ساقی سے وہ ابلا چشمہ شربت کا

یہ عالَم انبیاء پر ان کے سرور کی عنایت کا
جسے دیکھو لئے جاتا ہے پروانہ شفاعت کا

پلا دے اپنی نظروں سے چھلکتا جام رؤیت کا
شہ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

وہی جو رحمۃ للعالمین ہیں جانِ عالم ہیں
بڑا بھائی کہے ان کو کوئی اندھا بصیرت کا

مہ و خورشید و انجم میں چمک اپنی نہیں کچھ بھی
اجالا ہے حقیقت میں انہیں کی پاک طلعت کا

بھٹکتا یوں پھرے کب تک تمہارا اخترِ خستہ
دکھا دو راستہ اس کو خدارا شہر الفت کا

☆......☆......☆

محمد مظہر کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری

(ماہ نامہ نور الحبیب، بصیر پور شریف، اگست ستمبر ۲۰۱۲ء)

خدا کے فضل سے سایہ ملا آقا کی رحمت کا
غریبوں بے کسوں کو ہے سہارا ان کی رأفت کا

نبیوں نے کیا اقرار آقا کی رسالت کا
قیامت تک رواں سکہ ہے ان کی جاہ و حشمت کا

حضر آئے تو سارے انبیا کے بعد، پر پھر بھی
ملا منصب انھیں سب کی قیادت کا، امامت کا

مرے آقا کی آمد ہے دلیلِ اتمامِ نعمت کی
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

ہو ظاہر سب پہ مفہومِ انا الحاشر، انا العاقب
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

صفی اللہ آدم سے مسیح اللہ عیسیٰ تک
نبی ہر ایک مژدہ دیتا آیا ان کی طلعت کا

شبِ میثاق ہو یا لیلۃ الاسرا کا منظر ہو
ہے لمحہ لمحہ مُظہر ان کی شانِ عز و شوکت کا

رؤف آقا، رحیم آقا کہ جن کی ذات والا ہے
نشاں امن و اماں کا، لطف کا شفقت کا، راحت کا

نبی پاک کے الطاف کی بارش تعالیٰ اللہ
نہیں ہے فرق نیک و بد پہ کچھ اس کی سماحت کا

گنہ بے حد سہی لیکن ہے رحمت ان کی افزوں تر
سیہ کارو! تمہیں مژدہ مبارک ہو شفاعت کا

نہ بجھنے پائے شمعِ حب دین مصطفیٰ مولا
ملے صدقہ بلالِ محترم کی استقامت کا

رسول اللہ کی حب و ولا دے مجھ کو یا مولا
وسیلہ پیش کرتا ہوں صحابہ کی محبت کا

الٰہی حرمتِ سرور پہ کٹ مرنے کا دے جذبہ
تصدق غازی علم الدین کی دینی حمیت کا

مدینہ طیبہ کی حاضری کو دل مچلتا ہے
وضو مقبول ہو جائے نگاہوں کی طراوت کا

مدینے جاؤں پھر جاؤں، مدینے نوریؔ پھر جاؤں
رہے شغل حسنؔ یہ عمر بھر قائم زیارت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: مولانا محمد صدیق صادق رضوی

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، نومبر تا فروری ۹۴ ـ ۱۹۹۳ء، ص ۱۲۴)

یہ جلسہ منظرِ اسلام کا ہے فیض حضرت کا
ادب ملحوظ رکھنا ہے بہر صورت شریعت کا

پڑھی تفسیر قرآں اور بخاری فلسفہ منطق
ہے جلسہ اِس خوشی میں آج دستارِ فضیلت کا

بہ فیضِ مفتی اعظم ہوا فارغ جو منظر سے
ستارا اوج پر چمکے نہ کیوں پھر اُس کی قسمت کا

چلے بن کر یہ حافظ عالم و قاری بریلی سے
یہ اب لہرائیں گے پرچم ہر اک جانب شریعت کا

گنا کرتے تھے جس دن کی خاطر آج وہ دن ہے
کہ رکھا جائے گا اب سر پہ ان کے تاج عظمت کا

دبا کر دم سگِ باطل نہ کیوں بھاگیں بریلی سے
ہے اب تو اور بھی موجوں پہ دریا اعلیٰ حضرت کا

ملا تھا سنیوں کو ایسا بہتر ناظمِ اعلیٰ
رہے گا نام روشن بالیقیں ریحانِ ملت کا

ہے دامن مفتیِ اعظم کا جس کے ہاتھ میں صادق
نہ اندیشہ ہے دنیا کا نہ اس کو ڈر قیامت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: نازاںؔ فیضی گیاوی

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، اپریل ۱۹۹۵ء، ص ۷۲)

قیامت میں بھروسہ ہے جو آقا کی شفاعت کا
تو یہ بھی ہے کرم امت پہ میرے اعلیٰ حضرت کا

یہ عقدہ کھل گیا دنیا پہ ان کے حسنِ نیت کا
بنی غنچہ مساعی ان کی صبح و شام رحمت کا

دلوں پہ جا گزیں جو آج صبح شام بٹتا ہے
تو اس میں خاص حصہ ہے بریلی سے محبت کا

یہ ہر جانب طریق غوث و خواجہ کا جو چرچا ہے
بتا اے دل مرے صدقہ ہے کس کے جوش ہمت کا

نگاہوں کی خوشی مت پوچھ ہمدم صبحِ محشر میں
جو ہوگا یارسول اللہ پرچم اہلِ سنت کا

ٹپکتا ہے لہو بن کر جو آنسو میرے دامن پر
کھلاتا ہے نگاہوں میں وہ غنچہ باغِ جنت کا

ہر اک جانب سے یلغاروں کے جھرمٹ میں جو زندہ ہے
اسی سے ہے عیاں حق اہل سنت و جماعت کا
بریلی سے سنا نعتِ نبی کا شوق ملتا ہے
ملے نازاںؔ کو بھی پروانہ اس چوکھٹ سے مدحت کا

☆......☆......☆

اکابر مشرقستان

از: شاعرِ اہلِ سنت مولانا شاہ ضیاء القادری بدایونی علیہ الرحمہ
(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، اکتوبر ۱۹۹۷ء، ص ۴۷ / ۴۹)

حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب حسین شاہ ضیاء القادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے 1300ھ کے بعد بہت سے اکابر و مشاہیرِ اہل سنت اور مشائخِ کرام کی زیارت کا شرف حاصل کیا تھا۔ انھوں نے ان اکابر کا ایک منظوم تعارف نامہ" اکابر مشرقستان" کے نام سے پیش کیا تھا، جس میں 66 اجلہ اکابر اہل سنت کا خوب صورت اور دل آویز تذکرہ ہے۔" انتخابِ کلام برزمین اعلیٰ حضرت" کی ترتیب و تدوین کے ضمن میں یہ طویل نظم آج ہی مجھے ایک پرانے رسالے میں ملی جو اتفاق سے" محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا" کی زمین میں ہے۔ خواص و عوام اہلِ سنت کی نذر کر رہا ہوں۔ سبحان اللہ!! وہ بھی کیا دن تھے۔ جب شیرازۂ اہلِ سنت سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط و توانا تھا۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد و تفاق پیدا کرنے کا جذبۂ خالص عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ نورانی مجمع عرس حضرت سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ کے عرس میں ہوتا تھا۔

مجھے ہے یاد اب تک دور وہ یمن و سعادت کا
کہ عرسِ قادری جنت کدہ تھا اہلِ سنت کا
مجیدی آستانہ مدتوں دنیائے عرفاں کا
رہا ہے خاص مرکز ہادیانِ دین و ملت کا
مرے پیشِ نظر ہیں وہ مقدس صورتیں ساری
عیاں تھا جن کے رخ سے نورِ اصحابِ رسالت کا

وہ عالم، وہ مشائخ، وہ اکابر میں نے دیکھے ہیں
ہر اہلِ معرفت مشتاق تھا جن کی زیارت کا
مزارِ حضرتِ فضل رسولِ قطبِ دوراں پر
لگا کرتا تھا میلہ مقتدایانِ شریعت کا
یہ عرسِ قادری مشہور تھا ہندوستاں بھر میں
یہاں سے لوگ پاتے تھے سبق رشد و ہدایت کا
یہاں چشتی بہشتی، قادری، رضوی براتی تھے
فقیرِ قادری نوشاہ تھا بزمِ طریقت کا
شبیہِ غوثِ اعظم، مظہرِ حق، قبلۂ عالم
عجب اعزاز تھا تاج الفحول(۱) پاک طینت کا
فقیرِ عبدِ قادر قادری کا میں بھکاری ہوں
براہِ راست ہے جس کا تعلق میری بیعت کا
سراپا علم و عرفاں ذات تھی احمد رضا خاں(۲) کی
ابد مدت رہے گا تذکرہ جن کی جلالت کا
شہِ عادل(۳) مقدس یادگارِ حضرتِ کشفی
مری آنکھوں کو حاصل ہے شرف جن کی زیارت کا
غلامِ پیر عبدالمقتدر(۴) محبوبِ عین حق
وجودِ پاک جن کا عطر مجموعہ تھا رحمت کا
کیا ہے میں نے بزمِ عرس میں بے پردہ نظّارا
وصی احمد محدث سورتی(۵) کی پاک صورت کا

ہے میرے سامنے تصویرِ مولانا سراج الحق(۶)
مقدس اک مرقع تھی جو علم وفضل وحکمت کا

امامِ عصر مولانا عبیداللہ بدایونی (۷)
رواں تھا بمبئی میں سکّہ جن کی قابلیت کا

محب احمد(۸) والا جو تھے بحرِ علوم حق
سدا تھا بول بالا جن کے دم سے اہلِ سنت کا

محدث مقتدا عبدالصمد(۹) چشتی و مودودی
مسلم صدرِ عالی قدر تھا جو اہلِ سنت کا

وقارِ عبدِ قیوم(۱۰) شہید عشق کیا کہیے
یقیناً جو تھا دولہا اہلِ سنت و جماعت کا

وہ مولانا عمر(۱۱) وہ حنبلی و قادری مسلک
بدایوں میں ملا موقع مجھے اُن کی زیارت کا

جمالِ حضرتِ حامدرضاخاں(۱۲) ہے نگاہوں میں
جو تھا علمی مرقع حُسنِ سیرت حُسنِ صورت کا

ظفرالدین الجید(۱۳) کی شانِ علم کیا کہیے
ہوں شیدا حضرتِ امجدعلی(۱۴) کی قابلیت کا

فقیہ و عالم و درویش دیدارِ علی سید (۱۵)
ہیں بوالبرکات و بوالحسنات غازہ جن کی صورت کا

ہَدایاتِ (۱۶) دربارِ رسولِ رحمتِ عالم
تھا جن کا وعظ اک بحرِ رواں رشد وہدایت کا

وہ سید احمد اشرف (۱۷) اشرفی نوشاہ جیلانی
جہانِ حُسن میں سکہ رواں تھا جن کی صورت کا

سلیمان اشرف(۱۸) وماجد میاں اوراحمدِ اشرف
مکمل عطر مجموعہ تھے ہر محفل کی زینت کا

وہ مولانا نعیم الدین (۱۹) جو صدرالافاضل تھے
ثنا خواں ہے زمانہ جن کے علم وفضل وحکمت کا

بریلی منظرِ اسلام کے سالانہ جلسوں میں
شرف دیکھا ہے میں عبدِ غفّار(۲۰) وسلامت(۲۱) کا

مری درخواست پر اکثر مرے جلسوں میں آئے ہیں
بیاں ہو کیا شرف عبدالعلیم (۲۲) پاک طینت کا

سلیمان اشرف (۲۳) و افضل بہاری فاضل یکتا
جو تھا مہرِ منور آسمانِ دین و ملت کا

جمالِ عبدِ باری (۲۴) جذب ہے میری نگاہوں میں
میں ناظر ہوں محمد اسلم (۲۵) پاکیزہ صورت کا

خدا شاہد زبانِ حضرتِ مولانا فاخر(۲۶) سے
رواں ہوتا تھا ہر تقریر میں چشمہ فصاحت کا

مجھے جو کچھ ملا ہے مجھ میں جو ہے جوہرِ ذاتی
ہے مولانا علی احمد اسیر (۲۷) باوجاہت کا

علی پوری محدث نقش بندی (۲۸) قبلۂ عالم
لقب تھا ہند میں حاصل جنھیں پیرِ جماعت کا

وہ مولانا حسن (۲۹) چرچا رہے گا تاابد باقی
نگارستان ذوقِ نعت سے جن کی فصاحت کا
مفسر حافظِ قرآن مولانا نثار احمد (۳۰)
حجاز و ہند میں شہرہ تھا جن کی قابلیت کا
ولی و عالم دین محمد شیخ جالندھر (۳۱)
جنھوں نے رد کیا اجمیر میں نجدی بطالت کا
جنابِ شاہ قطب الدین (۳۲) پردیسی برہمچاری
نہ تھا کوئی مناظر انڈیا میں اِس جلالت کا
وہ حافظ بخش (۳۳) وفضل احمد (۳۴) وفضل مجید من (۳۵)
جہانِ علم میں ہے تذکرہ جن کی فقاہت کا
امامِ اہلِ سنت صدرِ ملّت مفتیِ اعظم
عرب سے تاعجم شہرہ ہے جن کی افضلیت کا
وہ ابن حضرتِ احمد رضا خاں مصطفیٰ (۳۶) ذی شاں
امام و صدر تھا اِس دور میں جو اہلِ سنت کا
شہِ عبدالقدیرِ قادری (۳۷) مقبولِ ربانی
شرف بخشا ہے جن کو غوثِ اعظم نے ولایت کا
محدث اعظم و سید محمد اشرف جیلی (۳۸)
مسلم صدرِ اعظم ہے بزمِ اہلِ سنت کا
محمد عالم مارہروی سنّی و برکاتی (۳۹)
جو ہیں علمی مرقع مقتدر کے فیضِ صحبت کا

فقیہ دور حضرت مظہراللہ مفتیِ دہلی (۴۰)
فتح پوری ہے مرکز جن کی علمی شانِ و شوکت کا
خطیب اعظمِ ذی شاں وجیہ الدین مولانا (۴۱)
نواحِ ہند میں ہے غلغلہ جن کی خطابت کا
عظیم المرتبت شیخ الحدیث و عالم و اکمل
ہے قائل اِک جہاں سردار احمد (۴۲) کی قیادت کا
جناب احسانِ حق (۴۳)، برہانِ حق (۴۴)، مولانا اجمل سے (۴۵)
رہا ہے سابقہ اکثر مری صاحب سلامت کا
محمد عبدِ حامد قادری چشتی بدایونی (۴۶)
تھا صدرِ محترم جو مرکزی علمی جمعیت کا
محمد احمدِ ذی شان ابوالحسنات مولانا (۴۷)
امام و صدر تھا جو عالمانِ اہلِ سنت کا
ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی (۴۸)
ہے احساں مجلسِ احناف پر جس کی صدارت کا
سنے ہیں منطقی و فلسفی اکثر بیاں میں
ہوں قائل مولوی عبدالغفورِ (۴۹) باوجاہت کا
فقیہ و مفتی و مولانا صاحب داد (۵۰) ہے جن میں
علاوہ علم وحکمت خاص اک جوہر متانت کا
مفسر فاضل وعلامہ مولانا عمر (۵۱) جن میں
نمایاں رنگ ہے صدرالافاضل کی فضیلت کا

مفسر واعظِ بے مثل احمد یار خاں فاضل (۵۲)
اثر ہے وعظ میں جن کے بدایونی فصاحت کا
وہ عبد المصطفیٰ (۵۳) لختِ دلِ امجد علی رضوی
ہے چرچا جامعہ ازہر میں جس کی قابلیت کا
فقیہِ خوش بیاں عبد الحفیظ مفتیِ دوراں (۵۴)
زمانہ معترف ہے جس کے اندازِ خطابت کا
وہ مولانا تقدس (۵۵) وہ مقدس محترم فاضل
اثر ہر قادری کے دل میں ہے جن کی محبت کا
جنابِ عارفُ اللہ (۵۶) عالم و شیریں بیاں واعظ
عجب انداز تھا اس سالکِ راہِ طریقت کا
ابوالنور و بشیر (۵۷) خوش بیاں کا وعظ کیا کہنا
علم بردار ہے جو "ماہِ طیبہ" کی ادارت کا
سعیدِ کاظمی (۵۸) وہ فاضل و علامہ یکتا ہے
ہے جس کا ذہن سرچشمہ فصاحت کا بلاغت کا
میں ہوں عبد الرشید (۵۹) ذوالکرم کی دید سے فائز
ملا ہے مجھ کو یہ موقع بنارس میں زیارت کا
محمد احمد (۶۰) و عبد الصمد (۶۲)، مفتی عزیز احمد (۶۳)
ہر اک کے وعظ سے ہے رنگِ آئینہ شریعت کا
وہ مولانا ظفر (۶۳) وہ مصلح الدین (۶۴) و ابوالہاشم (۶۵)
مرقع ہیں جو زہد و اتقا علمِ شریعت کا

میں ہوں عبد السلامِ باندوی (۶۶) کا معترف دل سے
خوش آوازی میں ہے جن کی ترنم جاذبیت کا
امین لحن داودی شہ احمد حسن قاری (۶۷)
سرور و کیف ہے جن کی خطابت میں قیامت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

کلام: ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی

جبینِ مصطفیٰ پر ہے بندھا سہرا شفاعت کا
بھروسہ روزِ محشر ہے شہِ کوثر کی رحمت کا
گلے میں طوق گستاخوں کے ہوگا یارو! لعنت کا
ملے گا اُن کے دیوانوں کو سایہ زلفِ رحمت کا
مچی دنیا کے بُت خانوں میں اس دم کھلبلی یارو!
لگایا نعرہ جب فاران سے آقا نے وحدت کا
ہے پتھر میں بھی نقشِ پا مرے سرکار کا واضح
اے اندھے منکر اندازہ کر اعجازِ نبوت کا
ہے خود قرآن میں اللہ نے فرمائی نعت اُن کی
کرے گا حق ادا پھر کوئی کیسے اُن کی مدحت کا
صداقت میں، عدالت میں، سخاوت میں، شجاعت میں
ہے شہرہ چار سُو، آقا ترے چاروں کی عظمت کا
درِ احمد سے نسبت ہے، رہے گی اور فزوں ہوگی
ہے مارہرہ شریف اک اعلیٰ مرکز اُن کی نسبت کا
مشاہدؔ نعت لکھّے گا تری اوقات ہی کیا ہے
سلیقہ تجھ کو بخشا ہے رضا نے اُن کی مدحت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

از: مولانا نسیمؔ بستوی (ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۶۹)

خدا کے فضل سے اونچا ہے رتبہ اعلیٰ حضرت کا
نبی کی یاد سے روشن ہے چہرہ اعلیٰ حضرت کا

ادب سے نام اُن کا لیتے ہیں عرب و عجم والے
زبانِ اہل سنت پر ہے نغمہ اعلیٰ حضرت کا

سراپا زہد و تقویٰ علم و تحقیقات کا دریا
دیارِ عشقِ احمد میں ہے چرچا اعلیٰ حضرت کا

بریلی کو مدینہ سے ہے نسبت کا شرف حاصل
مہکتا ہے گُلِ طیبہ سے روضہ اعلیٰ حضرت کا

امام احمد رضا پر ناز ہے علمائے ملّت کو
ہر اک سنّی ہے جان و دل سے شیدا اعلیٰ حضرت کا

نسیمؔ بستوی الحاد و باطل کے اندھیروں میں
منارِ نور ہے ہر ایک نقشہ اعلیٰ حضرت کا

☆......☆......☆

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

منقبت در شانِ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ

از: ڈاکٹر شکیل الرحمٰن اعظمی، گھوسی

(حرفِ ثنا، برکات اکیڈمی، گھوسی، ۲۰۱۰ء، ص ۴۳ / ۴۴)

وہ دورِ پُرفتن میں پاسباں تھا دین و ملّت کا
اُسے فیضان حاصل تھا، امامِ اہل سنّت کا

جو کہتے ہیں کہ ہوتا ہے تماشا شرک و بدعت کا
وہ عرسِ پاک آ کر دیکھ لیں صدرِ شریعت کا

مرتب کر گیا ایسی کتابِ فقہ وہ جس نے
ہمیشہ مسئلہ ہوتا رہے گا حل شریعت کا

نہ جانے کتنے علمِ دیں کے ماہر کر دیئے پیدا
رہے گا حشر تک احسان یہ صدرِ شریعت کا

اُسی کے فیض سے جاری ہیں ہر سو علم کے چشمے
وہ بے شک ایک بحرِ بیکراں تھا علم و حکمت کا

وہ بیماری کی شدت میں بھی مصروفِ عبادت تھا
اُسے تھا پاس ہر حالت میں احکامِ شریعت کا

نہ جانے کتنے گمراہوں کو اس نے روشنی بخشی
شکیلؔ اک نیرِ اعظم تھا وہ رشد و ہدایت کا

☆......☆......☆

تمہارے ذرّے کے پرتو ستار ہائے فلک

از: تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں دام ظلہ العالی

جھکے نہ بارِ صد احساں سے کیوں بنائے فلک
تمہارے ذرے کے پرتو ستار ہائے فلک

یہ خاکِ کوچۂ جاناں ہے جس کے بوسہ کو
نہ جانے کب سے ترستے ہیں دیدہائے فلک

عفو و عظمت خاکِ مدینہ کیا کہئے
اسی تراب کے صدقے ہے اعتدائے فلک

یہ ان کے جلوے کی تھیں گرمیاں شب اسری
نہ لائے تابِ نظر بہکے دیدہائے فلک

قدم سے ان کے سر عرش بجلیاں چمکیں
کبھی تھے بند کبھی وا تھے دیدہائے فلک

میں غم نصیب بھی تری گلی کا کتا ہوں
نگاہِ لطف ادھر ہو نہ یوں ستائے فلک

یہ کس کے در سے پھرا ہے تو نجدیٔ بے دیں
برا ہو تیرا ترے سر پہ گر ہی جائے فلک

جو نام لے شہِ عرش بریں کا تو اخترؔ
بصد ادب پئے تسلیم سر جھکائے فلک

☆......☆......☆

غم ہو گئے بے شمار آقا

از: علامہ حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ

دشمن ہے گلے کا ہار آقا
لُٹتی ہے مری بہار آقا

تم دل کے لیے قرار آقا
تم راحتِ جانِ زار آقا

تم عرش کے تاجدار مولیٰ
تم فرش کے با وقار آقا

دامن دامن ہوائے دامن
گلشن گلشن بہار آقا

بندے ہیں گنہگار بندے
آقا ہیں کرم شعار آقا

اِس شان کے ہم نے کیا کسی نے
دیکھے نہیں زینہار آقا

بندوں کا اَلم نے دل دکھایا
اَور ہو گئے بے قرار آقا

آرام سے سوئیں ہم کمینے
جاگا کریں با وقار آقا

ایسا تو کہیں سنا نہ دیکھا
بندوں کا اُٹھائیں بار آقا

جن کی کوئی بات تک نہ پوچھے
اُن پر تمھیں آئے پیار آقا

پاکیزہ دلوں کی زینت ایمان
ایمان کے تم سنگار آقا

صدقہ جو بٹے کہیں سلاطیں
ہم بھی ہیں اُمیدوار آقا

چکرا گئی ناؤ بے کسوں کی!
آنا مرے غمگسار آقا

اللہ نے تم کو دے دیا ہے
ہر چیز کا اختیار آقا

ہے خاک پہ نقشِ پا تمہارا
آئینہ بے غبار آقا

عالم میں ہیں سب بنی کے ساتھی
بگڑی کے تمھیں ہو یار آقا

سرکار کے تاجدار بندے
سرکار ہیں تاجدار آقا

دے بھیک اگر جمالِ رنگیں
جنت ہو مرا مزار آقا

آنکھوں کے کھنڈر بھی اب بسا دو
دل کا تو ہوا وقار آقا

ایماں کی تاک میں ہے دشمن
آؤ دمِ احتضار آقا

ہو شمعِ شبِ سیاہ بختاں
تیرا رخِ نور بار آقا

تُو رحمتِ بے حساب کو دیکھ
جُرموں کا نہ لے شمار آقا

دیدار کی بھیک کب بٹے گی
منگتا ہے اُمیدار آقا

بندوں کی ہنسی خوشی میں گزرے
اِس غم میں ہوں اشکبار آقا

آتی ہے مدد بلا سے پہلے
کرتے نہیں انتظار آقا

سایہ میں تمہارے دونوں عالم
تم سایۂ کردگار آقا

جب فوجِ اَلم کرے چڑھائی
ہو اَوجِ کرم حصار آقا

ہر ملکِ خدا کے سچے مالک
ہر ملک کے شہر یار آقا

مانا کہ میں ہوں ذلیل بندہ
آقا تُو ہے باوقار آقا

ٹوٹے ہوئے دل کو دو سہارا
اَب غم کی نہیں سہار آقا

ملتی ہے تمھیں سے داد دل کی
سنتے ہو تمھیں پکار آقا

تیری عظمت وہ ہے کہ تیرا
اللہ کرے وقار آقا

اللہ کے لاکھوں کارخانے
سب کا تمھیں اختیار آقا

کیا بات تمہارے نقشِ پا کی
ہے تاجِ سرِ وقار آقا

خود بھیک دو خود کہو بھلا ہو
اِس دین کے میں نثار آقا

وہ شکل ہے واہ وا تمہاری
اللہ کو آئے پیار آقا

جو مجھ سے مجھے چھپائے رکھے
وہ جلوہ کر آشکار آقا

جو کہتے ہیں بے زباں تمہارے
گونگوں کی سنو پکار آقا

وہ دیکھ لے کربلا میں جس نے
دیکھے نہ ہو جاں نثار آقا

آرام سے شش جہت میں گزرے
غم دل سے نہ ہو دوچار آقا

ہو جانِ حسنؔ نثار تجھ پر
ہو جاؤں ترے نثار آقا

☆......☆......☆

غم ہو گئے بے شمار آقا

قافیے میں معمولی تبدیلی کے ساتھ

از: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

غم نے کیا ہے یہ حال آقا
دل ہوگیا پائمال آقا

ہر عادتِ بد مری چھڑا دیں
کردیں مجھے خوش خصال آقا

اِتراتے پھر رہے ہیں جو نجدی
کب ہوگا اُنھیں زوال آقا

واللہ! میں ہوں غلام جس کا
وہ میرا ہے "بے مثال" آقا

ہیں شمس و قمر بھی آپ کے محکوم
آپ کے ہیں ماہ و سال آقا

قبضہ میں خدا نے دے دیا ہے
ہے جس قدر مُلک و مال آقا

ہو ظاہر و باطن ایک جیسا
ہو میرا یوں حال و قال آقا

رضوی ہو راہ ، حنفی منزل
بھٹکوں نہ مجھے سنبھال آقا

ہو کاش مُشاہدہ ، مُشاہدؔ
دیکھوں رخِ پُر جمال آقا

☆......☆......☆

عارضِ شمس وقمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں

از: تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں دام ظلہ العالی

عرش پر ہیں اُن کی ہر سو جلوہ گستر ایڑیاں
گہہ بہ شکل بدر ہیں گہہ مہر انور ایڑیاں

میں فدا کیا خوب ہیں تسکین مضطر ایڑیاں
روتی صورت کو ہنسا دیتی ہیں اکثر ایڑیاں

دافع ہر کرب و آفت ہیں وہ یاور ایڑیاں
بندۂ عاصی پہ رحمت بندہ پرور ایڑیاں

غنچۂ امید ان کی دید کا ہوگا کبھی
پھول کہ ہیں اب نظر میں ان کی خوشتر ایڑیاں

نور کے ٹکڑوں پہ ان کے بدر و اختر بھی فدا
مرحبا کتنی ہیں پیاری ان کی دلبر ایڑیاں

یا خدا تا وقت رخصت جلوہ افگن ہی رہیں
آسمانِ نور کی وہ شمس اظہر ایڑیاں

ان کی رفعت واہ واہ کیا بات اخترؔ دیکھ لو
عرشِ اعظم پر بھی پہنچیں ان کی برتر ایڑیاں

☆......☆......☆

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے

از: تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں دام ظلہ العالی

اپنے رِندوں کی ضیافت کیجیے
جام نظارہ عنایت کیجیے

ساقیٔ کوثر دہائی آپ کی
سوختہ جانوں پہ رحمت کیجیے

دیکھئے میری محبت کو ہوا
اس طرف چشم محبت کیجیے

قید غم میں خوش رہوں میں عمر بھر
یوں گرفتارِ محبت کیجیے

خود کو بھولوں آپ کی الفت میں میں
مجھ کو یوں مدہوش الفت کیجیے

کیجئے اپنا محض اپنا مجھے
قطع میری سب سے نسبت کیجیے

دفع ہو طیبہ سے یہ نجدی بلا
یا رسول اللہ ا عجلت کیجیے

مانگ لیجے خاکِ طیبہ میں جگہ
خاک میں سامانِ عشرت کیجیے

ان پہ مرنا ہے دوام زندگی
موت سے پھر کیوں نہ الفت کیجیے

جان لینے آئیں وہ جانِ جہاں
موت سے پھر کیسے نفرت کیجیے

زندگی ہے سد راہِ دوستاں
کس لئے جینے کی حسرت کیجیے

ان پہ مرجانے کی رکھئے آرزو
یوں صدا جینے کی صورت کیجیے

ظلمتوں میں روشنی کے واسطے
داغِ سینہ کی حفاظت کیجیے

آتش دوزخ بجھانے کے لئے
تیز تر نارِ محبت کیجیے

تیز کیجئے سینۂ نجدی کی آگ
ذکر آیاتِ ولادت کیجیے

کیجئے یادِ ختام الانبیاء
ختم یوں ہر رنج و کلفت کیجیے

طے ہو نامِ پاک پر میری کتاب
یہ کرم ختم رسالت کیجیے

جد بوصل دائم یا سیدی
ختم اب یہ دورِ فرقت کیجیے

انتظارِ جانِ جاں ہے جان کو
یا رسول اللہ کی کثرت کیجیے

دینگے وہ خود ہی محبت کا صلہ
مرتے دم ان کی زیارت کیجیے

ٹھنڈے ٹھنڈے خوشبوؤں میں بس چلیں
یادِ گیسو وقت رحلت کیجیے

غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے
دستگیری میرے حضرت کیجیے

رحلت اخترؔ کا ہنگام آ گیا
سایۂ رحمت میں رخصت کیجیے

☆......☆......☆

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے

از: شاعرِ اسلام الطاف انصاری سلطان پوری، مالیگاؤں

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، مئی ۱۹۸۲ء، ص ۴۵)

شاہِ بطحا سے محبت کیجیے
ہر طرح اُن کی اطاعت کیجیے

ربِّ کعبہ کی عبادت کیجیے
مصطفیٰ کی زندہ سنت کیجیے

چھوڑ کر ذکرِ جہانِ رنگ و بو
ذکرِ سلطانِ رسالت کیجیے

دیکھنا ہو جلوۂ احمد اگر
دل میں روشن شمعِ الفت کیجیے

سرورِ کونین کے بن کر غلام
حاصل اپنی قدر و قیمت کیجیے
نور والے کی محبت کے طفیل
دور اپنے دل سے ظلمت کیجیے
مسلکِ احمد رضا میں جو نہ ہو
ترک ایسی ساری بدعت کیجیے
سنتِ خیرالوریٰ پر ہو عمل
رفتہ رفتہ جزوِ عادت کیجیے
ہے مکمل ہر طرح دین مبین
اب نہ پیدا اس میں جدّت کیجیے
کیجیے ہر حکم پر اس کے عمل
احترامِ دینِ فطرت کیجیے
رفتہ رفتہ گرد سے اَٹ جائے وہ
دین کی یوں تو نہ خدمت کیجیے
نذرِ گمراہی نہ ہونے پائے قوم
دل میں پیدا دردِ ملّت کیجیے
غرقِ عصیاں ہیں جو اُن کو ٹوکیے
اک ذرا للہ زحمت کیجیے
لائق دوزخ نہ ہو کوئی عمل
اہتمامِ خلد و جنت کیجیے

نیک سیرت پہلے خود بن جائیے
دوسروں کو پھر نصیحت کیجیے
مصطفیٰ کے سب ہی بن جائیں غلام
پیدا کوئی ایسی صورت کیجیے
سرخروئی کی تمنّا ہو اگر
پیرویِ اعلیٰ حضرت کیجیے
گوش بر آواز کوئی ہو نہ ہو
پھر بھی اعلانِ صداقت کیجیے
دشمنانِ مصطفیٰ سے خوف کیا
کُھل کے اظہارِ عقیدت کیجیے
مصطفیٰ کی خود سے جو تشبیہ دیں
کیجیے اُن کی مذمّت کیجیے
جس میں توہینِ محمد ﷺ ہو روا
ایسے ہر مذہب پہ لعنت کیجیے
مشغلہ ہو جن کا توہینِ رسول
اُن سے نفرت کیا عداوت کیجیے
راہیِ دوزخ ہیں دانستہ جو لوگ
چھوڑیے ! اُن پر نہ حیرت کیجیے
عقل سے کورے نظر آتے ہیں وہ
کیا بھلا اُن کو نصیحت کیجیے

جو نظر آئیں ہر اک اسٹیج پر
ایسے لوگوں سے بھی نفرت کیجیے

برگزیدہ ہیں جو نزدیکِ خدا
اُن بزرگوں کی تو عزت کیجیے

روک سکتا ہے بھلا الطافؔ کون؟
مصطفیٰ کی آپ مدحت کیجیے

☆......☆......☆

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے

از: مولانا محمد ادریس رَضویؔ۔ سنّی جامع مسجد، پتری پُل، کلیان، مہاراشٹر
دیوانِ رَضوی یعنی صدائے بخشش

ذاتِ احمد ﷺ سے محبّت کیجیے
خلد میں جانے کی صورت کیجیے

کل قیامت میں بچالیں گے ہمیں
یا ''کفیلُ'' کی مدامت کیجیے

نقش پائے یار پر ہو کر فدا
ذاتِ رب سے استعانت کیجیے

نجد کے پنجے پہ پتھر مار کر
اہلسنّت کی حفاظت کیجیے

بھاگ جائے ہند سے نجدی بلا
بڑھ کے ان پر ایسی شدّت کیجیے

بدعقیدہ بے وفا کے سامنے
''یارسول اللہ (ﷺ) کی کثرت کیجیے

بو ہریرہ حضرتِ صدّیق (رضی اللہ عنھم) کے
نقشِ پاکی دل سے عزّت کیجیے

حضرتِ فاروق کے صدقے مجھے
عشق کی دولت عنایت کیجیے

مال و دولت جان و دل سب پر مرے
میرے آقا چشمِ رحمت کیجیے

دربدر ہم کب تلک پھرتے رہیں
دور ساری اب مصیبت کیجیے

بے کلی دل کی مری بڑھنے لگی
مضطرب دل کی اعانت کیجیے

فاطمہ مولیٰ علی حسنین سے
وقتِ غم میں استعانت کیجیے

راہِ حق میں استقامت کے لیے
نفس سے اپنے بغاوت کیجیے

شامتِ اعمال نے مارا مجھے
میرے ھادی ﷺ مجھ پہ شفقت کیجیے

مال و دولت جاہ حشمت سے شہا
جان و دل کو میرے فرصت کیجیے

کب تلک سہتے رہیں دنیا کا غم
جانِ عالم اب تو رحمت کیجیے

جایئے طیبہ میں جب رضویؔ میاں
سر جھکا کر ان کی مدحت کیجیے

☆......☆......☆

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے

از: خوشتر بھساولی، (پاسبان حرم، پاسبانِ ملت سوسائٹی بھساول، ص ۱۵/۱۶)

پورے احکامِ شریعت کیجیے
سرورِ دیں سے محبت کیجیے

خالقِ ارض و سما کے رو بہ رو
حُسنِ باطن سے عبادت کیجیے

رحمتِ عالم سے جن کو عشق ہو
ایسے انسانوں سے الفت کیجیے

صورتِ ایماں رہے گی زندگی
ہاں! عبادت اور تلاوت کیجیے

جو دیا قدرت نے تم کو مال و زر
کچھ نہ کچھ اس میں سخاوت کیجیے

دور ہوں گے سب عذابِ زندگی
عام تعلیمِ رسالت کیجیے

باعثِ تسکین ہے خوشترؔ یہی
ہر گھڑی آقا کی مدحت کیجیے

☆......☆......☆

"حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے"

از: ناچیز ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی (10 مارچ 2013ء، بروز اتوار)

یانبی چشمِ عنایت کیجیے
دور سارے رنج و کلفت کیجیے

آپ واقف ہیں مرے حالات سے
یانبی تکمیل حاجت کیجیے

آرزوے دشتِ طیبہ دل میں ہے
پورا یہ شوقِ زیارت کیجیے

میں مروں ارضِ مدینہ میں حضور
طیبہ میں مدفن عنایت کیجیے

نعت لکھتا ہی رہوں ہر پل حضور
روز افزوں ذوقِ مدحت کیجیے

اِس گداے در مُشاہدؔ پر حضور
التفاتِ بے نہایت کیجیے

ذکرِ سرکارِ دوعالم کے طفیل
سنیو! سامانِ راحت کیجیے

کیجیے امداد کی فریاد بھی
منکروں پہ خوب لعنت کیجیے

نعرہ کیجے یارسول اللہ کا
منکروں پہ خوب لعنت کیجیے

دوستو! نعتِ شہِ دیں کے طفیل
دور غم کی ساری صورت کیجیے

اعلیٰ حضرت کا مُشاہدؔ چار سو
عام پیغامِ محبت کیجیے

☆......☆......☆

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی

از: مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن جمیل قادری رضوی بریلوی

(قبالۂ بخشش، رضا اسلامک مشن، بریلی شریف، ص ۱۲۲ / ۱۲۳)

کس سے ممکن ہے صفت حضرت رسول اللہ کی
جب کہ خالق خود کرے مدحت رسول اللہ کی

من رآنی قد راء الحق کے جلووں پر نثار
ہے بلا شک دیدِ حق رویت رسول اللہ کی

یوں تو ان کی عام رحمت سے کوئی خالی نہیں
مومنوں پر خاص ہے رحمت رسول اللہ کی

لے گئے تشریف جس کوچہ سے شاہِ مرسلاں
اس گلی میں بس گئی نکہت رسول اللہ کی

دامن امید بھر کر کیوں نہ لائیں نامراد
پھیرنا خالی نہیں عادت رسول اللہ کی

جانور سنگ و شجر انس و ملک عرش و فلک
جانتے ہیں جیسی ہے قدرت رسول اللہ کی

اس کو لوٹایا تو اک ایما سے اس کو دو کیے
مہر و مہ سے پوچھیے طاقت رسول اللہ کی

واہ وا زورِ یداللّٰہی کہ مُشتِ خاک سے
چھا گئی کفار پر ہیبت رسول اللہ کی

سب فرشتوں میں انھیں اس واسطے افضل کیا
کرتے تھے روح الامیں خدمت رسول اللہ کی

جمع ہوں گے روزِ محشر اولین و آخریں
اور دکھائی جائے گی عزت رسول اللہ کی

ہم بھکاری بھول جائیں گے مصائب حشر کے
دیکھ لیں گے جس گھڑی ہمت رسول اللہ کی

اک اکیلی جان خود معصوم فکرِ دو جہاں
مرحبا صد مرحبا ہمّت رسول اللہ کی

انبیا و اولیا و اولین و آخریں
کون ہے جس کو نہیں حاجت رسول اللہ کی

اے زہے رحمت سیہ کارانِ امت کے لیے
ہوگئی آراستہ جنت رسول اللہ کی

داورِ محشر بروزِ حشر یوں فرمائے گا
جائے پہلے خلد میں امّت رسول اللہ کی

اہلِ محشر کی نظر ان کی طرف کو کیوں نہ ہو
دیکھتا ہے خود خدا صورت رسول اللہ کی

اس کو حاصل ہوگیا قربِ خدا کا مرتبہ
جس کے ہاتھ آئی یہاں صحبت رسول اللہ کی

ختم کر دی جاں نثاری حضرتِ صدیق نے
جب کہ مکّہ سے ہوئی ہجرت رسول اللہ کی

قربِ دنیا میں تھا اس سرکار سے صدیق کا
بعدِ رحلت بھی رہی قربت رسول اللہ کی

اے غلامِ چار یار و باصفا و غوثِ پاک
ہے حمایت پر تری عترت رسول اللہ کی

راستہ پوچھو نجومِ مصطفیٰ سے گمرہو!
اور سفینہ نوح کا عترت رسول اللہ کی

ہیں اسی حالت میں زندہ جس طرح دنیا میں تھے
ظاہری صورت سے تھی رحلت رسول اللہ کی

آرزوئیں دل کی کرتی ہیں دعا اللہ سے
ہم بھی دیکھیں گے کبھی تربت رسول اللہ کی

آتے ہیں لاکھوں ملک جس کی زیارت کو انھیں
جانِ مومن کہیے یا تربت رسول اللہ کی

کر دیا تیرا لقب مرشد نے مدّاح الحبیب
کر جمیل قادری مدحت رسول اللہ کی

☆......☆......☆

" عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی "

از: بیکلؔ اتساہی (کلیاتِ بیکلؔ، 2007ء ص 234)

ہر نَفَس کی لاج ہے رحمت رسول اللہ کی
ہر چمن کی جان ہے نکہت رسول اللہ کی

خود کلامِ حق ثنا خواں ہے باندازِ لطیف
عین ایماں جانیے طاعت رسول اللہ کی

جس کا جتنا ظرف ہے پاتا ہے وہ بے امتیاز
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

مسکرا کے آئے گی گلزارِ رحمت میں بہار
حشر میں پہنچے گی جب اُمّت رسول اللہ کی

زاہدو! تسلیم ہیں عرشِ بریں کی رفعتیں
تم نے سوچی ہے کبھی عظمت رسول اللہ کی

قبر میں سونے نہ دے گا مجھ کو میرا شوقِ دید
رہ گئی آنکھوں میں گر حسرت رسول اللہ کی

آ تجھے آنکھوں میں رکھ لوں چوم لوں بادِ صبا
تجھ سے کچھ کچھ آتی ہے نکہت رسول اللہ کی

رہبری میدانِ محشر تک وہ کرتا جائے گا
جس کو حاصل ہوگئی نسبت رسول اللہ کی

چاند سے بڑھ کر وہ روشن ہوگیا کونین میں
جس کسی نے دیکھ لی صورت رسول اللہ کی

جس کا تنقید و دلائل ہی فقط ایمان ہے
کم نظر سمجھے گا کب عظمت رسول اللہ کی

وہ کسی شَے کے نہیں مختار، تُو بکتا رہے
ناز ہے مجھ کو کہ ہے جنت رسول اللہ کی

چاہے دہراتی رہے تاریخِ بُو جہلی فضا
جگ میں بجتی جائے گی نوبت رسول اللہ کی

اے جہانِ نَو تجھے گر امن کا ہے حوصلہ
نقش کرلے ذہن میں سیرت رسول اللہ کی

پھر وہی دورِ مظالم ہے باندازِ دگر
پھر جہاں کو ہے پڑی حاجت رسول اللہ کی

آج اندازِ مسیحائی کا رتبہ دیکھنا
آج ہے جابر کے گھر دعوت رسول اللہ کی

چاہے مغرب ہی سے نکلے آفتابِ نَو تو کیا
ہم تو کرتے جائیں گے مدحت رسول اللہ کی

مِل گئی بیکلؔ کو معراجِ سکونِ زندگی
جب سے دل میں بس گئی اُلفت رسول اللہ کی

☆......☆......☆

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی

راجا رشید محمودؔ، لاہور

نازشِ نزمِ دنیٰ صورت رسول اللہ کی
اے تعالیٰ اللہ یہ رفعت رسول اللہ کی

شان تو دیکھو ذرا حضرت رسول اللہ کی
ہے کلام اللہ میں مدحت رسول اللہ کی

طاقِ دل پر یادِ طیبہ کے دیے روشن ہوئے
غور سے دیکھا تو تھی طلعت رسول اللہ کی

ارتعاشِ برقِ الفت کیوں نہ ہو اعصاب میں
خلوتِ دل میں جو ہو جلوت رسول اللہ کی

قلعۂ تشکیک ثابت ریت کی دیوار ہو
جب نظر آئے تجھے قدرت رسول اللہ کی

لطفِ سرکارِ دوعالم ہے خدا کی معرفت
اور احسانِ خدا بعثت رسول اللہ کی

ماہ وانجم روزنِ شب سے اسے جھانکا کریں
خواب میں جو دیکھ لے صورت رسول اللہ کی

بیش تر اشیائے عالم پر تصرف ہو نصیب
ہو کرم فرما اگر رحمت رسول اللہ کی

خالقِ ہر دو جہاں کی دید ہی سمجھوں گا میں
ہو اگر حاصل مجھے رویت رسول اللہ کی

قاسم اس کے آپ ہیں، معطی ہے خلاقِ جہاں
کھا رہے ہیں ہم سبھی نعمت رسول اللہ کی

آبلہ پایانِ الفت کو ہوئی منزل نصیب
تھا کرم اللہ کا، نصرت رسول اللہ کی

رہنما محمودؔ روزِ حشر تک انسان کو
یا کلامِ حق ہے یا سنت رسول اللہ کی

☆......☆......☆

عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی

جناب شمیم اعظمی، ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف جون ۱۹۷۶ء ص ۳۳

جس کے دل میں ہے نہاں عظمت رسول اللہ کی
بالیقیں پائے گا وہ برکت رسول اللہ کی

ہو بھلا تاریکیِ مرقد کا اس کو خوف کیا
جس کے دل میں ہے نہاں صورت رسول اللہ کی

سیدِ کونین کی الفت کا صدقہ ہے یہ خلد
ہے خدا کی بندگی طاعت رسول اللہ کی

منکرِ تعظیمِ محبوبِ الٰہی روزِ حشر
دیکھ لے گا رفعت و عظمت رسول اللہ کی

جب نہ جبریلِ امیں سمجھے تو یہ انساں بھلا
کیسے سمجھے شان اور شوکت رسول اللہ کی

کیوں بہارِ خلد پہ ریجھا ہے اے زاہد بتا
میری نظروں میں تو ہے صورت رسول اللہ کی

اے شمیمؔ اس کو غمِ کونین سے کیا واسطہ
جس کو حاصل ہوگئی الفت رسول اللہ کی

☆......☆......☆

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی

از: قاری کلیم اللہ نوریؔ سلطان پوری

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، جون ۱۹۸۹ء، ص ۵۴)

کی بتاؤں میں ہے کیا عظمت رسول اللہ کی
دیکھیے قرآن میں مدحت رسول اللہ

جلوۂ واللیل ہے تفسیرِ گیسوئے نبی
زینتِ والشمس ہے صورت رسول اللہ کی

منکرِ ذکرِ نبی شانِ رفعنا دیکھ لے
فرش سے تا عرش ہے شہرت رسول اللہ

پہنچے ہیں کس شان سے معراج کی شب عرش پر
پوچھیے جبریل سے شوکت رسول اللہ کی

کر کے حاصل مصطفیٰ سے بانٹ دی اصحاب نے
ہم کو یوں حاصل ہوئی نعمت رسول اللہ کی

عاصیوں کے سر پہ جب بھی دھوپ غم کی آ گئی
ابر بن کر چھا گئی رحمت رسول اللہ کی

دفن صدیق و عمر پہلو میں ہیں سرکار کے
دائمی اُن کو ملی قربت رسول اللہ کی

عاصیوں کو ناز ہے ان کی شفاعت پر کلیمؔ
حشر میں کام آئے گی نسبت رسول اللہ

☆......☆......☆

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو

از: فرزندِ رضا حضور مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی علیہ الرحمہ

کیا کہوں کیسے ہیں پیارے ترے پیارے گیسو
دونوں عارض ہیں ضحیٰ لیل کے پارے گیسو

دستِ قدرت نے ترے آپ سنوارے گیسو
حور سو ناز سے کیوں ان پہ نہ وارے گیسو

خاکِ طیبہ سے اگر کوئی نکھارے گیسو
سنبل خلد تو کیا حور بھی ہارے گیسو

سنبل طیبہ کو دیکھے جو سنوارے گیسو
سنبل خلد کے رضواں بھی نثارے گیسو

کس لیے عنبر سارا نہ ہوں سارے گیسو
گیسو کس کے ہیں یہ پیارے ہیں تمہارے گیسو

ہوں نہ کیوں رحمتِ حق، حق میں ہمارے گیسو
گیسوائے جانِ کرم ہیں یہ تمہارے گیسو

یہ گھٹا جھوم کے کعبہ کی فضا پر آئی
اڑ کے یا ابرو پہ چھائے ہیں تمہارے گیسو

ماہِ تاباں پہ ہیں رحمت کی گھٹائیں چھائیں
روئے پُرنور پہ یا چھائے تمہارے گیسو

سر بہ سجدہ ہوئے محرابِ خمِ ابرو میں
کعبۂ جاں کے جو آئے ہیں کنارے گیسو

نیّرِ حشر ہے سر پر نہیں سایہ سرور
ہے کڑی دھوپ کریں سایہ تمہارے گیسو

سوکھ جائے نہ کہیں کشتِ امل اے سرور
بوندیاں لکّۂ رحمت سے اتارے گیسو

اپنی زلفوں سے نعل مبارک پونچھے
رضوان برکت کے لیے حور کے دھارے گیسو

گرد جھاڑی ہے ترے روضہ کی بالوں سے شہا
مشک بو کیسے نہ ہوں آج ہمارے گیسو

اب چمکتی ہے سیہ کارو! تمہاری قسمت
لو جھکے اذن کے سجدے کو وہ پیارے گیسو

پیشِ مولائے رضا جو ہیں جھکے سجدے میں
کرتے ہیں بخشش امت کے اشارے گیسو

پھوار مستوں پہ ترے ابرِ کرم کی برسے
ساقیا کھول ذرا حوض کنارے گیسو

سایہ بھی چاہیے ہے مستوں کو دو چھینٹے میں
کاش! ساقی کے کھلیں حوض کنارے گیسو

عنبرستاں بنے محشر کا وہ سارا میداں
کھول دے ساقی اگر حوض کنارے گیسو

بادہ و ساقی لبِ جو تو ہیں پھر ابر بھی ہو
ساقی کھل جائیں ترے حوض کنارے گیسو

یہ سرِ طور سے گرتے ہیں شرارے نوریؔ
روئے پُر نور پہ یا وارے ہیں تارے گیسو

☆......☆......☆

"چمن طیبہ سنبل جو سنوارے گیسو"

از: علامہ شبنم کمالی، دربھنگہ

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، مارچ 1990ء ص 24)

دائرے بن گئے آنکھوں کے تمہارے گیسو
جب تصور نے خیالوں میں اتارے گیسو

رخ ہے والشمس تو واللیل ہیں پیارے گیسو
کتنے محبوب ہیں خالق کو تمہارے گیسو

رشکِ گلزارِ ارم بن گئی بزمِ ہستی
شمعِ توحید میں جب تم نے سنوارے گیسو

جھک کے خورشید بھی آنکھوں میں لگائے سرمہ
وجد میں کرنے لگیں جب بھی اشارے گیسو

کیوں نہ ہونٹوں سے سدا نور کی برکھا برسے
چاند چہرہ ہے تو ہالے ہیں تمہارے گیسو

چشمِ بدخواہ کا کس طرح چلے گا جادو
عارضِ پاک کے دونوں ہیں کنارے گیسو

چاندنی رات میں تاروں کا مقدر جاگا
تم نے لہرا دیئے جب دوش پہ سارے گیسو

رخ پہ بکھرے تو ہوئی رات، ستارے چمکے
دن نکل آیا اگر تم نے سنوارے گیسو

عطرِ گل کو کبھی خاطر میں نہ لائے کوئی
تم سنگھا دو جو کبھی پیار سے پیارے گیسو

حشر میں منہ کا چھپانا بھی نہ ہوگا ممکن
جب گنہگاروں کو دیں گے یہ سہارے گیسو

قہر کی دھوپ میں تھا لوگوں کا پتہ پانی
"چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو"

بال کا ایک بھی ٹکڑا ہے غنیمت مجھ کو
یہ کہاں بخت کہ ہوں آنکھوں میں سارے گیسو

ناز تا حشر کرے بخت پہ اپنے شبنمؔ
اُس کے چہرے پہ کبھی ڈال دو پیارے گیسو

☆......☆......☆

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو

از: حضرت مفتی خلیل احمد خاں برکاتی (جمالِ خلیل ص ۷۴/۷۵)

کچھ حقیقت بھی بتا جلوۂ جاناں ہم کو
لوگ کہتے ہیں ملا طور کا میداں ہم کو

ہجرِ مولیٰ کی نہیں تاب یہاں بھی رضواں
خلد میں چاہیے چھوٹا سا بیاباں ہم کو

سر میں سودا ہے تو دل میں ہے تمنّا ان کی
چشمِ بد دور کہ کافی ہے یہ ساماں ہم کو

اللہ اللہ کہ ساحل کو ہے خود اس کی تلاش
اپنے دامن میں لیے پھرتا ہے طوفاں ہم کو

خیر سے ہم بھی ہیں وابستۂ دامانِ کرم
دیکھ آنکھیں نہ دکھا جوششِ عصیاں ہم کو

شادیِ وصل کی تمہید ہے ہجرانِ نبی
جان بھی جائے تو سودا ہے یہ ارزاں ہم کو

راہِ پُرخار میں تنہا ہوں کٹھن ہے منزل
خضرِ رہ بخشیے اک گوشۂ داماں ہم کو

جلوۂ طور سے ہے وادیِ سینا معمور
اُن کے جلووں نے کیا چشمِ چراغاں ہم کو

بات بگڑی ہوئی بن جائے خطا کوشوں کی
دیکھے گر چشمِ کرم اشک بداماں ہم کو

الحمد للہ وہ سرکار سے نسبت ہے ہمیں
خلد دے دیں جو ملے اُن کا بیاباں ہم کو

بے سبب خلدِ مدینہ کا نہیں پیار خلیلؔ
راس آئی ہے مگر شامِ غریباں ہم کو

☆......☆......☆

"یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو"

از: محمد قاسم حبیبی برکاتی، الہ آبادی،

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، ۱۹۹۰ء، ص ۲۴)

اک نظر دیکھ لے اے سرورِ خوباں ہم کو
رکھ نہ محرومِ کرم جانِ بہاراں ہم کو

رنجِ دوری نے کیا خوب پریشاں ہم کو
اب تو بلوائیے اے فخرِ رسولاں ہم کو

مل گئی اب تو پناہ اے شہِ شاہاں ہم کو
اس قدر چھیڑ نہ اے گردشِ دوراں ہم کو

جگمگا اُٹھے شبِ تار کا لمحہ لمحہ
خواب میں یوں نظر آئے رخِ تاباں ہم کو

زلفِ مشکیں کا بیاں تذکرۂ روئے جمیل
فضلِ مولا سے ملا وعظ کا عنواں ہم کو

سبز گنبد کی بہاریں جو میسر آئیں
پھر تو صحرا بھی نظر آئے گلستاں ہم کو

پھر تو آ جائے مزا، روزِ جزا، پیشِ خدا
اپنا پیرو جو کہیں، حضرتِ حسّاں ہم کو

ان کے دربار میں پہنچیں تو کہیں ہم قاسمؔ
لے کے آئی ہے یہاں حسرتِ گریاں ہم کو

☆......☆......☆

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو

از: راجا رشید محمودؔ

(ماہ نامہ نورالحبیب، بصیر پور شریف، اگست ستمبر ۲۰۱۲ء ص ۱۱۲)

وردِ صلوات سکھاتا ہے جو رحماں ہم کو
لوگ کس طرح سمجھتے نہ مسلماں ہم کو

پایا لوگوں نے غزل کہنے سے نالاں ہم کو
نعت سنتے ہیں تو کہتے ہیں سخن داں ہم کو

مکّہ مولد ہے نبی کا تو ہے طیبہ مسکن
دونوں حرمت میں نظر آتے ہیں یکساں ہم کو

اپنے گھر آنے کی دیتا ہے اجازت خالق
جب مدینہ کا وہ پالیتا ہے خواہاں ہم کو

ربِ قدوس و مہیمن ہے کہ جس نے بخشا
لطفِ سرکارِ بہیں جاہ سے ایماں ہم کو

ہیں رؤوف اور رحیم آقا و مولا ہم پر
دیکھ سکتے ہیں آپ پریشاں ہم کو

حب سرکار کی راہوں کے ہوئے ہیں راہی
کیوں ڈرائے کوئی غلجاں، کوئی ہیجاں ہم کو

طیبہ کے عزم میں پڑھتے ہیں درودِ سرور
اس سفر کے لیے کافی ہے یہ ساماں ہم کو

رب کے محبوب کی سیرت ہے نظر کے آگے
راس عصیاں کا ہو کیوں جامۂ عریاں ہم کو

خوف محشر کا نہیں صلِ علیٰ کے باعث
رست گاری کا نظر آتا ہے امکاں ہم کو

کوئی مشکل نظر آتی ہی نہیں ہے مشکل
ذکرِ سرکار ہے ہر درد کا درماں ہم کو

اپنے سرکار کے مولد پہ ہم شاداں ہیں
یاد ہے خالقِ کونین کا احساں ہم کو

روح کا طیر نہ لاہور میں پھُر سے اڑ جائے
قالبِ جاں کا ڈراتا ہے یہ زنداں ہم کو

چین لینے ہی نہیں دیتا ہے اپنے گھر میں
مسکنِ سرورِ کونین کا ارماں ہم کو

قلب میں اپنے ہے محمودؔ نبی کی الفت
کیسے بہلائے گا، پھسلائے گا شیطاں ہم کو

☆......☆......☆

”یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو“

از: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی (11 مارچ 2013ء بروز پیر)

حب دنیا نے کیا خوب پریشاں ہم کو
بخش دیں اپنی ولا سرورِ خوباں ہم کو

گر ملے ارضِ مدینہ تو کریں کیا جنت
رشک صد خلد ہے طیبہ کا گلستاں ہم کو

دشمنوں نے کیا حیران ہمیں شاہ رسل
آس ہے آپ کی اے رحمت رحماں ہم کو

مدحتِ سرورِ عالم سے نہ کیوں رکھیں لگن
راحتِ قلب و جگر کا ہے یہ ساماں ہم کو

تابِ نظّارۂ سرکار نہیں کچھ ہم میں
کیسے کہہ دیں کہ دکھا جلوۂ جاناں ہم کو

قبر میں ان کی تجلی سے اجالا ہوگا
یہ صدا دیتی ہے ہر گورِ مسلماں ہم کو

شکر جتنا بھی کریں رب کا مشاہدؔ کم ہے
ہاں! وہی جس نے بنایا ہے ثنا خواں ہم کو

☆......☆......☆

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو

منقبت در شانِ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ

از: ڈاکٹر شکیل الرحمٰن اعظمی، گھوسی

(حرفِ ثنا، برکات اکیڈمی، گھوسی، ۲۰۱۰ء، ص ۴۹/ ۵۰)

للہ الحمد ملی دولتِ ایماں ہم کو
شکرِ مولا کہ بنایا ہے مسلماں ہم کو

شادماں ہیں کہ ملا کیف کا ساماں ہم کو
یعنی اللہ نے بخشا دلِ سوزاں ہم کو

ہوگئی امجدی دربار سے نسبت حاصل
کر نہیں کرسکتا ہوئی فتنہ ہراساں ہم کو

اور کیا ہوگا بھلا کشتۂ ہجراں کا علاج
اک جھلک اپنی دکھا دے رخِ تاباں ہم کو

جب بھی چاہیں گے بدل دیں گے حوادث کا مزاج
چھیڑنا تو نہ کبھی گردشِ دوراں ہم کو

اُن کی یاد اُن کا خیال اُن کا تصور ہر دم
قصل سے کم نہیں یہ ساعتِ ہجراں ہم کو

فیض اللہ کے ولیوں کا جو ہوگا حاصل
راہِ حق سے نہ ہٹا پائے گا شیطاں ہم کو

لے کے جب نامِ خدا اپنا بڑھاتے ہیں قدم
راہ دشوار بھی ہوجاتی ہے آساں ہم کو

تیرے دربار میں آئے ہیں، سوالی بن کر
ہو عطا بہرِ خدا بادۂ عرفاں ہم کو

حُسنِ کردار کے جلووں کی کریں عکاسی
اپنا آئینہ بنا اے مہِ تاباں ہم کو

اپنی قسمت کی بلندی پہ نہ کیوں ناز کریں
بوالعلا نے کیا وابستۂ داماں ہم کو

پھیر لی تو نے اگر چشمِ عنایت اپنی
مل نہ پائے گا کبھی درد کا درماں ہم کو

داغ یہ سارے گناہوں کے مٹادے گا شکیلؔ
دے گا پیغام طرب دیدۂ گریاں ہم کو

☆......☆......☆

زہے عزوے واعتلائے محمد ﷺ

از: مجاہدِ دوراں حضرت مولانا سید مظفر حسین کچھوچھوی

(نوائے سادات، کچھوچھہ شریف، ص ۲۱)

عبادت خدا اور سکھائے محمد ﷺ
کلامِ خدا اور سنائے محمد ﷺ

یہ طُرفہ تو دیکھو کہ عرشِ معلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ

ہے تاجِ زمیں عرشِ اعظم کے سر پر
کہ ہے عرش بھی زیرِ پائے محمد ﷺ

اس امت کے عصیاں کا کیا حال کہیے
لکھائے خدا اور مٹائے محمد ﷺ

بہشت اور دوزخ میں ہے فرق اتنا
کہ جائے محمد نہ جائے محمد ﷺ

شریعت بتادے ہے کیا راز اس میں
کلامِ خدا اور ثنائے محمد ﷺ

مظفرؔ خدا کا وہی جلوہ دیکھے
جو ہے از دل و جاں فدائے محمد ﷺ

☆......☆......☆

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ

عطا ابن یار علوی، مالیگاؤں

یہ کیا مجھ پہ کم ہے عطائے محمد ﷺ
میں کرتا ہوں پیہم ثنائے محمد ﷺ

چمک چاند تاروں میں یوں ہی نہیں ہے
انھیں مل گئی ہے ضیائے محمد ﷺ

انھیں دیکھ کر حشر میں شور ہوگا
وہ آئے محمد ﷺ وہ آئے محمد ﷺ

جو راضی نبی ہوں تو راضی خدا ہو
رضائے خدا ہے رضائے محمد ﷺ

کسی آسرے کی ضرورت اسے کیا؟
جسے مل گیا آسرائے محمد ﷺ

خدا میری امت کو تو بخش دینا
یہی روز و شب ہے دعائے محمد ﷺ

عطاؔ وہ کبھی راہِ حق سے نہ بھٹکے
جسے یاد ہے درسہائے محمد ﷺ

☆......☆......☆

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ

از: جناب بیکل اُتساہی صاحب

(کلیاتِ بیکل، فرید بک ڈپو، دہلی ص ۲۰۵)

ہے بخشش کی زینت عبائے محمد ﷺ
ہے رحمت ہی رحمت ردائے محمد ﷺ

الٰہی تری رحمتوں کا پھریرا
قیامت میں ہوگا لوائے محمد ﷺ

سرِ حشر وہ رہنمائی کرے گا
جسے مل گیا نقشِ پائے محمد ﷺ

وہ قبلہ کا رخ مڑ گیا سب نے دیکھا
پسند آئی رب کو ادائے محمد ﷺ

بوقتِ نزع دل میں ذکرِ الٰہی
زباں پر ہو میری ثنائے محمد ﷺ

مجھے فخر ہے چوٹ لے کر زمانہ
میں بیکلؔ ہوں بیکل گدائے محمد ﷺ

☆......☆......☆

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ

از: مولانا شبیر احمد پورنوی

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، فروری مارچ 1985ء، ص ۱۴۶)

رضائے خدا ہے رضائے محمد ﷺ
ہیں جبریل بھی تو گدائے محمد ﷺ

ہے ٹھوکر میں اس کی زمانے کی دولت
حقیقت میں ہے جو گدائے محمد ﷺ

قیامت کا کھٹکا نہ خوفِ جہنم
مرے دل میں جب سے سمائے محمد ﷺ

نہیں خوف اب قبر کی تیرگی کا
منور ہے دل میں ضیائے محمد ﷺ

وہ عقبیٰ کی نعمت یہ دنیا کی دولت
نہیں چاہیے کچھ سوائے محمد ﷺ

پہنچنے سے قاصر ہیں جبریل جس جا
وہاں ہو کے بھی لوٹ آئے محمد ﷺ

پہنچ جائیں جنت میں اہلِ معاصی
جو حرکت میں آئے دعائے محمد ﷺ

ہے مدت سے دل میں یہی اک تمنّا
برائے زیارت بلائے محمد ﷺ

مقدر کرے یاوری گر یقیناً
تو پہنچے یہ نغمہ سرائے محمد ﷺ

رہے حشر تک سر پہ قائم و دائم
عطائے محمد ﷺ ردائے محمد ﷺ

ہے شبیرؔ دل میں یہی اک تمنّا
کروں رات دن بس ثنائے محمد ﷺ

☆......☆......☆

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ

از: محمد حسین فضا عزیزی، افتخار آباد، کان پور

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، اپریل ۱۹۸۲ء، ص ۳۸)

لبوں پر ہے میرے ثنائے محمد ﷺ
متاعِ دل و جاں فدائے محمد ﷺ

مرا دل ہے کرتا ثنائے محمد ﷺ
ہے جاں میری ساری فدائے محمد ﷺ

اُنھیں کے لیے تو خدا نے کہا کُن
یہ عالم ہے سارا عطائے محمد ﷺ

یہاں بھی محمد ﷺ وہاں بھی محمد ﷺ
کہ مرقد میں بھی سب کے آئے محمد ﷺ

گواہی نبی کی ہے بے جان نے دی
کہ کنکر سے کلمہ پڑھائے محمد ﷺ

وہ معراج کی شب کھُلے راز سارے
وہ عالم ہوئے زیرِ پائے محمد ﷺ

سرِ حشر دیکھو یہ شانِ حبیبی
سزا دے خدا اور بچائے محمد ﷺ

مدد کے لیے تم پکارو نبی کو
کہ گرتے ہوؤں کو اٹھائے محمد ﷺ

منافق نہ مانے یہ اُس کی سمجھ ہے
درختوں سے کلمہ پڑھائے محمد ﷺ

جدھر دیکھیے ہیں محمد ﷺ کے جلوے
جمالِ خدا بن کے آئے محمد ﷺ

چمکتے ہیں جو ماہ و خورشید بن کر
وہ دراصل ہیں نقشِ پائے محمد ﷺ

وجودِ محمد ﷺ ہے رحمت سراپا
گلے دشمنوں کو لگائے محمد ﷺ

غلامِ محمد ﷺ کا رتبہ نہ پوچھو
دو عالم کا سلطاں گدائے محمد ﷺ

بیاں مجھ سے کیا ہوگی توصیفِ احمد
خدا خود ہے مدحِ سرائے محمد ﷺ

جھکانا جبینِ عقیدت وہیں پر
جہاں بھی ملیں نقشِ پائے محمد ﷺ

درود اُن پہ ہر دم فضاؔ پڑھتے رہنا
اگر چاہتے ہو رضائے محمد ﷺ

☆......☆......☆

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ

از: ممتاز نادرؔ، دھولیہ، مہاراشٹر، انڈیا (متاعِ نادر، ۲۰۰۹ء، ص ۹۶)

بیاں کس سے ہوگی ثنائے محمد ﷺ
خدا کی رضا ہے رضائے محمد ﷺ

ہر اک سمت دنیا میں ہلچل مچا دی
جو فاراں سے گونجی صدائے محمد ﷺ

کہاں سے چمک چاند تاروں میں آئی
خدا کی قسم ہے ضیائے محمد ﷺ

کھلے اس پر اسرار کون و مکاں کے
پڑھے جس نے بھی درس ہائے محمد ﷺ

خدا میری امت پہ لطف و کرم ہو
شب و روز تھی یہ دعائے محمد ﷺ

ذرا کوئی اہلِ صفا سے یہ پوچھے
خدا دوست ہے آشنائے محمد ﷺ

وہی مستحق خلد کا ہوگا نادرؔ
ملے گا جسے آسرائے محمد ﷺ

☆......☆......☆

”زہے عزت واعتلائے محمد ﷺ“

از: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی (لمعاتِ بخشش ص 74)

ناچیز کی دسویں جماعت میں یہ پہلی نعت امام احمد رضا بریلوی کی زمین میں لکھی تھی

ہے بہتر وظیفہ ثنائے محمد ﷺ
خدا خود ہے مدحت سرائے محمد ﷺ

اُسی کی نگاہوں میں تاثیر ہوگی
ہوئی جس کو حاصل لقائے محمد ﷺ

اُجالا جو پھیلا ہوا ہے جہاں میں
ہے منّت کشِ خاکِ پائے محمد ﷺ

فرشتے ادب سے وہاں آرہے ہیں
جہاں ہورہی ہے ثنائے محمد ﷺ

ہیں جتنے بھی، حقدارِ جنت یہی ہیں
گدائے محمد ﷺ، فدائے محمد ﷺ

محمد ﷺ نہ ہوتے تو ہوتے نہ عالم
زمین و زماں ہیں عطائے محمد ﷺ

جو اُن کا ہوا ہوگیا وہ خدا کا
خدا کی رضا ہے، رضائے محمد ﷺ

دیا اِذن کعبہ کو قبلہ بنالیں
رضائے خدا ہے رضائے محمد ﷺ

حبیبِ خدا باعثِ کُن فکاں ہیں
نہیں کوئی ایسا سوائے محمد ﷺ

گنہ گارو! محشر کی گرمی کا ڈر کیا
ہیں کوثر پہ تشریف لائے محمد ﷺ

صدائے دلی اور وِردِ زباں ہو
ہمیشہ درود و ثنائے محمد ﷺ

ہے مجھ پر کرم مُرشدِ باصفا کا
ہے بالواسطہ یہ عطائے محمد ﷺ

رضا کے کرم سے بنی نعتِ اوّل
جو اوّل رقم کی ثنائے محمد ﷺ

مُشاہدؔ یہ آنکھیں ہیں کس کام کی پھر
نہ دیکھے اگر جلوہ ہائے محمد ﷺ

☆......☆......☆

میں نیاز مند حضور ہوں، میں اسیر زلف جہاں نہیں

از: مولانا غلام محمد ترنم

(تذکرۂ علمائے امرتسر، حکیم موسیٰ امرتسری، والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۳۲)

میں نیاز مند حضور ہوں، میں اسیر زلف جہاں نہیں
مجھے نام پاک سے ہے غرض کوئی فکر سود و زیاں نہیں

جو خدا کا خاص حبیب ہو جو خدا کے عین قریب ہو
کرے وصف اس کے بشر بیاں یہ مجال و تاب و تواں نہیں

جو حریق سوز رسول ہے وہی ذات حق کو قبول ہے
یہ ہے اک حقیقت مستقل کوئی اس میں وہم و گماں نہیں

سر حشر ہوں گی شفاعتیں، کہیں بخششیں کہیں رحمتیں
تیرا وعدہ وعدہ خاص ہے مجھے خوف سوزش جاں نہیں

یہ چمن یہ پھول یہ نکہتیں یہ بار نو کی لطافتیں
جو ظہور نور نبی نہ ہو تو یہ رنگتیں بھی یاں نہیں

ہیں نفس نفس میں صعوبتیں ہیں نظر نظر میں اذیتیں
جو تیرا کرم نہ شریک ہو غم زندگی سے اماں نہیں

ابھی اے ترنم ناتواں کہیں کیف و نور نہیں یہاں
ابھی میری بزم حیات میں کہیں ساز نغمہ بجاں نہیں

☆......☆......☆

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

یہ عطائے عشق حضور ہے کہ غموں کا کوئی نشاں نہیں
ہیں اسی کرم کی عنایتیں نہیں اس کرم کا بیاں نہیں

میری حاضری کسی طور ہو جو یہاں نہیں
کہیں اور ہو وہ مکین ہر دو جہان ہے کہاں اس نبی کا مکاں نہیں

تیرا نور ہے سر آسماں تیرا رنگ ہے در بوستاں
نہیں کن کے دائرے میں کہیں جہاں پر تمہارا سماں نہیں

تیرے اختیار کی وسعتیں تیری شان پاک کی رفعتیں
نہ کھلیں بشر کے خیال پر نہیں قدسیوں کو گماں نہیں

وہ بشیر ہیں وہ نذیر ہیں وہ سراج ہیں وہ منیر ہیں
وہ گواہ ہیں تو ہوں ہر جگہ وہ حضور ہیں تو کہاں نہیں

تیرا ذکر دل کا قرار ہے تیرا نام روح کا مدار ہے
تیرے عشق میں نہیں تشنگی تیرے ہجر میں بھی فغاں نہیں

یہی مدتوں سے تھی آرزو تیری مدح ہو تیرے روبر
وکھا دل نے ایسی جگہ نہیں کہ حبیب میرا جہاں نہیں

تیرے حسن کی وہ ملاحتیں کہ نثار خلد کی راحتیں
تیرے سامنے ہوں کہیں رہوں تو زمین کیا یہ جناں نہیں

تیرے دم سے ہر شے وجود ہے میرے آقا تجھ پہ درود ہے
تیری دید کا ہو جنون اگر کسی چیز میں تو نہاں نہیں

میری پشت پر میرا غوث ہے میرے سر پہ دست حبیب ہے
نہیں ان کا جامی بے آسرا ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

☆......☆......☆

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

حسان العصر سید آلِ رسول حسنین نظمی مارہروی

(قافیے میں معمولی تبدیلی کے ساتھ)

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص ذری نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ بجھی نہیں

مرے حال سے وہ ہیں باخبر کوئی بات ان سے چھپی نہیں
مجھے اور نار کا خوف ہو،نہیں جی نہیں،نہیں جی نہیں

وہ نظر ہے کیسی نظر کہ جو رخِ مصطفیٰ پہ جمی نہیں
وہ زبان کیسی زبان ہے کہ جو وقف ذکرِ نبی نہیں

وہی رمز کل، وہی راز کل،وہی سرِّ کل وہی نورِ کل
وہی جانِ کُل وہی شانِ کل کہ حبیب ان سا کوئی نہیں

ہیں وہی خلیل کی التجا، ہیں وہی کلیم کا مدعا
ہیں وہی مسیح کا معجزہ، یہ صفت کسی کو ملی نہیں

جو خدا نے رتبہ انھیں دیا کسی اور کو نہیں مل سکا
کسی اور نے یہ نہیں کہا مرے بعد کوئی نبی نہیں

ہیں وہی امین کلامِ رب، ہے انھیں کی مِلک میں سب کا سب
وہی کائنات کا ہیں سبب، جو وہی نہ ہوں تو یہی نہیں

وہی ہیں محمد مصطفیٰ جنھیں رب نے اپنے لیے چنا
وہ کمالِ حسن عطا کیا کہ کہیں بھی کوئی کجی نہیں

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ کوئی آیا ان سا نبی نہیں

انھیں رب نے علم عطا کیا،انھیں شاہ صدق وصفا کیا
انھیں بحر جود وسخا کیا،کوئی شے اٹھا کے رکھی نہیں

وہ حبیب ربِّ عُلا ہوئے وہ شفیع روز جزا ہوئے
وہ عمیم جود وعطا ہوئے،کوئی خوبی ان سے بچی نہیں

دیئے ان کی مِلک میں دو جہاں، کیا ان کو سرور سروراں
انھیں علم کون ومکاں دیا کہ عطائے رب میں کمی نہیں

وہی تاجدار حرم ہوئے وہی غم گسار عجم ہوئے
وہی رہ نمائے امم ہوئے کہ مثالِ مصطفوی نہیں

وہ جو دشمنوں کو پناہ دیں وہ جو ظالموں کو دعائیں دیں
جو بغیر مانگے عطا کریں،کوئی ان کے مثل سخی نہیں

یہ کرم ہے رب کا حبیب پر، کیا ان کا ذکر عزیز تر
جو نہ بھیجیں ان پہ درود ہم تو ادا نماز ہوئی نہیں

کبھی ان کو دیکھا جو خواب میں، ہوا گم انھیں کی جناب میں
میں بتاؤں کیسے کہ کیا ہوا،نظر ان کے رخ پہ جمی نہیں

کیا ذکر مالک واین وآں، پڑھی نعت سرور دو جہاں
یہی کہہ رہے ہیں سبھی یہاں کہ ہماری پیاس بجھی نہیں

یہ وہ پیاس ہے جو بجھے نہیں یہ وہ ذکر ہے جو رکے نہیں
یہ ہے عشق احمد مجتبیٰ کہ اتار اس کا کوئی نہیں

انھیں میں نے اپنا بنالیا، انھیں اپنے دل میں بٹھالیا
کسی اور سے مجھے کیا غرض، مرے پاس کوئی کمی نہیں
یہ رضا کی روح کا فیض ہے کہ قلم کو میرے زباں ملی
سبھی کہہ رہے ہیں یہ برملا کہ ہماری پیاس بجھی نہیں
انھیں اپنا جیسا بشر کہا، بڑا بھائی جیسا بنا دیا
بڑا بدگمان ہے نجدیا کوئی اس سے بڑھ کے شقی نہیں
ہے غلام نظمی حضور کا ہوا کیوں اسیر غم و بلا
مری آنکھ آپ کو چھوڑ کر کسی اور پر تو جمی نہیں

☆......☆......☆

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

از: مولانا غلام محمد ترنم علیہ الرحمہ (ولادت ۱۹۰۰ء، وفات ۱۹۵۹ء)

(تذکرۂ علمائے امرتسر، حکیم موسیٰ امرتسری، والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۳۲)

وہ جدھر جلوہ بار پھرتے ہیں
لوگ دیوانہ وار پھرتے ہیں
بزم انجم میں، محفل گل میں
آپ ہی کے شکار پھرتے ہیں
کس کی قسمت میں ہے مے عرفاں
پینے والے ہزار پھرتے ہیں
یاد آتا ہے التفات رسول
دن جو بے اختیار پھرتے ہیں

تیرے فردوس کی مہک کے لیے
پاسبان بہار پھرتے ہیں
ہر طرف ہے ہجوم سرمستاں
ہر طرف جاں نثار پھرتے ہیں
اے ترنم جہاں ہے پنبہ بہ گوش
کب سے ہم نغمہ بار پھرتے ہیں

☆......☆......☆

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

از: محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی سید کچھوچھوی علیہ الرحمہ

(فرش پر عرش، رضوی کتاب گھر، دہلی، ص ۹۹)

جانب مرغ زار پھرتے ہیں
دن ترے اے ہزار پھرتے ہیں
جب وہ جانِ بہار پھرتے ہیں
گرد خود لالہ زار پھرتے ہیں
ان کی انگلی کے اک اشارے پر
دَورِ لیل و نہار پھرتے ہیں
ان کے دیوانے ہیں فرشتہ کار
کیسا گردِ مزار پھرتے ہیں
لاکھوں آتے ہیں در پہ رنجیدہ
خوش ہزاروں ہزار پھرتے ہیں
دیکھیں دن ہجرِ یار کے کس دن
میرے پروردگار، پھرتے ہیں

آج سیدؔ کہیں کے نظّارے
آنکھ میں بار بار پھرتے ہیں

☆......☆......☆

وہ سوے لالہ زار پھرتے ہیں

از: صاحب زادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی

(ذوقِ ثنا: ص: ۴۱/ ۴۲)

وہ جدھر باوقار پھرتے ہیں
دور کرتے غبار پھرتے ہیں

لطف دیکھو خزاں کے موسم میں
مثلِ ابرِ بہار پھرتے ہیں

جو بھی ہوتے ہیں ان کے منگتوں میں
بن کے وہ تاج دار پھرتے ہیں

اُن کے عاشق تو نام پر ان کے
کر کے سب کچھ نثار پھرتے ہیں

دور رہتے ہیں آپ سے جو بھی
زندگی بھر وہ خوار پھرتے ہیں

چھن ہی جاتا ہے پھر سکوں ان سے
غمزدہ ، بے قرار پھرتے ہیں

رنگ سب سے جدا ترا واحدؔ
گرچہ شاعر ہزار پھرتے ہیں

☆......☆......☆

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا

از: مولانا غلام محمد ترنمؔ علیہ الرحمہ (ولادت ۱۹۰۰ء، وفات ۱۹۵۹ء)

(تذکرۂ علماے امرتسر، حکیم موسیٰ امرتسری، والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۳۰)

کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا
محدود اگر ذوقِ تماشا ہے ہمارا

جلووں سے تہی کعبۂ دل ہو نہیں سکتا
اک شمعِ حرم داغِ تمنّا ہے ہمارا

ہے اپنا جنوں راہ بر و راہ نورداں
جو مظہرِ دانش ہو وہ سودا ہے ہمارا

بخشش کی طلبگار ہیں شرمندہ نگاہیں
اس رحمتِ عالم سے تقاضا ہے ہمارا

بدلے ہوئے حالات میں بھی دل نہیں بدلا
ہر گام پہ رخ جانبِ قبلہ ہے ہمارا

مشہور ہے یہ ہم بھی ہیں دیوانۂ احمد
ہر محفلِ آشفتہ میں چرچا ہے ہمارا

ہم عاشق انوارِ محمد ہیں ازل سے
اب سامنا اے برقِ تجلا ہے ہمارا

کچھ اور سکوں خیز نگاہوں کا نظارا
بے تاب ابھی تک دلِ شیدا ہے ہمارا

پیغامِ محمد سے یہ ظاہر ہے ترنم
دنیا بھی ہماری ہے تو عقبیٰ بھی ہمارا

☆......☆......☆

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا

از: راجا رشید محمودؔ، لاہور

(ماہ نامہ نور الحبیب، بصیر پور شریف، جون ۲۰۱۱ء ص ۷۹)

اذکارِ پیمبر میں جو جینا ہے ہمارا
یہ فن، یہ ہنر ہے، یہ قرینہ ہے ہمارا

جس ماہ میں سرکار کا مولود ہوا تھا
بس، سال میں وہ ایک مہینہ ہے ہمارا

تسبیح کیے جائیں گے ہم اسمِ نبی کی
معمورِ عقیدت سے جو سینہ ہے ہمارا

ہجرت کے سمے رب نے پیمبر سے کہا تھا
مکّہ تھا تمہارا تو مدینہ ہے ہمارا

جس دن سے بسایا ہے یہاں صلِ علیٰ کو
اس روز سے یہ قلب مدینہ ہے ہمارا

لائیں گے اسے سامنے میزاں کے فرشتے
الفت کا جو سینے میں دفینہ ہے ہمارا

محمودؔ جو ہے حبِ نبی کا اس کا سٹیئرنگ
منجدھار میں محفوظ سفینہ ہے ہمارا

☆......☆......☆

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

از: مولانا غلام محمد ترنمؔ علیہ الرحمہ (ولادت ۱۹۰۰ء، وفات ۱۹۵۹ء)

(تذکرۂ علماے امرتسر، حکیم موسیٰ امرتسری، والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۳۳/ ۲۳۴)

حضرت نے نقشِ وحدت دل پر بٹھا دیئے ہیں
ذہنوں سے غفلتوں کے پردے ہٹا دیئے ہیں

جچتے نہیں نظر میں نقش و نگارِ عالم
روئے نبی نے ایسے جلوے بسا دیئے ہیں

قلبِ رسول میں تھا امت کا غم یہاں تک
آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے بہا دیئے ہیں

ہے یہ بھی فیض بخشی حبِ حبیبِ حق کی
داغِ گناہ دل سے سارے مٹا دیئے ہیں

اللہ کی اطاعت ایمان ہے ہمارا
حضرت نے ایسے نغمے ہم کو سنا دیئے ہیں

بیداریِ جہاں کا ایسا سبق دیا ہے
مدت سے سونے والے انساں جگا دیئے ہیں

اب دل میں ہیں ترنمؔ یادِ نبی کے جلوے
غم اپنی زندگی کے ہم نے بھلا دیئے ہیں

☆......☆......☆

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھِلا دیئے ہیں

از: عبدالعزیز انجمؔ (ماہ نامہ استقامت، کان پور، اپریل ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۰)

رحمت نے اُن کی غم کے قصّے بھُلا دیئے ہیں
رنج و الم کے نقشے دل سے بھُلا دیئے ہیں

جب دستِ رحمت اُن کا دینے پر آ گیا ہے
لاکھوں فقیر و بے کس حاکم بنا دیئے ہیں

میرے نبی نے جس کو چاہا نواز ڈالا
دنیا و آخرت میں رتبے بڑھا دیئے ہیں

آقا نے پتھروں کو گویائی بخش ڈالی
آقا نے انگلیوں سے چشمے بہا دیئے ہیں

چشمِ کرم نبی کی جس سمت اٹھ گئی ہے
رحمت برس گئی ہے گلشن سجا دیئے ہیں

نعتِ نبی سُنا کر محفل میں تم نے انجمؔ
عشقِ نبی کے ہر سُو غنچے کھِلا دیئے ہیں

☆......☆......☆

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم

از: مولانا غلام محمد ترنمؔ علیہ الرحمہ (ولادت ۱۹۰۰ء، وفات ۱۹۵۹ء)
(تذکرۂ علمائے امرتسر، حکیم موسیٰ امرتسری، والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۳۴)

مرے دل میں ہزاروں جلوے ہیں، مجھے تابشِ رخ کی ضیا کی قسم
میں ہوں بندۂ شاہدِ ارض وسما، مجھے شاہدِ ارض وسما کی قسم

مرے سر پہ ہے سایۂ لطف وکرم، مجھے پُرسشِ عصیاں سے کیا غم
مجھے فکر نہیں ہے جہنم کی، تری بخشش وجود وسخا کی قسم

مجھے بزمِ جہاں سے کام نہیں، کہ مذاقِ طلب مرا خام نہیں
جہاں ذکرِ محمد ہوتا ہے، مری بزم وہی ہے خدا کی قسم

مجھے زیست کی راہ گزاروں پر، ہر لحظہ ہے چلنا شام وسحر
کوئی فکر مقام وقیام نہی، مجھے گردشِ صبح ومسا کی قسم

ہنس ہنس کے ملے ہیں دشمن سے، ہر جابر وظالم و پُرفن سے
نہیں دیکھا کسی میں یہ استغنا، مجھے شیوۂ صبر ورضا کی قسم

ترا عشق ہی میرا حاصل ہے، ترا عشق ہی میری منزل ہے
ترے در سے کبھی نہ اٹھوں گا میں، مجھے اپنی ہی روحِ وفا کی قسم

مرے دل میں وہ نغمے پنہاں ہیں، مرے دل میں وہ جذبے خنداں ہیں
کہ جہانِ ترنم رقصاں ہے، اسی بربطِ نغمہ سرا کی قسم

☆......☆......☆

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے

از: مولانا غلام محمد ترنّم علیہ الرحمہ (ولادت ۱۹۰۰ء، وفات ۱۹۵۹ء)

(تذکرۂ علماے امرتسر، حکیم موسیٰ امرتسری، والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۳۷/۲۳۸)

کیا کہے گا دلِ ناداں تجھے سودا کیا ہے
وہ اگر پوچھ لیں تجھ سے کہ تمنّا کیا ہے

کون اندازہ کرے وسعتِ نظارا کا
مری بے تاب نظر نے ابھی دیکھا کیا ہے

دل کشی پھولوں میں تاروں میں بہاروں میں نہیں
ماسوا آپ کے اس دہر میں اچھا کیا ہے

آسمانوں سے اترتے ہیں فرشتے رقصاں
روح کے ساز میں آخر کوئی نغمہ کیا ہے

آپ کے غم کو خدا دل میں سلامت رکھّے
آپ کا غم ہو تو اندیشۂ دنیا کیا ہے

کچھ نہیں جانتے ہم تیری طلب میں گم ہیں
حشر امروز ہے کیا محشرِ فردا کیا ہے

نہ تصور میں یہ قدرت نہ تخیل میں یہ تاب
کیا کہیں چہرۂ پُرنور کا نقشہ کیا ہے

اک ترنّم ہی نہیں جلوۂ حیرت کا اسیر
ہر کوئی سوچ رہا ہے ترا جلوہ کیا ہے

☆......☆......☆

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے

از: راجا رشید محمودؔ، لاہور

سانس کی آمد و شد عطرِ شمامہ کیا ہے
گلبُنِ جاں میں مدینے کی یہ پُروا کیا ہے

کیا کہوں، خاکِ عرب سے مرا رشتہ کیا ہے
کس کو بتلاؤں کہ مفہومِ تمنّا کیا ہے

خواب میں جس کو ہو اک بار زیارت ان کی
دنیا کیا چیز ہے اُس کے لیے، عقبیٰ کیا ہے

گرد بیٹھی ہے غمِ ہجرِ نبی کی دل پر
نقشِ غم چہرۂ احساس پہ اُبھرا کیا ہے

پردہ در خود ہی پسِ پردۂ حیرت نکلا
میری آنکھوں کا ہی پردہ ہے یہ پردہ کیا ہے

سالہا سال سے محرومِ زیارت ہے کوئی
بے کسی ہائے تمنّا کا یہ نقشہ کیا ہے

خواہشِ دیدِ مدینہ نے نہ پائی منزل
مجھ سے پوچھو کہ مرا درد سے رشتہ کیا ہے

دوستو! دہر کے ٹھکرائے ہوؤں کا آخر
ارضِ طیبہ کے سوا اور ٹھکانا کیا ہے

مجھ کو خالق نے عطا کی ہے محبت ان کی
میں جھکا سوے مدینہ تو کسی کا کیا ہے

چشمِ عبرت بھی نگوں سار ہے شرمندہ ہے
امّتی احمدِ مختار کا کیا تھا ، کیا ہے
معصیت کوش اداؤں کو تو دیکھو محمودؔ
لبِ اخلاص پہ الفت کا یہ دعویٰ کیا ہے

☆......☆......☆

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے

از: مولانا محمد ادریس رضوی، جامع مسجد کلیان، انڈیا

(وسیلۂ بخشش، غوث الوریٰ اکیڈمی، کلیان، ۲۰۱۱ء، ص ۶۶)

عشق کے درد کو سینے سے مٹانا کیا ہے
درد کی جا پہ مسرت کو بٹھانا کیا ہے
تیری عظمت کے سوا اور پہ مرنا کیا ہے
پی کے الفت کا نشہ ہوش میں آنا کیا ہے
اپنے عاشق کے لیے پھر سے اٹھا دے پردہ
مدعا دل کا جو نکلے تو تڑپنا کیا ہے
عقل ناقص ہے مری تجھ کو سمجھنے کے لیے
عقلِ ناقص سے بھلا تجھ کو سمجھنا کیا ہے
آب و گل سے جو بنایا ہے مرے پتلے کو
مٹی پانی سے گناہوں کا یہ ہونا کیا ہے
میرے قالب میں چھپا حکم ہے نادر تیرا
غیر کی یاد کا اب دل میں سمانا کیا ہے

شرق سے غرب تلک عشق کا چرچا کر دوں
تری توفیق ملے مجھ کو تو ہٹنا کیا ہے
شور برپا ہے مرے دل میں کہ تو ہے کیسا
اک ذرا پردہ تو سرکا دے تو کہنا کیا ہے
شورِ فریاد و فغاں زیب نہیں بندے کو
پی کے اک گھونٹ بشر تیرا یہ بکنا کیا ہے
تیری منزل تو ابھی دور ہے تجھ سے رضویؔ
پھر ترا مارے خوشی کے یہ اچھلنا کیا ہے

☆......☆......☆

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے

از: مولانا محمد ادریس رضوی، جامع مسجد کلیان، انڈیا

(وسیلۂ بخشش، غوث الوریٰ اکیڈمی، کلیان، ۲۰۱۱ء، ص ۶۷)

دردِ دل پر یہ ترا رونا رلانا کیا ہے
راہِ الفت میں قدم رکھ کے ہٹانا کیا ہے
سیم و زر لعل و گہر کی ہے حقیت کتنی
ان کو پانے کے لیے جان گھلانا کیا ہے
اپنے عشاق کی قاتل ہے یہ ظالم دنیا
ایسی دنیا کے لیے جان گنوانا کیا ہے
عشق کی آگ ذرا اور بھڑک جا دل میں
تیری لذت کے نشے کا تو ٹھکانا کیا ہے

جان و دل ہوش و خرد سب پہ ہے قبضہ تیرا
اب مرے دل میں کسی غیر کا آنا کیا ہے

ہے مرے دل کی تمنا کہ میں تجھ کو دیکھوں
اے مرے یار بتا تیرا ارادہ کیا ہے

اہلِ دل اہلِ نظر ہوش و خرد کھو بیٹھے
تجھ کو دیکھے یہ مرے دل کا تقاضا کیا ہے

میرے دل میں ہے چمک تیری اجالا تیرا
اس خزانے سے بڑا اور خزانہ کیا ہے

میں ترے در پہ مروں نام ترا ہی لے کر
آنکھوں میں اس کے سوا خواب سہانا کیا ہے

تجھ سے کہنے کو تو ہیں باتیں ہزاروں لیکن
تو جو دل میں ہے مرے تجھ کو سنانا کیا ہے

چاند سورج کی طرح چمکے دلِ رضویؔ بھی
دل ک اب اس کے سوا تجھ کو سنانا کیا ہے

☆......☆......☆

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے

(قافیے میں معمولی ترمیم کے ساتھ)

از: تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا قادری برکاتی ازہری میاں دام ظلہ

میری میت پہ یہ احباب کا ماتم کیا ہے
شور کیسا ہے یہ اور زاریٔ پیہم کیا ہے

وائے حسرت دمِ آخر بھی نہ آ کر پوچھا
مدعا کچھ تو بتا دیدۂ پرنم کیا ہے

کچھ بگڑتا تو نہیں موت سے اپنی یارو
ہم صفیرانِ گلستاں نہ رہے ہم کیا ہے

ان خیالات میں گم تھا کہ جھنجھوڑا مجھ کو
ایک انجانی سی آواز نے اک دم کیا ہے

کون ہوتا ہے مصیبت میں شریک و ہمدم
ہوش میں آ یہ نشہ سا تجھے ہر دم کیا ہے

کیف و مستی میں یہ مدہوش زمانے والے
خاک جانیں غم و آلام کا عالم کیا ہے

ان سے اُمید وفا ہائے تری نادانی
کیا خبر ان کو یہ کردارِ معظم کیا ہے

وہ جو ہیں ہم سے گریزاں تو بلا سے اپنی
جب یہی طورِ جہاں ہے تو بھلا غم کیا ہے

میٹھی باتوں پہ نہ جا اہل جہاں کی اخترؔ
عقل کو کام میں لا غفلت پیہم کیا ہے

☆......☆......☆

”کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے“

از: ناچیز ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی (10 مارچ 2013ء بروز اتوار)

نالۂ درد سے یوں حشر اُٹھانا کیا ہے
دوستو! اس طرح کرنا یہ تماشہ کیا ہے

کیوں ہے بے چینی کا یہ زور، تڑپنا کیا ہے
اے خطا کارو! یہ رونا، یہ بلکنا کیا ہے

جب کہ سرکارِ دوعالم ہیں شفیعِ اعظم
عید ہے روزِ جزا، خوف کیا کھٹکا کیا ہے

شربتِ دید سے بجھ جائے گی تشنہ قلبی
تجھ کو تاریکیِ مرقد کا یہ صدمہ کیا ہے

اُس کا رتبہ ہے بڑا اعلیٰ کوئی کیا سمجھے
عشقِ سرکار کی رفعت کا ٹھکانا کیا ہے

میں مروں ارضِ مدینہ میں بقیع ہو مدفن
شاہِ کونین! مرے دل کا تقاضا کیا ہے

فیض ہے کلکِ رضاؔ کا اے مُشاہدؔ رضوی
نعت لکھنے کا ولے تجھ کو قرینہ کیا ہے

☆......☆......☆

اے مشاہدؔ ترے اشعار میں ہے رنگِ رضا
بلبلِ باغِ رضا خاں ترا کہنا کیا ہے
ابو المیزاب اویس قادری (کراچی)

عکس اشعارِ رضا تیرے سخن میں پنہاں
اے مُشاہدؔ ترے اشعار کا کہنا کیا ہے
(مولانا ذوالفقار علی رضوی، ناندیڑ)

☆......☆......☆

آنکھیں رو رو کے سجانے والے

حسان العصر سید آلِ رسول حسنین نظمی مارہروی علیہ الرحمہ

قبر میں جلوہ دکھانے والے
جنتی ہم کو بنانے والے

ہاں یہی ہیں وہ مسیحا اعجاز
قلب مردہ کو جِلا نے والے

عرش پہ کون بلانے والا
اور کیا خوب ہیں جانے والے

چوم لوں ، آ ترے قدموں کو میں
ارے او طیبہ سے آنے والے

ہمیں محرومی کا احساس ہو کیوں
مصطفیٰ ہیں جو کھلانے والے

ہم بھی طیبہ کی گلی دیکھیں گے
جب بلائیں گے بلانے والے

ہم تو پڑھتے ہیں کھڑے ہو کے سلام
بیٹھے جلتے رہیں تھانے والے

رند کے سر سے نشہ کیا اترے
غوث اعظم ہیں پلانے والے

نظمی تم پر تو ہے آقا کا کرم
کیا ستائیں گے زمانے والے

غُل مچا، عاشقو آؤ آؤ
نظمی ہیں نعت سنا نے والے

☆......☆......☆

آنکھیں رو رو کے سجانے والے

از: حافظ محمد شاکر علی نوری مجبیٰ

تم پہ قربان بلانے والے
بختِ خفتہ کو جگانے والے

نارِ دوزخ کا نہیں خوف مجھے
وہ سلامت ہیں بچانے والے

کوئی پوچھے یا نہ پوچھے مجھ کو
شاہِ طیبہ ہیں نبھانے والے

گرمیِ حشر سے گھبرائیں کیوں کر
وہ ہیں دامن میں چھپانے والے

تیرے صدقے میں مری بات بنی
کھوٹے سکے کے چلانے والے

کیف جنت کا ملا در پہ تیرے
کیاری جنت کی دِکھانے والے

دے کے لینا نہیں عادت تیری
مجھ کو جنت میں بٹھانے والے

ہے مریضوں کی شفا نعتِ حضور
وہ ہیں بردہ کے اُڑھانے والے

شربتِ دید پلا دو آقا
جامِ کوثر کا پلانے والے

علمِ نافع کی ملے بھیک مجھے
رب کی نعمت کے لٹانے والے

ہو گئی قبر منور میری
رخ انور کے دکھانے والے

ہو گئی پھر سے میسر چوکھٹ
مجھ کو قدموں میں بٹھانے والے

بن گئے میرے یہاں بگڑے کام
تم ہو روتوں کو ہنسانے والے

شاکرِ رضوی پہ ہے خاص کرم
کہتے ہیں اب تو زمانے والے

☆......☆......☆

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے

منقبت در شانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ

از: صاحب زادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی

عشقِ احمد میں پھڑکنے والے
دل میں دشمن کے کھٹکنے والے

مہرِ علم و فن و ماہِ تحقیق
میں فدا تجھ پہ دمکنے والے

ہے بجا تجھ کو سیوطی جو کہیں
یعنی لکھ لکھ کے نہ تھکنے والے

آج بھی تیری کتابوں کے طفیل
خیر پاتے ہیں بلکنے والے

آج بھی تیرے فتاویٰ کے سبب
فیض پاتے ہیں بھٹکنے والے

تیری خوشبو سے معطر ہے جہاں
یوں مہکتے ہیں ، مہکنے والے

تیرے نغموں کی ہے جگ میں دھومیں
یوں لہکتے ہیں ، لہکنے والے

روشنی علم کی پھیلائی ہے
یوں جھلکتے ہیں ، جھلکنے والے

آج شہرہ ہے رضاؔ کا واحدؔ
یوں چمکتے ہیں ، چمکنے والے

☆......☆......☆

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے

منقبت در شانِ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ

از: ڈاکٹر شکیل الرحمٰن اعظمی، گھوسی

(حرفِ ثنا، برکات اکیڈمی، گھوسی، ۲۰۱۰ء، ص ۵۵/۵۶)

خوابِ غفلت سے جگانے والے
تجھ پہ قربان زمانے والے

نغمہ وحدت کا سنانے والے
شرک کا رنگ مٹانے والے

جام الفت کا پلانے والے
بغض و نفرت کے مٹانے والے

جان و دل حق پہ لٹانے والے
اب کہاں تیرے زمانے والے

دیکھ لرزاں ہے جہانِ باطل
حق کا پیغام سنانے والے

تو نے دکھلائی شریعت کی بہار
گلشن دیں کے سجانے والے

پھر نہ بھٹکیں گے قدم ظلمت میں
روہ پُرنور دکھانے والے

کوئی حصہ ہو عطا ہم کو بھی
علم و حکمت کے خزانے والے

پاسِ ناموسِ رسالت کے لیے
جان کی بازی لگانے والے

مجھ پہ کردے عنایت کی نظر
بگڑی قسمت کے بنانے والے

رخ زمانے کا بدل دیتے ہیں
ہم ہیں تاریخ بنانے والے

دے کے انمول صحیفہ دیں کا
تم ہو تاریخ بنانے والے

دیتا ہے ایک مجدد یہ صدا
اٹھ مرے دھوم مچانے والے

ناز قسمت پہ کریں کیوں نہ شکیلؔ
منقبت تیری سنانے والے

☆......☆......☆

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے

از: حضرت پیر سید نصیر الدین نصیرؔ گولڑوی

احمد کہوں کہ حامدِ یکتا کہوں تجھے
بندہ کہوں کہ بندۂ مولا کہوں تجھے

کہہ کر پکاروں ساقیِ کوثر بروزِ حشر
یا صاحبِ شفاعتِ کبریٰ کہوں تجھے

یا عالمین کے لیے رحمت کا نام دوں
یا پھر مکینِ گنبدِ خضرا کہوں تجھے

ویراں دلوں کی کھیتیاں آباد تجھ سے ہیں
دریا کہوں کہ ابرِ سخا کا کہوں تجھے

تجھ پر ہی بابِ ذات وصفاتِ خدا کھلا
توحید کا مدرسِ اعلیٰ کہوں تجھے

ہے ممتنع نظیر تری ذات خلق میں
پھر کیا کہوں تجھے جو نہ تجھ سا کہوں تجھے

پا کر اشارہ سورۂ یٰسین کا اس طرف
دل چاہتا ہے سیدِ والا کہوں تجھے

زہرا ہے لختِ دل تو حسن ہے تری شبیہ
زینب کا یا حسین کا بابا کہوں تجھے

سرتاجِ انبیا کہ اماں گاہِ اولیا
یا فخرِ نسلِ آدم و حوا کہوں تجھے

بے مثل ہے تری بشریت بھی نور بھی
لکھوں بشر کہ نور سراپا کہوں تجھے

تخلیقِ کائنات کا لکھوں تجھے سبب
یا بزمِ کائنات کا دولہا کہوں تجھے

لفظوں سے ساتھ چھوڑ دیا کھو چکے حواس
میرے کریم! تو ہی بتا کیا کہوں تجھے

قربان تیرے اے شبِ اسریٰ کے عرش سیر
تنہا خرامِ عالمِ بالا کہوں تجھے

اب کرلیا ہے ذوقِ طلب نے یہ فیصلہ
جو کچھ کہوں خدا سے کہوں یا کہوں تجھے

اُٹھتے ہی ہاتھ بھر گئیں منگتوں کی جھولیاں
حق تو یہ ہے کہ خلق کا داتا کہوں تجھے

جب انتخابِ مالکِ روزِ جزا ہے تو
پھر کس لیے نہ مالک و مولا کہوں تجھے

جی بھر کے دیکھنے بھی نہ دیں شہ کی جالیاں
بس اے ہجومِ اشک میں اب کیا کہوں تجھے

اتنے قریب مجھ کو ملے خلد میں جگہ
کہنی ہو کوئی بات اگر، جا کہوں تجھے

کرتا ہوں اختتامِ سخن اس پہ اب نصیرؔ
کچھ سوجھتا نہیں کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

☆......☆......☆

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے

حسان العصر سید آلِ رسول حسنین نظمی مارہروی علیہ الرحمہ

(قافیے میں معمولی تبدیلی کے ساتھ)

مالک کہوں کہ صاحب رحمت کہوں تجھے
پروردگار خلق کی نعمت کہوں تجھے

تیری صفت میں زمزمہ خواں خود کلام حق
ہاں ہاں اسی قرآن کی آیت کہوں تجھے

والشمس والضحیٰ میں ترے زلف و رخ کا ذکر
اے جانِ حُسن روح کی راحت کہوں تجھے

اللہ نے خزانے تجھے سارے دے دیے
معطی ہے رب تو قاسم نعمت کہوں تجھے

تو مصطفیٰ ہے ظلّ خدائے قدیر ہے
پھر کیوں نہ شمع بزم ہدایت کہوں تجھے

قصر دنا میں تیری رسائی کی دھوم ہے
معراج والے، صاحب رفعت کہوں تجھے

انسان کی مجال کہ تجھ کو سمجھ سکے
آقا میں شاہ کارِ قدرت کہوں تجھے

تیری طرف ہیں سارے رسولوں کی نسبتیں
مولیٰ میں شاہ بزم رسالت کہوں تجھے

بعثت پہ تیری ختم نبوت کا سلسلہ
پھر کیوں نہ مہر ختم نبوت کہوں تجھے

مالک خدا نے تجھ کو بنایا خدائی کا
رب کی عطا سے قاسم نعمت کہوں تجھے

محشر کے روز جب ترے ہاتوں میں ہو لوا
اے جانِ جاں میں جانِ شفاعت کہوں تجھے

مالک ہے تو ہی کوثر و تسنیم کا شہا
اے تاج والے صاحب کثرت کہوں تجھے

ارض و سما کو نور ترے نور سے ملا
خالق کا بندہ، باعث خلقت کہوں تجھے

آدم سے تا مسیح یہ تیرا ہی ذکر ہے
رب کے چنے ہوؤں کی بشارت کہوں تجھے

ہاں زندگی میں تیرے ہی دم سے ہے زندگی
اس زندگی کا منبع حرکت کہوں تجھے

تیری ہی ذات رحمت و اکرام کا سبب
بندوں کے حق میں رب کی عنایت کہوں تجھے

تیرے صحابہ مثل مہ و مہر و کہکشاں
اے نور والے مرکز طلعت کہوں تجھے

اے سید البلاد مدینہ کہیں جسے
جی چاہتا ہے نازش جنت کہوں تجھے

اے سبز رنگ گنبد خضریٰ ترے نثار
مومن کے دل کی آخری چاہت کہوں تجھے

نظمی یہ وہ سخن نہیں جو ختم ہو سکے
نور ازل کی جاری حقیقت کہوں تجھے

☆......☆......☆

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے

از: صاحب زادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی

(ذوقِ ثنا ص ۳۱/۳۲)

سلطاں کہوں کہ ہادیِ والا کہوں تجھے
رحمت تمام و نورِ سراپا کہوں تجھے

ہے کون وہ کہ جس کو تری آرزو نہیں
"جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے"

بے کل ہوں اپنے درد کا درماں کروں شہا
بندہ نواز ، رحمتوں والا ، کہوں تجھے

مجھ کو تو ایک تیری ہی رحمت کی ہے پناہ
ملجا کہوں کہ مامن و ماویٰ کہوں تجھے

صورت ہے لاجواب تو سیرت تری حسیں
کیا کیا لکھوں میں شان میں، کیا کیا کہوں تجھے

ثانی نہ کوئی آئے گا تیرا ابد تلک
ہر وصف ہر کمال میں یکتا کہوں تجھے

☆......☆......☆

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب

از: محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی سیدؔ کچھوچھوی علیہ الرحمہ

(فرش پر عرش، رضوی کتاب گھر، دہلی ص ۳۷/۳۸)

مرحبا صل علیٰ روحِ عجم جانِ عرب
عزتِ دینِ عرب شوکتِ ایمانِ عرب

ابروے پاک ہے یا قبلۂ ایمانِ عرب
مصحفِ روے منور ہے کہ قرآنِ عرب

سلطنت اس کو کہا کرتے ہیں ماشاءاللہ
ماسوااللہ کا سلطان ہے سلطانِ عرب

جگمگا اٹھا ہے ناسوت بھی لاہوت بھی آج
عرش پر دھوم سے ہے دعوتِ مہمانِ عرب

کیوں نہ شاہی ہو فدا ایسی شہنشاہی پر
بابِ عالی کے گدا ہو گئے شاہانِ عرب

یہ اسی در کی گدائی کا تصدق سمجھو
جو تھے سلمانِ عجم وہ ہیں سلیمانِ عرب

جس طرف دیکھیے جاں بازوں کا اک میلہ ہے
سر بکف پھرتے ہیں اس کوچہ میں مردانِ عرب

بولیے پڑھ کے بہا یطلع قرن الشیطان
کون سی قوم عرب ہی میں ہے شیطانِ عرب

اس کو مرنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے سیدؔ
روح میں جس کے اتر آئے ہوں وہ جانِ عرب

☆......☆......☆

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب

علامہ شہزاد مجددی، ص ۲۱۲

رونقِ بزمِ جہاں شمعِ شبستانِ عرب
ثانیِ باغِ جناں حُسنِ گلستانِ عرب

راحتِ قلب و نظر غنچۂ بستانِ عرب
چارۂ دردِ جگر خارِ بیابانِ عرب

تابعِ حکمِ شہ دیں ہیں عجم کے دفتر
دستِ محبوبِ خدا میں ہے قلمدانِ عرب

ذرہ ذرہ میں چمکتے ہیں ماہ و نجوم
جادۂ عرشِ معلیٰ ہے خیابانِ عرب

جب کھلا بابِ عنایاتِ نبوت اس میں
آسماں گیر ہوئی وسعتِ دامانِ عرب

سنتِ سرورِ دیں صاحبِ ایماں کا وقار
یعنی دستار کہ ہے زینتِ مردانِ عرب

مجھ کو شہزادؔ کمک روحِ رضاؔ سے پہنچی
ورنہ ہوتی نہ رقم مدحتِ سلطانِ عرب

☆......☆......☆

رُخ دن ہے مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

از: مولانا محمد اسید الحق عاصم القادری ازہری، بدایوں

رخ مہر ہے یا مہ لقا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
ہاں! حُسنِ روئے مصطفیٰ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حُسنِ دلبستانِ جناں نیرنگیِ کون و مکاں
گر وہ نہ ہوں جلوہ نما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

تاجِ سرِ کسریٰ کہاں، پیشانیِ زہرہ کہاں
نعلینِ پاکِ مصطفیٰ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

برقِ جلالِ کبریا، وہ لن ترانی کی صدا
ہیں آپ اور عرشِ عُلا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اوروں نے جب انّی کہا، اذہب الیٰ غیری کہا
تم نے کہا انی لہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مستِ مَے بغداد ہم، ہے غوثِ اعظم کا کرم
فکرِ الم، خوفِ بلا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

طرزِ رضا کی پیروی، عاصمؔ یہ تیری شاعری
حُسنِ سخن فکرِ رسا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(محبِ مکرم علامہ شہید اسید الحق عاصم القادری نور اللہ مرقدہٗ نے ناچیز کی فرمائش پر قلم بند فرمائی اور مجھے ارسال کی اس نعت کے مقطع میں استعمال کی گئی ترکیب ”طرزِ رضا کی پیروی“ پر ہی اس انتخاب کا نام رکھا گیا۔ مُشاہدؔ)

☆......☆......☆

راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں

از: مخلص مصوری (ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، اکتوبر و نومبر ۱۹۹۸ء، ص ۴۷)

واقعہ طائف کا سن کر جس کی آنکھیں نم نہیں
اُس کے حق میں بھی شہ دیں کی دعائیں کم نہیں

آخری دم تک نہ چھوڑیں گے تمہارا راستہ
بس یہی وہ راستہ ہے جس میں پیچ و خم نہیں

چاند سورج کہہ رہے ہیں یہ زبانِ حال سے
آپ کے نقشِ قدم کی روشنی مدہم نہیں

یاشہِ دیں کیجیے ایسا کرم ، یہ سب کہیں
آپ کے مخلصؔ کا پہلے جیسا وہ عالَم نہیں

☆......☆......☆

راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں

از: ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

جا کے طیبہ میں مریں جو ان کو کوئی غم نہیں
خواہش حور و قصور و شوقِ تختِ جم نہیں

ہو بقیعِ پاک مدفن، طیبہ میں مرنا نصیب
بالیقیں یہ تو عطائے مصطفیٰ سے کم نہیں

زم زم و کوثر سے افضل انگلیوں کی ندیاں
جس نے پایا اس کو بے شک حاجتِ زم زم نہیں

خاکِ طیبہ ہو میسر بس یہی ہے آرزو
"خواہش دیہیمِ قیصر شوقِ تختِ جم نہیں"

اے مُشاہدؔ ہے یہ فیضِ خامۂ احمد رضا
ان کی مدحت کے تو قابل تیرا فکر و قلم نہیں

☆......☆......☆

مصطفیٰ ہیں مسندِ عرفان پر کچھ غم نہیں

منقبت در شانِ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ

از: ڈاکٹر شکیل الرحمٰن اعظمی، گھوسی

(حرفِ ثنا، برکات اکیڈمی، گھوسی، ۲۰۱۰ء، ص ۵۳ / ۵۴)

خاک ہے روضے کی تیرے گو ہر و درہم نہیں
قدر و قیمت میں مگر ان سے یہ ہرگز کم نہیں

کس کے لب پر ذکر تیرے وصف کا پیہم نہیں
کس پہ بزمِ امجدی میں کیف کا عالم نہیں

رازِ عشقِ مصطفیٰ کا دل اگر محرم نہیں
لاکھ دعویٰ ہو مگر ایمان مستحکم نہیں

رہنمائی کے لیے چھوڑے ہیں تابندہ نقوش
آپ کا احسان اے صدر الشریعہ کم نہیں

جلوہ گر ہے گلشنِ دیں میں شریعت کی بہار
یورشِ فصلِ خزاں کا ہم کو کوئی غم نہیں

مدتیں گزریں تری رحلت کو لیکن آج بھی
کون سی ہے آنکھ جو غم میں ترے پُرنم نہیں

عکس آئے گا نظر ہر دور کے حالات میں
اک ولی کا جام ہے یہ کوئی جامِ جم نہیں

تیرے دامانِ کرم میں مل گئی جس کو پناہ
پھر زمانے کے حوادث کا اسے کچھ غم نہیں

ان سے کھِل جاتے ہیں، پژمردہ کنول دل کے شکیلؔ
ہیں ندامت کے یہ آنسو، قطرۂ شبنم نہیں

☆......☆......☆

گذرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہو کر

از: راجا رشید محمودؔ، لاہور

(ماہ نامہ نور الحبیب، بصیر پور شریف، اپریل ۲۰۱۱ء، ص ۹۵)

حیثیت پائی ہے یثرب نے جو طیبہ ہو کر
سارا عالم ہی کھنچا آتا ہے شیدا ہو کر

اُنس و اخلاص و محبت کا حوالہ ہو کر
میں زمانے میں رہا ناعتِ آقا ہو کر

قصرِ قوسین میں پہنچے جو حبیبِ خالق
سامنے رب کے تھے یکتائی کا پردہ ہو کر

مجتمع در پہ نہ کیوں ہوں گے ملاءِ اعلیٰ
اسمِ سرکار جپیں آپ جو تنہا کر

جس نے سرکارِ بہیں جاہ سے ٹکڑا پایا
وہ شہنشاہوں سے اچھا رہا منگتا ہو کر

آج دن رات جو تو صلِ علیٰ کہتا ہے
حشر میں حال ملے گا تجھے فردا ہو کر

جو سمولائے نگاہوں میں نبی کا روضہ
اس سے ملتا ہوں میں اخلاص سراپا ہو کر

حال پچھوائیں ملائک سے پیمبر جس کا
اُس کو کیا کرنا ہے اے دوستو! اچھا ہو کر

اسمِ سرکار کو میں چوم لیا کرتا ہوں
سامنے آنکھوں کے جب آتا ہے اِملا ہو کر

حیثیت رکھتے تھے آقا سے تعلق رکھ کر
آج بے وقر ہیں ہم طالبِ دنیا ہو کر

یوں تو محمودؔ سے جو چاہو وہ باتیں سُن لو
پر یہ طیبہ میں رہا کرتا ہے گونگا ہو کر

☆......☆......☆

گذرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہو کر

از: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

جب کہ مکہ سے چلے سیدِ والا ہو کر
ارضِ یثرب ہوئی پھر طیبہ وطابہ ہو کر

رشکِ فردوسِ بریں ہوگئی طیبہ کی زمیں
رہ گئے طیبہ میں جب رحمتِ والا ہو کر

جب وہ بھر دیتے ہیں بن مانگے ہی خالی دامن
دربدر کیوں پھروں سرکار کا منگتا ہو کر

رب نے عزت بھی دی رفعت بھی ان لوگوں کو
جو بھی چہکیں ہیں یہاں بلبلِ شیدا ہو کر

تشنگی حشر کی حیران کرے گی کیوں کر
جب تجسس کریں پیاسوں کی وہ دریا ہو کر

جن کے دل میں نہیں سرکار کی عظمت کا لحاظ
حشر میں بھٹکیں گے وہ دیکھنا رسوا ہو کر

جب مُشاہدؔ کے لبوں پر ہے نبی کی مدحت
کس طرح وہ بنے دنیا میں تماشا ہو کر

☆......☆......☆

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے

از: عزیز الرحمٰن اظہرؔ وارثی

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۵۶)

قمقموں سے کاخ و ایواں کو سجاتے جائیں گے
جشنِ میلادِ شہِ والا مناتے جائیں گے

زینتِ ایمانِ کامل اور بڑھاتے جائیں گے
خانۂ دل حبِ احمد سے سجاتے جائیں گے

یاد ہم طیبہ میں آمد کی مناتے جائیں گے
دف بجاتے لحنِ داؤدی جگاتے جائیں گے

جلنے ولای قومِ نجدی کو جلاتے جائیں گے
پڑھ کے ہم نعتِ نبی ان کو سناتے جائیں گے

گرچہ لوٹے سانپ ان کے سینے پر ہم عمر بھر
یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

کھلوکر بخشش کا در فرطِ خوشی سے پیشِ رب
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

ہے ہمیں پاسِ ادب اظہرؔ چلیں گے سر کے بل
خارِ طیبہ کو بھی آنکھوں سے لگاتے جائیں گے

☆......☆......☆

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے

از: محمد فخر الدین رضوی، مدھوبنی

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۶۸)

ربِ سلم کی صدا آقا لگاتے جائیں گے
ہم غریبوں کو یہی مژدہ سناتے جائیں گے

حشر کے دن جب لبِ امت پہ ہوگی تشنگی
جامِ کوثر کا مرے آقا پلاتے جائیں گے

حشر میں خوفِ خدا سے جب پریشاں ہوں گے سب
اپنی چادر میں نبی سب کو چھپاتے جائیں گے

جب بلائیں گے کبھی سرکار چوکھٹ پہ ہمیں
ہر قدم پہ سر کو اپنے ہم جھکاتے جائیں گے

جب بھی آئے گی مصیبت ہم مسلماں پہ کبھی
نامِ آقا لے کے ہم اس کو مٹاتے جائیں گے

ہم تو رضویؔ ہیں نہیں ہے خوفِ دشمن کا ہمیں
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

☆......☆......☆

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے

از: مفتی محمد مشتاق احمد عزیزی امجدی

(نغماتِ قادری، جماعت رضائے مصطفیٰ، ناسک، ۲۰۰۸ء، ص ۲۱/ ۲۲)

سرورِ عالم کی جو نعتیں سناتے جائیں گے
بختِ خوابیدہ کو اپ اپنے جگاتے جائیں گے

دشمنانِ مصطفیٰ کا دل جلاتے جائیں گے
عید میلاد نبی کو ہم مناتے جائیں گے

چاشنی چاہت کی مل سکتی نہیں اس کے بغیر
نعتِ پاکِ مصطفیٰ ہم گنگناتے جائیں گے

ربِّ سلم کہنے والے جب ہیں پیارے مصطفیٰ
کیوں صراطِ حشر پر ہم ڈگمگاتے جائیں گے

گرتے پڑتے ہوں گے جو بارِ عاصی کے سبب
مہرِ تابانِ عرب اُن کو اٹھاتے جائیں گے

عاصیوں کو انبیا جب دے چکے ہوں گے جواب
اپنی جانب شافعِ محشر بلاتے جائیں گے

کل بروزِ حشر اُن کو جوشِ رحمت دیکھنا
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

واہ الفت امت عاصی سے کتنی ہے انھیں
عفو و بخشش کے لیے آنسو بہاتے جائیں گے

اپنا رشتہ غوث اور خواجہ رضا سے جوڑئیے
دین و دنیا آخرت سب جگمگاتے جائیں گے

نعت خوانی ہوگی ان کی رفعت تشہیر پر
دشمنانِ دیں اسے جتنا دباتے جائیں گے

قادری مشتاق نعتِ مصطفیٰ پڑھ پڑھ کے ہم
نجدیت کی آگ کو پل پل بجھاتے جائیں گے

☆......☆......☆

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے

منقبت در شانِ حضرت صدرالشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ

از: ڈاکٹر شکیل الرحمٰن اعظمی، گھوسی

(حرفِ ثنا، برکات اکیڈمی، گھوسی، ۲۰۱۰ء، ص ۵۱/ ۵۲)

ہم وصالِ اولیا کے دن مناتے جائیں گے
ان کی تعلیمات دنیا کو سناتے جائیں گے

مصطفیٰ کے دین کا ڈنکا بجاتے جائیں گے
اپنے قدموں پہ زمانے کو جھکاتے جائیں گے

جذبۂ شوقِ شہادت ہم دکھاتے جائیں گے
دین کا پرچم سرِ میداں اٹھاتے جائیں گے

شانِ رحمت مصطفیٰ اپنی دکھاتے جائیں گے
قیدِ غم سے ہر جگہ ہم کو چھڑاتے جائیں گے

حل کرے گی حضرتِ صدرالشریعہ کی کتاب
فقہ کے جو بھی مسائل پیش آتے جائیں گے

سیرتِ صدرالشریعہ کو بنا کر شمعِ راہ
تیرگی کفر و ضلالت کی مٹاتے جائیں گے

بن نہیں سکتے سلاطین زمانہ کے غلام
ہم نبی کے حکم پر سر کو جھکاتے جائیں گے

لاکھ ہو جوشِ عداوت، لاکھ ہو ظلم و ستم
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

اہلِ ایماں کی یقیناً یہ بھی اک پہچان ہے
راہ سے تکلیف دہ چیزیں ہٹاتے جائیں گے

جس طرف بھی جائیں گے یہ عاشقانِ امجدی
شمعِ عشقِ مصطفیٰ کی لَو بڑھاتے جائیں گے

امجدی دربار سے محروم جا سکتے نہیں
آنے والے آئیں گے اور فیض پاتے جائیں گے

منقبت صدرالشریعہ کی پڑھوں گا جب شکیلؔ
سننے والے وجد کے عالم میں آتے جائیں گے

☆......☆......☆

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا

قافیے میں معمولی تبدیلی کے ساتھ

از: ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

ہجرِ طیبہ دور ہو ہی جائے گا
اپنا دل مسرور ہو ہی جائے گا

ذاتِ اقدس پر جو کر دوں جاں نثار
خُلد تو منظور ہو ہی جائے گا

سُنیو! کہیے اغثنی یارسول
مدّعا منظور ہو ہی جائے گا

زُلفِ واللیل وسجیٰ بکھری اگر
گوشہ گوشہ نور ہو ہی جائے گا

ہیں رسول اللہ جب تیرے شفیع
عاصی تُو مغفور ہو ہی جائے گا

مسلکِ احمد رضا اپنا لے جو
نار سے وہ نور ہو ہی جائے گا

اے مُشاہدؔ نعت گوئی کے طفیل
اپنا غم کافور ہو ہی جائے گا

☆......☆......☆

لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا

منقبت در شانِ حضرت صدرالشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ

از: ڈاکٹر شکیل الرحمٰن اعظمی، گھوسی

(حرفِ ثنا، برکات اکیڈمی، گھوسی، ۲۰۱۰ء، ص ۴۷/۴۸)

دردِ دل انعام ہو ہی جائے گا
لطف کا پیغام ہو ہی جائے گا

ہم نہ کہتے تھے کہ ذوقِ معصیت
باعثِ آلام ہو ہی جائے گا

ابرِ رحمت جب اٹھے گا جھوم کر
رندِ مَے آشام ہو ہی جائے گا

جو نہ پائے گا حقیقت کا سراغ
بندۂ اوہام ہو ہی جائے گا

سچ ہے یہ باطل پرستوں کے لیے
حرفِ حق دشنام ہو ہی جائے گا

جو نہ رکھے گا نظر صیاد پر
وہ اسیرِ دام ہو ہی جائے گا

ہے یقیں زیبِ بدن اپنے کبھی
جامۂ احرام ہو ہی جائے گا

ہجر میں اک روز میرا اشکِ غم
بادۂ گلفام ہو ہی جائے گا

ہوں غلامِ مصطفیٰ ، تاجِ شہی
میرے زیرِ گام ہو ہی جائے گا

جان لے گا جو مقامِ امجدیؔ
بندۂ بے دام ہو ہی جائے گا

اے شکیلؔ ان نیک بندوں کے طفیل
تو بھی خوش انجام ہو ہی جائے گا

☆......☆......☆

اہلِ صراط روحِ امیں کو خبر کریں

از: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

فریادرس ہیں آپ تو ہم رخ کدھر کریں
بے کس نواز ہم پہ کرم کی نظر کریں

وہ دن خدا دکھائے کہ ہم تشنہ کام بھی
سوئے مدینہ شوق سے رختِ سفر کریں

منگتے ہیں وہ بھی ایسے کہ بن مانگے پاتے ہیں
"ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلیں رخ کدھر کریں"

جن کو ہوا حضور سے ادراکِ نظم و ضبط
حق ہے انھیں کو بادشہی بے خطر کریں

رستے مہک مہک اُٹھیں گزریں جدھر سے آپ
عنبر عبیر ماند ہوں وہ رخ جدھر کریں

دنیا سے ظلم و جور کے سارے نشاں مٹیں
اَخلاقِ مصطفی پہ عمل سب اگر کریں

ہو داغِ دل مُشاہدؔ رضوی کا باغ باغ
وہ خواب ہی میں دل سے مرے گر گزر کریں

☆......☆......☆

اہلِ صراط روحِ امیں کو خبر کریں

از: مفتی محمد مشتاق احمد عزیزی امجدی

(نغماتِ قادری، جماعت رضائے مصطفیٰ، ناسک، ۲۰۰۸ء، ص ۳۸)

اے عاشق! چلو کوئی کارِ ہنر کریں
نعتِ نبی پاک سے تازہ جگر کریں

لب پر جلا کے نغمۂ توصیف کا چراغ
قسمت کی شب کو اپنی مصفّا سحر کریں

منھ پر درِ رسول کی اپنے لگا کے خاک
اپنی مدح کے واسطے شمس و قمر کریں

جھیلیں مہک کی ٹوٹ کے کلیوں میں بہ پڑیں
وہ تاج دارِ مشکِ ختن رخ جدھر کریں

روزِ قیام کاش شہِ دیں کے رو بہ رو
ہم ان کو ان کی نعت کو تحفہ نذر کریں

مختارِ کائنات کا پہلے بنیں غلام
پھر آپ اپنی مٹھی میں سب بحر و بر کریں

سر پر ہمارے بارِ معاصی کا ہے مگر
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلیں رخ کدھر کریں

عشقِ نبی کے آب سے دل کا وضو کریں
پھر جانبِ مدینۂ طیبہ سفر کریں

مشتاقؔ ریزہ خوار ہے دربار کا حضور!
بخشش کے آستاں سے نہ اس کو بدر کریں

☆......☆......☆

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

(قافیے میں معمولی تبدیلی کے ساتھ)

از: مفتی خلیل احمد خاں برکاتی علیہ الرحمہ (جمالِ خلیل، ص ۸۰)

زسرتا پا خطا کارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ
گنہگارم گنہگارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

شکستہ پا شکستہ بال و پر خاطر پراگندہ
زحالِ زار بیزارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

خدارا سوئے من بنگر بنہ دستِ کرم بر سر
کہ بر دوشِ زمیں بارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

تہی دست و تہی داماں گدایم بے سروساماں
ذلیل و رسوا و خوارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

بلطفت شادیِ مرگم بخاکِ طیبہ کن مولیٰ
بانجامے رسد کارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

نہ زادِ راہ می دارم، نہ منزل را شناسایم
پریشانم پئے کارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

بہر رنگے گنہگارم، بہر موئے سیہ کارم
بہر لطفِ تو حق دارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

توئی مولیٰ توئی ملجا توئی ماویٰ توئی منجا
توئی یاور توئی یارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

غریق بحرِ عصیاں شد، متاعِ عزو ناموسم
سراپا ننگِ ابرارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

تو خود احوالِ ما بے چارگاں را خوب تر دانی
چہ پیشت مدعا آرم اغثنی یارسول اللہ ﷺ
خلیل قادریم رد مکن دستِ سوالم را
تُرا از تو طلب گارم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

☆......☆......☆

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

(نغمۂ تہنیتِ شادیِ اسریٰ)

از: سید محمد مرغوب اختر الحامدی (نعت محل، مکتبۃ الرضا، لاہور، ص ۵۶ / ۵۸)

کیا سہانی ہے شبِ شادیِ اسریٰ دیکھو
حُسن و انور بداماں ہے زمانہ دیکھو

دھوم ہے سج گیا معراج کا دولھا دیکھو
کیا پھبن، کیا ہے ادا اور ہے چھب کیا دیکھو

عقلِ کل نقش بہ دیوار ہے نقشہ دیکھو
حُسن انگشت بداماں ہے سراپا دیکھو

جسمِ انور پہ ہے انوار کا جامہ دیکھو
نور ہی نور، اجالا ہی اجالا دیکھو

ہے ضیا بار جبیں ماہِ دوہفتہ دیکھو
ہیں بھنویں آیۂ قوسین مجلیٰ دیکھو

مست آنکھوں میں ہے مازاغ کا سرمہ دیکھو
مشعلیں طور کی روشن سرِ کعبہ دیکھو

عارض و نورحسیں گیسوے والا دیکھو
ماہِ تاباں کا گھٹاؤں میں چمکنا دیکھو

مہِ اسریٰ مدنی چاند کا چہرہ دیکھو
ہے نوشتہ ورقِ طور پہ طٰہٰ دیکھو

رخ پہ محبوبیتِ خاص کا سہرا دیکھو
آج جوبن تو ہر ایک پھول و کلی کا دیکھو

ہار گردن میں درودوں کا ہے کیسا دیکھو
ہیں ہر اک تار میں گل ہاے فترضیٰ دیکھو

سوے قوسین چلا نوشۂ بطحا دیکھو
بہرِ تعظیم جھکا عرشِ معلیٰ دیکھو

شور ہر سمت اٹھا صل علیٰ کا دیکھو
محوِ تسبیح ہے ہر ایک فرشتہ دیکھو

رفعت و عظمتِ محبوب کے روشن ہیں چراغ
جگمگاتا ہوا قصرِ فتدلیٰ دیکھو

نور کے ساز پہ حورانِ جناں گاتی ہیں
نغمۂ تہنیتِ شادیِ اسریٰ دیکھو

بادۂ زمزمۂ نعت میں ہیں غرق تمام
نغمہ زن وجد میں ہے طائرِ سدرہ دیکھو

شادیانے وہ پسِ پردۂ رحمت گونجے
کس بلندی پہ ہے شانِ ورفعنا دیکھو

آئی دولہا کی سواری وہ بہ صد جاہ وجلال
وہ اٹھا خاصِ درِ قرب سے پردہ دیکھو

پھول رحمت کے ہوئے چہرۂ انور پہ نثار
حُسن و انوار کا بٹتا ہوا صدقہ دیکھو

اُدنُ یا احمدُ آتی ہے صدا پردے سے
ادب و ناز سے محبوب کا بڑھنا دیکھو

قصرِ مخصوصِ تقرب میں سواری پہنچی
چھپ گیا نور میں وہ نور خدا کا دیکھو

ہوش بے ہوش، خرد گم ہے، جنوں عقل کو ہے
پیکِ ادراک ہے بھولا ہوا رستہ دیکھو

خود خبر پر بھی ہے اک بے خبری سی طاری
ہے سرِ عجز جھکائے ہوئے دنیا دیکھو

جانے کیا کیا ہوئیں محبوب و محب کی باتیں
کس سے پوچھیں کہ ہے خاموش زمانہ دیکھو

مل کے اللہ سے تشریف بھی لے آئے حضور
ہے مگر گرم ابھی بسترِ والا دیکھو

شاعرِ صاحبِ معراج ہو تم اے اخترؔ
صدقۂ نوشۂ معراج ملا کیا دیکھو

☆......☆......☆

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

از: راجا رشید محمود، لاہور

ذکرِ آقا میں مری بے اختیاری واہ واہ
نام ہے سرکار کا ہونٹوں پہ جاری واہ واہ

مالک و مختارِ موجود و عدم ہوتے ہوئے
زندگی آقا نے عسرت میں گزاری، واہ واہ

یاد کے سورج کی کرنیں دل کے آنگن میں پڑیں
یہ کرم ، یہ لطفِ حُسنِ زر نگاری واہ واہ

پرتوِ اوصافِ ذاتِ کبریا ان کا وجود
اِن سے اُس سے، اُس سے اِن کی ہم کناری واہ واہ

ساکنِ سدرہ رہِ عرشِ بریں ہی میں رہا
لامکاں کو تھی رواں اُن کی سواری واہ واہ

جِد و جُہدِ زندگی کے واسطے منزل ہے یہ
اُسوۂ آقا ہے وجہِ کامگاری ، واہ واہ

ہیبت و شوکت گدایانِ درِ دولت کی ہے
کپکپی شاہانِ عالم پر ہے طاری واہ واہ

شعر جب صبح و مسا مدحِ پیمبر میں پڑھیں
قدسیوں تک میں نہ کیوں ہوگی ہماری واہ واہ

خواب میں آقا نے اِذنِ باریابی دے دیا
آ گئی آخر کو مجھ عاصی کی باری ، واہ واہ

مرحبا صلِ علیٰ اہلِ فلک کہنے لگے
نعت سننے پر زباں جب بھی پکاری "واہ واہ"

کونپلیں احساس کی مرجھا چلیں محمودؔ جب
آئی اُن کے ابرِ رحمت کی سواری واہ واہ

☆......☆......☆

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

از: راجا رشید محمود، لاہور

حبّذا یہ سیلِ غم ، یہ اشک باری واہ واہ
یادِ آقا دل میں ہے جاری وساری واہ واہ

نسبتِ نعلین سے ہے محترم خاکِ حجاز
ہے کلامِ پاک میں سوگندِ باری واہ واہ

کاسۂ سر میں جسے مل جائے اُن کے در سے بھیک
مرحبا اُس کا مقدر، وہ بھکاری واہ واہ

روشنی بخشِ دلِ مُذنب ہے یادِ مصطفیٰ
جوئبارِ نور کا دھارا ہے جاری واہ واہ

مومنو! بھیجو درودِ پاک کا ہدیہ اُنھیں
ہوگیا اللہ کا فرمان جاری واہ واہ

ہو نہ پاداشِ جرائم اُن کے فیضِ لطف سے
عرصۂ محشر میں وجہِ رستگاری و اہ واہ

جاننا چاہو مقامِ سرورِ عالم اگر
ترمذی ، مشکوٰۃ ، مسلم اور بخاری واہ واہ

حضرتِ بوبکر وفاوق و غنی و مرتضیٰ
مصطفیٰ صلِ علیٰ کی چار یاری واہ واہ

حفظِ ناموسِ نبی پر کتنے ذوق و شوق سے
غازی علم الدین نے جاں اپنی واری واہ واہ

دل نواز و دل پذیر و دل نشیں و دل ربا
ہوگئی محمودؔ سے کیا نعت پیاری واہ واہ

☆......☆......☆

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

از: قمر یزدانی، سیالکوٹ (مہرِ درخشاں، اسلامی کتب خانہ، سیالکوٹ، ص 107)

ناسخِ ادیاں رسالت ہے تمہاری واہ واہ
قاطعِ باطل شریعت ہے تمہاری واہ واہ

انبیا و مرسلیں میں افضل و بالا ہو تم
امتوں میں بڑھ کے امت ہے تمہاری واہ واہ

کرسی و لوح و قلم، عرشِ علیٰ، ارض و سما
یارسول اللہ یہ دولت ہے تمہاری واہ واہ

قدسی و جن و بشر آتے ہیں یاں بہرِ سلام
مرجعِ کونین تربت ہے تمہاری واہ واہ

کیف آگیں ہے فضا انفاسِ اطہر کے طفیل
گلشنِ ہستی میں نزہت ہے تمہاری واہ واہ

وسعتِ کون و مکاں ہے آپ کے زیرِ نگیں
چار سو جاری حکومت ہے تمہاری واہ واہ

ہے جہاں کا ذرہ ذرہ محوِ نغماتِ درود
اور ہر اک لب پہ مدحت ہے تمہاری واہ واہ

والضحیٰ، واللیل کہہ کر حق نے فرمائی قسم
مطلعِ انوار صورت ہے تمہاری واہ واہ

طور پر موسیٰ رہے عرشِ علیٰ پہ تم گئے
واہ وا کیا شانِ رفعت ہے تمہاری واہ واہ

اپنے تو اپنے ہیں، بےگانے بھی بہرہ یاب ہیں
ہر کس و ناکس پہ شفقت ہے تمہاری واہ واہ

گالیاں سن کر بھی فرمائی ہے رحمت کی دعا
دشمنوں پر بھی عنایت ہے تمہاری واہ واہ

کافروں نے بھی تمہیں مانا ہے صادق اور امیں
اس قدر پاکیزہ سیرت ہے تمہاری واہ واہ

دی شہادت سنگ ریزوں نے تمہارے رو برو
یہ وقار و شانِ عظمت ہے تمہاری واہ واہ

ڈھونڈتی پھرتی ہے مجرم کو ہجومِ حشر میں
کس قدر غم خوار رحمت ہے تمہاری واہ واہ

ہے تمہارے چاہنے والوں پہ دوزخ بھی حرام
ضامن جنت محبت ہے تمہاری واہ واہ

حق تعالیٰ نے دیا ہے خیرِ امت کا خطاب
کس قدر ذی شان امت ہے تمہاری واہ واہ

دل میں امیدِ کرم لے کر کیے جاتا ہوں جرم
"کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ"

بخشوالینا قمرؔ سے عاصی و بدکار کو
میرے آقا! یہ ہی عادت ہے تمہاری واہ واہ

مدحتِ محبوبِ حق کا حق ادا تم نے کیا
اے قمرؔ نذرِ محبت ہے تمہاری واہ واہ

☆......☆......☆

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

از: صاحب زادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی (ذوقِ ثنا ص:۵۹)

نعتِ احمد ہوگئی ہے لب پہ جاری واہ واہ
مٹ رہی ہے میرے دل کی بیقراری واہ واہ

آپ ہی کے ذکر سے ہوتا ہے دل بھی مطمئن
آپ ہی کے ذکر میں ہے کامگاری واہ واہ

دونوں عالم میں نہیں ہے آپ کا کوئی مثیل
حق نے ایسے آپ کی صورت سنواری واہ واہ

آپ کتنے مہرباں ہیں اور ہیں کتنے رحیم
اُمتِ عاصی کی خاطر اشک باری واہ واہ

تاجِ شاہانِ جہاں ہوں اُس کے قدموں پر نثار
آپ کے در کا جو ہے ادنیٰ بھکاری، واہ واہ

نعت محفل میں سنائی واحدِ رضوی نے جب
عاشقانِ مصطفیٰ کی صف پکاری واہ واہ

☆......☆......☆

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

عامل نسیم احمد رضوی، بریلی شریف

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۲۷)

(جناب عبد الرشید باوزیر، ممبئی کے ہمراہ حضور مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نواسی عالیہ سلطانہ بنت خلیل الرحمٰن، بریلی شریف کے عقد مسنون پر شہزادۂ ریحانِ ملت حضرت عثمان رضا خاں صاحب کی فرمایش پر اعلیٰ حضرت کی ایک زمین پر قافیے میں معمولی ترمیم کے ساتھ لکھا گیا ایک پُر مسرت سہرا، بہ تاریخ ۱۴/ربیع الاول ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۶/اکتوبر ۱۹۸۹ء، بمقام: ماہم شریف ممبئی)

ہے خدائے دو جہاں کی یہ عنایت واہ واہ
سرورِ دیں کی ادا ہوتی ہے سنت واہ واہ

غوثِ اعظم کا کرم ہے اعلیٰ حضرت کی عطا
بن گیا سہرا سراپا حُسن و نکہت واہ واہ

آج رشید عرباکی ہے رفعت پہ قسمت واہ واہ
خاندانِ رضویہ سے پائی ہے نسبت واہ واہ

جلوہ گر ہیں حضرتِ امیں میاں مارہروی
مفتخر ہے دیکھ کر سہرے کی زینت واہ واہ

ہے کمال الدیں کے دل میں آج خوشیوں کا ہجوم
مدعائے قلب نے پائی اجابت واہ واہ

بزم کی رونق ہیں عثماں ابن ریحاں بالیقیں
کس قدر ہے اوج پر سہرے کی رفعت واہ واہ

ٹوپی والے بابا سے رونق بڑھی ہے بزم کی
ان کی شرکت سے ملی سہرے کو عزت واہ واہ

کھل گئی اسلام شاہ بابا کے دل کی ہر کلی
دیکھ کر نوشاہ کے سہرے کی شوکت واہ واہ

دیکھ کر جاوید بھائی کہتے ہیں سہرے کو آج
فضلِ حق سے آج نکلی دل کی حسرت واہ واہ

ڈاکٹر پرویز بولے دیکھ کر سہرے کی نبض
قابلِ تعریف ہے سہرے کی صحت واہ واہ

ہیں بہر صورت بہت ہی شادماں ناصر میاں
رنگ لائی ان کی یہ سہرے کی نصرت واہ واہ

مفتیِ اعظم کا یہ فیضان ہے عامل نسیم
ہو رہی ہے چار سو یوں تیری شہرت واہ واہ

☆......☆......☆

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

منقبت در شانِ حضور حافظِ ملّت علیہ الرحمۃ

از: ڈاکٹر شکیل الرحمٰن اعظمی، گھوسی

(حرفِ ثنا، برکات اکیڈمی گھوسی، ۲۰۱۰ء، ص ۶۷/۶۸)

بھر رہے ہیں جھولیاں اپنی بھکاری واہ واہ
حافظِ ملت کا ہے فیضان جاری واہ واہ

اہلِ تقویٰ کے لیے بھی باعثِ صد رشک ہے
حافظِ ملّت تری پرہیزگاری واہ واہ

تو تھا بحرِ بے کرانِ علم، تیرے فیض سے
ہر جگہ ہے علم کا اک چشمہ جاری واہ واہ

ذات تیری عظمت وشوکت کا اک مینار تھی
پھر بھی کس درجہ تھی تجھ میں انکساری واہ واہ

واعظانِ وقت کی لمبی سی تقریروں پہ بھی
تیرا بس اک جملہ پڑ جاتا تھا بھاری واہ واہ

گیسوے علم وہنر میں رنگِ زیبایش نہ تھا
زلفِ علم و آگہی تو نے سنواری واہ واہ

اس کی آنکھوں میں نظر آتی ہے ایماں کی چمک
کرتا ہے جو تیرے غم میں اشک باری واہ واہ

اہلِ باطل کانپنے لگتے ہیں تیرے نام سے
آج بھی ہیبت تری اُن پر ہے طاری واہ واہ

جس نے مانگی ہے مصیبت میں ترے در پر دعا
مل گئی ہے اُس کو غم سے رستگاری واہ واہ

کھل اٹھے ہیں غنچہ وگل فکروفن کے ہر طرف
تو ہے باغِ علم کی بادِ بہاری واہ واہ

دے کے تو نے اپنی محفل میں حضوری کا شرف
دور کردی میرے دل کی بے قراری واہ واہ

محفلِ رحمت ہے، جامِ مَے ہے، تیری بزم میں
ایسے عالم میں نہ کیوں ہو بادہ خواری واہ واہ

ہوگئی میری طرف تیری نگاہِ التفات
کام آخر کرگئی سینہ فگاری واہ واہ

حافظِ ملّت کا فیضانِ کرم ہے اے شکیلؔ
ہوگیا تو قابلِ مدحت نگاری واہ واہ

☆......☆......☆

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

درمدح نزہۃ القاری شرح بخاری،
از: شارح بخاری حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ
کلام: ڈاکٹر شکیل الرحمٰن اعظمی گھوسی
(حرفِ ثنا، برکات اکیڈمی گھوسی، ۲۰۱۰ء ص ۱۰۳)

روح پرور کتنی ہے شرحِ بخاری واہ واہ
دیکھ کر اک کیف سا ہوتا ہے طاری واہ واہ

کھل اٹھے ہیں پھول علم وفن کے ہر ہر صفحے پر
نقطہ نقطہ کر رہا ہے مشک باری واہ واہ

نزہتِ قاری کی ہرے تحقیق، ہر تشریح پر
دل کی گہرائی سے کہہ اُٹھتے ہیں قاری واہ واہ

نزہتِ قاری کے استدلال کی شمشیر نے
اہلِ باطل پر لگائی ضربِ کاری واہ واہ

کیوں نہ آنکھوں سے لگائیں عاشقانِ مصطفیٰ
نزہت القاری ہے ان کو جاں سے پیاری واہ واہ

اُس گلِ خوبی کا فیضانِ کرم ہے اے شکیلؔ
چل رہی ہے علم کی بادِ بہاری واہ واہ

☆......☆......☆

شکرِ خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے

از: راجا رشید محمودؔ، لاہور

یخ بختگی حضر کی ہے، حدت سفر کی ہے
پہنچوں درِ نبی پہ کہ خواہش مقر کی ہے

دل کو ہے آں حضور کی یادوں کا سلسلہ
یہ بات ایک دن کی نہیں، عمر بھر کی ہے

آنکھیں ہوں ان کی یاد کے پانی سے باوضو
پہلی یہ شق شرائطِ ذوقِ نظر کی ہے

امداد کے لیے جو پکارے حضور کو
حاجت ہی ایسے شخص کو کیا چارہ گر کی ہے

حدت میں معصیت کی جھلستا ہوں رات دن
خواہش جو ہے تو سایۂ دیوار و در کی ہے

گہرے سمندروں میں ملے ساحل مژہ
یادِ رسولِ پاک میں خواہش گُہر کی ہے

خیرالبشر کے عشق و محبت کی لاگ ہو
لاریب! احتیاج یہ روحِ بشر کی ہے

اک بار تو مجھے بھی مدینے بلائیے
یہ التجا مرے دلِ حسرت اثر کی ہے

ق

حالت چھپی ہوئی کوئی سرکار سے نہیں
دنیا میں کیفیت جو یہ سب شور و شر کی ہے

بدحال ہیں، مسلمان جہاں میں جہاں بھی ہیں
اور، اپنے ملک میں بھی تو حالت سقر کی ہے

ایسے میں اور کس سے مدد ہم طلب کریں
محمودؔ اُن کے در سے تمنّا ظفر کی ہے

☆......☆......☆

شکر خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے

از: مولانا محمد ادریس رضویؔ۔ سنّی جامع مسجد، پتری پُل، کلیان، مہاراشٹر

دیوانِ رضوی یعنی صدائے بخشش سے ماخوذ

ہر سمت دھوم میرے نبی کے سفر کی ہے
ساتوں سما سے آگے گزر اس بشر کی ہے

ہر وقت رہتے اپنے خدا سے ہیں متّصل
اللہ ہی جانے شان جو خیرالبشر کی ہے

رکھا قدم تو دل میں چھپایا نشانِ پا
قسمت ہے اوج پر تو حجر کے جگر کی ہے

کہنے لگا ستون نبی کے فراق میں
مت کیجئے جدا یہ دعا میرے سَر کی ہے

کہتے ہیں السّلام نبی ﷺ کو نبات بھی
حیرت میں ہے سما یہ ادا اک شجر کی ہے

دنیا کا مال زر ہو کہ ہو آخرت کا دھن
جس کو ملی ہے بھیک یہ داتا کے در کی ہے

اک بار مَیں بھی جاتا زیارت کے واسطے
ہے دل میں کوئی چاہ تو آقا کے در کی ہے
قسمت سے پہنچا رضویؔ اگر آپ کے حضور
لوٹے گا مَل کے خاک جو آقا کے در کی ہے

☆......☆......☆

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہ ابرار ہے

از: راجا رشید محمودؔ

(ماہ نامہ نورالحبیب، بصیر پور شریف، اکتوبر ۲۰۱۲ء، ص ۹۵)

صرف نعتِ مصطفیٰ ہی شعر کا معیار ہے
مدحِ آقا جب نہیں تو شاعری بے کار ہے
نام لیوا مصطفیٰ کا صاحب کردار ہے
جو محب ان کا نہیں ہے وہ ذلیل و خوار ہے
ذرۂ خاکِ مدینہ مطلع انوار ہے
اور فضائے شہرِ سرکارِ جہاں گل بار ہے
قربتِ قبہ میں جو مینار ہے، ضوبار ہے
جھلملاتا اس میں نورِ حق سرِ ابصار ہے
التفاتِ مصطفیٰ کا وہ یمِ ذُخّار ہے
جس کے صفر میرا نکبت و ادبار ہے
رحمتِ حق سے وہ ناامید ہو سکتا نہیں
بندۂ محبوبِ خالق خلد کا حق دار ہے

عامل صل علیٰ احمد ہے جو، اس شخص پر
ابرِ لطف و رحمتِ سرکار کی بوچھار ہے
حرفِ ماینطق سے واضح ہوگئی ہے حیثیت
ہر حدیثِ سرورِ عالم بقا آثار ہے
مادحانِ نعت گویانِ نبی وہ لوگ ہیں
جن سے سب اہلِ صفا، اہلِ ولا کو پیار ہے
خواہش باغِ بہشتِ پاک میں محمودؔ کو
گنبدِ سرور کی سبزی دعوتِ دیدار ہے

☆......☆......☆

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

از: حافظ مظہر الدین مظہرؔ

کیا کہوں ان کے لطف سے یوں ہے دل آشنا کہ یوں
اُن کی عطا سے پوچھیے بولے گی خود عطا کہ یوں
یوں حرمِ جمال میں قربِ حبیب تھا کہ یوں
کوئی یہ کیا کہے کہ یوں کوئی بتائے کیا کہ یوں
سوچ میں تھے الم نصیب، کیسے سکوں سے ہوں قریب
میں نے درودِ پاک انھیں پڑھ کے بتا دیا کہ یوں
مجھ کو یہ فکر تھی کہ میں پہنچوں گا طیبہ کس طرح
باغِ جہاں کے صحن میں چلنے لگی ہوا کہ یوں
پردۂ سوز و ساز میں، یا غمِ جاں نواز میں
یوں کہوں ان کے روبرو درد کا ماجرا کہ یوں

جو یہ کہیں کہ فقر کی شان میں دل کشی کہاں
اُن کو درِرسول کا مجھ سا گدا دکھا کہ یوں
مظہرِ بے عمل کو بھی ، اُن کی لگن ضرور تھی
خیر یہ بحث چھوڑیئے، یوں تھا وہ خوش نوا کہ یوں

☆......☆......☆

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

از: مولانا محمد ادریس رضوی، جامع مسجد کلیان،

(وسیلۂ بخشش، غوث الوریٰ اکیڈمی، کلیان ۲۰۱۱ء، ص ۴۶)

کیسے رہے گا دل میرا در پہ ترے بتا کہ یوں
اپنی لگن لگا کے تو دل کو مرے دکھا کے یوں

دل پہ مرے تو فضل کی ایسی ہوا چلا کہ یوں
کرتا رہوں تری ثنا ہو کے ترا فدا کہ یوں

کرتا رہوں دعا ترے در پہ میں یا خدا کہ یوں
چھوٹے نہ در ترا کبھی ایسی لگن لگا کہ یوں

دنیا کی فکر سے رہوں دور میں یا خدا کہ یوں
دیکھوں کبھی نہ غم کا منہ ایسا مجھے بنا کہ یوں

شکر ادا کروں ترا دل کو خوشی سنا کہ یوں
کھلتا ہے کیسے دل کا گل دل کو مرے دکھا کہ یوں

بندہ ترا میں ہو کے بھی در پہ ترے رہوں پڑا
جس کو مری کبر نہ ہو ایسی دوا پلا کہ یوں

عشق میں ترے کس طرح جلتے ہیں عاشقوں کے دل
آگ وہی لگا کے تو دل کو مرے جِلا کہ یوں
دکھ میں گھرا ہے کب سے رضویؔ لے خبر تو یاقوی
چین سکون دے کے تو غم سے اُسے چھڑا کہ یوں

☆......☆......☆

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

از: مولانا محمد ادریس رَضویؔ۔ سنّی جامع مسجد، پَتری پُل، کلیان، مہاراشٹر

دیوانِ رَضوی یعنی صدائے بخشش سے ماخوذ

زلفِ حبیب کی مہک ،دل میں تو یوں سما کہ یوں
آئے نہ پھر خیالِ بد، ایسا قدم جما کہ یوں

ان کے قدم پہ میرا دل، میری نظر مرا جگر
صبح و مسا رہیں فدا، ایسا مجھے بنا کہ یوں

نعتِ نبی ﷺ رقم کروں، شانِ نبی ﷺ بیاں کروں
ان کی وِلا کا درد و غم، دل میں مرے بسا کہ یوں

بس اک نظر مَیں دیکھ لوں، ان کے دیارِ پاک کو
دل میں مرے سما کہ تو، مجھ کو کبھی اڑا کہ یوں

نامِ رسول پاک ﷺ پر، جان و جگر کروں فدا
ولولہ عشق کا مرے دل میں ذرا اٹھا کہ یوں

جان و جسد کے مُلک پر ،حکم چلے حبیب ﷺ کا
ان کے ہی حکم پر چلوں ،ایسا مجھے بنا کہ یوں

قلب وجگر مرے سدا، کہتے رہیں نبی نبی ﷺ
یادِ نبی ﷺ میں مَیں رہوں، ایسی ہی دھن لگا کہ یوں
بخت ہے خفتہ رضویؔ کا، جائے گا کیسے طیبہ میں
خفتہ نصیب کو جگا اور اسے بلا کہ یوں

☆......☆......☆

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

از: وصی احمد احسنؔ گھوسوی،

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، جنوری ۱۹۸۷ء، ص ۹۵)

سچے نبی ہیں مصطفیٰ ، شاہد ہے معجزہ کہ یوں
مٹھی میں کنکری نے خود کلمۂ حق پڑھا کہ یوں
کتنا بلند مرتبہ احمدِ مجتبیٰ کا ہے
رب نے بُلا کے عرش پر، سب کو دکھا دیا کہ یوں
سچ ہے سُنے گا التجا ،سارے جہاں کا خدا
پڑھ کر درودِ پاک اگر ، مانگیے یوں دعا کہ یوں
کوئی نہیں ہے منحرف، سب کو ہے اس کا اعتراف
فخرِ رُسل نے جو کہا ، کرکے دکھا دیا کہ یوں
چشم زدن میں عرش پر احمدِ مجتبیٰ گئے
کیسے یہ معجزہ ہوا ، کوئی بتائے کیا کہ یوں
رحمت ہیں کس طرح نبی ، احسنؔ چھڑی یہ بحث جب
خالق بے نیاز نے قرآں میں لکھ دیا کہ یوں

☆......☆......☆

پھر پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

از: مولانا محمد ادریس رضوی، جامع مسجد کلیان،

(وسیلۂ بخشش، غوث الوریٰ اکیڈمی، کلیان ۲۰۱۱ء، ص ۴۷)

لعل و گہر کے حُسن پر میری نگاہ جائے کیوں
دھن میں تری لگا ہے دل دھیان کسی کا لائے کیوں
خاک کے گھر کو پاک کرکے تو رہے اگر سدا
بات اِدھر اُدھر کی پھر اس میں جگہ بنائے کیوں
دل میں بسا کے میں تجھے کرتا رہوں تری ثنا
تری جہت سے دل مرا کوئی کہیں پھرائے کیوں
اپنا بنا کے اپنے در پر تو بٹھالے مجھ کو گر
اور کسی کے در پہ پھر تیرا فقیر جائے کیوں
تیرے کرم کا کھاتے ہیں تیرے کرم کا پیتے ہیں
تجھ سے ہی لَو لگائے ہیں کوئی ہمیں چھڑائے کیوں
تیری سخا پہ پلتے ہیں تیر عطا سے پاتے ہیں
دنیا کی جھوٹی شان پھر کوئی ہمیں لبھائے کیوں
تجھ سے ہے باقی میری ذات موت و حیات تیرے ہاتھ
دھوکے میں لے کے آدمی ہستی مری مٹائے کیوں
تیری رضا پہ میں رہوں تیری سخا پہ میں پلوں
کرتا رہوں یہی دعا کوئی مجھے چھڑائے کیوں
سارا جہاں ہے تیرا خلق، ساری زمیں ہے تیرا مُلک
تیری زمیں پہ رہتے ہیں کوئی ہمیں ستائے کیوں

دل میں ہے تو نظر میں تو فکر میں تو ذہن میں تو
دل کو ملے اگر تو پھر شور یہ دل مچائے کیوں

دشت وجبل میں تو ہی تو شمس وقمر میں تو ہی تو
ارض وسما میں پھر کسی کو تو نظر نہ آئے کیوں

وقتِ اجل مری زباں کرتی رہے تری ثنا
ایسی ملے زباں تو پھر دل میں خوشی نہ آئے کیوں

سر میں رہے تیری لگن دل میں رہے تری چبھن
کرتا رہے تری ثنا رضویؔ کہیں پہ جائے کیوں

☆......☆......☆

پھر پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

از: حضرت برہانِ ملت برہان الحق جبل پوری علیہ الرحمۃ (خلیفۂ اعلیٰ حضرت)

(جذباتِ برہان، ص ۱۷۴)

غوث کے در کو چھوڑ کر غیر کے در پہ جائے کیوں
ٹکڑوں پہ جن کے ہے پلا اُن کا دیا نہ کھائے کیوں

تیری گلی کا سنگ بھلا، راہ سے تیری جائے کیوں
ناز کا ہے پلا ہوا، جھڑکیاں سب کی کھائے کیوں

یوں تو عطا پہ ہے عطا، یاں ہے سوا خطا کے کیا
تیرا کرم ہے قادرا، پھر مجھے شرم آئے کیوں

تیرا کرم ہے موجزن، نار سے پھر ہو کیوں محن
تیرے ہی لطف سے ہے امن، آگ ہمیں جلائے کیوں

ہم تو ترے فقیر ہیں، غیر کا خوف کیوں کریں
بیٹھے ہیں ٹھنڈے سائے میں، کوئی ہمیں اٹھائے کیوں

سایۂ مصطفیٰ ہیں آپ، رحمتِ کبریا ہیں آپ
سب پر ہے آپ کا کرم، ہم کو بھلا بھلائے کیوں

فیضِ رضاؔ سے دوستو، برہاں کی نظم کو سنو!
سینے پہ دشمنوں کے آج، برچھی سی چبھ نہ جائے کیوں

☆......☆......☆

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں

از: جناب واحدؔ صاحب، پاکستان

کاش ہو اس وقت اُن کا ذیل عالی ہاتھ میں
جب لواے حمد لیں گے وہ مثالی ہاتھ میں

چاند ہو ٹکڑے، پھر سورج، رواں ہو آب بھی
طاقتیں رکھتے ہیں وہ ایسی نرالی ہاتھ میں

ہاتھ خالی ان کے در سے کوئی بھی پلٹا نہیں
کچھ نہ کچھ جاتا ہے لے کر ہر سوالی ہاتھ میں

جس کو چاہیں، جس قدر چاہیں عطا کرتے ہیں وہ
"دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں"

باغِ عالم کا اُنہیں حق نے بنایا باغباں
پتہ پتہ ملک میں ہے، ڈالی ڈالی ہاتھ میں

دشمن جاں پر بھی ہوتی ہے عنایت کی نظر
باگ ملک عفو کی آقا نے کیا لی ہاتھ میں

تشنہ لب واحد کی آقا! ختم کیجئے تشنگی
یہ بھی لے کر در پہ آیا ہے پیالی ہاتھ میں

☆……☆……☆

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

از: مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن جمیل قادری رضوی بریلوی

(قبالۂ بخشش، رضا اسلامک مشن، بریلی شریف، ص ۱۲۲/ ۱۲۳)

حبیب خدا عرش پر جانے والے
وہ اک آن میں جا کے پھر آنے والے
خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ آنے والے
وہ تفصیل سے سیر فرمانے والے
وہ اقصیٰ میں معراج کی شب پہنچ کر
امامت نبیوں کی فرمانے والے
وہ امی ہیں ایسے کہ فضل خدا سے
ہیں علم مغیبات سکھلانے والے
انھیں کی ہے عالم میں نافذ حکومت
یہی ہیں درختوں کے بلوانے والے
اشارے سے ان کے قمر کے ہوئے دو
یہ ہیں دم میں سورج کو لوٹانے والے
انھیں کا لقب ہے شفیعِ غلاماں
یہ ہیں اہلِ عصیاں کے بخشانے والے

رہا ان کے ماتھے شفاعت کا سہرا
یہی ہیں گناہوں کے بخشانے والے
یہی تو ہیں ہر قسم کی نعمتوں کے
زمانے میں تقسیم فرمانے والے
نہ کیوں کر غنی دل ہوں ان کے جو ہیں
حضورِ نبی ہاتھ پھیلانے والے
جو چاہو وہ مانگو جو مانگو وہ پاؤ
نہیں ہیں یہ انکار فرمانے والے
تمنّا کجا سلطنت چھوڑتے ہیں
ترے در پہ جھولی کو پھیلانے والے
نہ کیوں چمکیں کونین میں بدر ہو کر
ترے نامِ اقدس پہ مٹ جانے والے
پہنچتے ہیں مقصود کو اپنے جلدی
قدم راہِ مولیٰ میں دوڑانے والے
اجل سر پہ ہے تیز چل سوئے طیبہ
مدینے کے رستے میں ستانے والے
کریں آکے نظّارۂ سبز گنبد
جو اونچا فلک کو ہیں بتلانے والے
ہمارے ہی منتظر حور وغلماں
ہیں پہلے ہمیں خلد میں جانے والے

ہمیں ناز ہے دشتِ طیبہ پہ زاہد
جو ہیں آپ جنت پہ اِترانے والے

گل خلد سے بدلوں میں خارِ طیبہ
ارے واہ شاباش للچانے والے

میں مجرم سہی پر نبی کے کرم سے
نہ روکیں گے مجھ کو کہیں تھانے والے

ہے سایہ فگن سر پہ پرچم نبی کا
نہیں مہرِ محشر سے گھبرانے والے

منادی کہے گا نہ گھبرائیں مجرم
اب آتے ہیں امت کے بخشانے والے

گنہگار کیا بلکہ ہیں انبیا بھی
تری ذات پر فخر فرمانے والے

جگادے خدارا مرا بختِ خفتہ
غلاموں کی قسمت کو چمکانے والے

جو عالم کو کرتے ہیں روشن مہ و خور
وہ ہیں تیرے ذروں سے شرمانے والے

ادھر بھی کوئی بوند گیسو کا صدقہ
مرے ابرِ رحمت کے برسانے والے

جو اچھوں کی قسمت میں ہے جام تیرا
بدوں کو بھی اک بوند مَے خانے والے

ہے جن کا وظیفہ اغثنی حبیبی
یہ ہیں ان کی امداد فرمانے والے

جو دنیا میں ہیں منکرِ استعانت
وہ ہوں گے قیامت میں پچھتانے والے

ادب دل سے لازم ہے اے اہلِ محفل
حبیبِ خدا ہیں یہاں آنے والے

جلیں اور توصیفِ سرکار سُن کر
جہنم کی آتش میں جل جانے والے

بنے گا تو بے شک جہنم کا کندہ
ارے نائبِ حق سے پھر جانے والے

جو کہتے ہیں ان کو نہ تھا علم بالکل
وہ بے شبہ دوزخ میں ہیں جانے والے

دعا ہے کہ احباب میں ہو یہ چرچا
جمیلؔ اب مدینے کو ہیں جانے والے

وہیں پر رہوں اور وہیں جان نکلے
مدینے کے ہوں لوگ دفنانے والے

☆......☆......☆

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

از: جناب قیصر وارثی صاحب لکھنوی

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۳۱)

سلا آپ پر عرش پر جانے والے
مری مغفرت کی سند لانے والے

ستم پر نہ خوش ہوں ستم ڈھانے والے
مسلماں نہیں اُن سے گھبرانے والے

مری پشت پر ہیں مرے غوث وخواجہ
رہیں ہوش میں مجھ سے ٹکرانے والے

انھیں سے کہو حالِ قلبِ پریشاں
وہی الجھنوں کے ہیں سُلجھانے والے

اک اُمی لقب کا یہ اعجاز دیکھو
ک پڑھتے ہیں کلمہ صنم خانے والے

بہاتے رہے ہجرِ طیبہ میں آنسو
یہ آنسو نہیں رائیگاں جانے والے

حضور اعلیٰ حضرت کے اشعار قیصرؔ
یقیناً ہیں دل میں اتر جانے والے

☆......☆......☆

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

از: مولانا محمد صدیق صادقؔ بریلوی

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۳۱)

ملیں گے وہاں کون سمجھانے والے
سنبھل جائیں اب بھی بہک جانے والے

ہیں زندہ وہی ان کو زندہ کہیں گے
جو ہیں نام پہ اُن کے مر جانے والے

کبھی ان کا دامن نہ ہاتھوں سے چھوٹے
وہی ہیں مصیبت میں کام آنے والے

یہ کھائیں انھیں کا انھیں کو نہ چھوڑیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

ہمیں خوف کیوں ہو قیامت کا صادقؔ
ہیں آقا کرم ہم پہ فرمانے والے

☆......☆......☆

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

از: مولانا شاہدؔ کلیم رضوی

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۳۲)

ہیں خوش بخت طیبہ کے سب جانے والے
ہیں بہتر جو واپس نہیں آنے والے

ہدایت کا سہرا تمھیں حق نے بخشا
زمانے میں امی لقب پانے والے

ہے منزل تری عرشِ اعظم سے بالا
خوشا آمنہ بی کے گھر آنے والے

رہے ہم پہ احمد رضا خاں کی شفقت
امامِ اہلِ سنت کے کہلانے والے

درِ مصطفیٰ سے ملے بھیک شاہدؔ
تو ہم بھی ہوں قسمت پہ اِترانے والے

☆......☆......☆

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

از: ڈاکٹر ارشد علی خاں نیّر قادری، قنوج

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، مارچ اپریل مئی ۱۹۹۳ء، ص ۶۱)

رسولوں کے بن کر امام آنے والے
یہ رتبہ خدا سے ہو تم پانے والے

چمک چاندتاروں کو تو نے عطا کی
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

عدو ہوں کہ اپنے کہ شاہ و گدا ہوں
سبھی ان کا فیضان ہیں پانے والے

خدا ان کے ایماں کو رکھے سلامت
جو نسبت محمد کی ہیں پانے والے

یہ ہے حُسنِ اخلاقِ شاہِ مدینہ
پشیماں ہوئے ہیں ستم ڈھانے والے

حقیقت کی راہیں دکھا دی ہیں تم نے
کہ احسان ملّت پہ فرمانے والے

ترا کھائیں تجھ سے ہی دامن بچائیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

نہیں ان سے چھوٹے گا دامانِ احمد
رضا کو جو فیضان ہیں پانے والے

عطا بھیک ہو نیّرِ قادری کو
مرادیں دوعالم کی بر لانے والے

☆......☆......☆

”نظر اک چمن سے دو چار ہے، نہ چمن چمن بھی نثار ہے“

از: مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ

(دیوانِ سالکؔ، مشمولہ: رسائلِ نعیمیہ، 1998ء ص 21/22)

جنھیں خلق کہتی ہے مصطفیٰ، مرا دل انھیں پہ نثار ہے
مرے قلب میں ہیں وہ جلوہ گر، کہ مدینہ جن کا دیار ہے

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک، ہے چمن میں جن کی چہل پہل
وہ ہی اک مدینہ کے چاند ہیں، سب انھیں کے دم کی بہار ہے

وہ جھلک دکھا کے چلے گئے، مرے دل کا چین بھی لے گئے
مری روح ساتھ نہ کیوں گئی، مجھے اب تو زندگی بار ہے

وہی موت ہے وہی زندگی، جو خدا نصیب کرے مجھے
کہ مرے تو اُن ہی کے نام پر، جو جیے تو اُن پہ نثار ہے

وہ ہے آنکھ جس کے یہ نور ہیں، وہ ہے دل جس کے سرور ہیں
وہی تن ہے جس کی یہ روح ہیں، وہ ہے جاں جو اُن پہ نثار ہے

جو کرم سے اپنے شہِ اُمم، رکھیں مجھ غریب کے گھر قدم
مرے شاہ کی نہ ہو شان کم، کہ گدا پر اُن کا یہ پیار ہے

وَلے اِس غریب کا خم کدہ، بنے رشکِ خلدِ بریں شہا
کرے ناز اپنے نصیب پر ، بنے شاہ وہ جو گنوار ہے

دمِ نزع سالکؔ بے نوا کو دکھانا شکل خدا نُما
کہ قدم پہ آپ کے نکلے دم، بس اِسی پہ دارومدار ہے

☆......☆......☆

نظر اک چمن سے دو چار ہے، نہ چمن چمن بھی نثار ہے

از: جناب بیکلؔ اُتساہی (کلیاتِ بیکلؔ، فرید بک ڈپو، دہلی، ص ۳۴۴)

ابھی دل کے غنچے ہیں مضمحل، ابھی کشمکش میں بہار ہے
ادھر آ ہوائے مدینہ آ، ترے پاس روحِ قرار ہے

کوئی رنگ و روپ پہ مٹ گیا، کوئی نغمگی پہ نثار ہے
اسی نعتِ شاہِ مدینہ پر مری زندگی کا مدار ہے

میں نشے میں چور ازل سے ہوں، اسی حُسن کیف میں گم رہوں
اسی پر مروں اسی پر اٹھوں یہ غمِ نبی کا خمار ہے

یہ ہٹاؤ خلد کی دل کشی، یہ بجھاؤ چرخ کی روشنی
مری چشمِ قلب کے سامنے، مرے مصطفیٰ کا دیار ہے

درِ مے کدہ ترا ساقیا، کوئی چھوڑ کر کہاں جائے گا
جہاں لطف بٹتا ہے نور کا، جہاں رحمتوں کی بہار ہے

ترے نقشِ پا کی جھلک ملی تو فلک کے تارے چمک اٹھے
یہ جمالِ انجم و کہکشاں ، تری رہ گزر کا غبار ہے

یہ مسرتوں کا حسیں جہاں، یہ جہانِ نو کی جوانیاں
اسے اور کچھ نہیں چاہیے جو نبی کا بادہ گسار ہے

ترا بیکلؔ اچھا نصیب ہے تو چلا جو شہرِ حبیب کو
مگر اشک آنکھوں سے ہیں رواں، نہ سکون ہے نہ قرار ہے

☆......☆......☆

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رسائی ہے

از: مولانا محمد ادریس رَضویؔ سنّی جامع مسجد، پتری پُل، کلیان، مہاراشٹر

دیوانِ رَضوی یعنی صدائے بخشش سے ماخوذ

نے مال نہ دولت نے عزّت کی دہائی ہے
طیبہ کو چلوں پیدل اب دھن یہ سمائی ہے

تیرے ہی بلانے سے طیبہ کا سفر ہوگا
یہ مال و اثاثہ تو نیّت کی بندھائی ہے

رو رو کے سناؤں گا طیبہ میں لگن دل کی
الفت کی اداؤں نے یہ بات سکھائی ہے

توفیق خدا سے مَیں در کا ہوں گدا تیرے
میری یہ گدائی ہی بس دل کی کمائی ہے

آباد رہے دائم ایماں کا مرے گلشن
صدقے میں ترے، دل نے تمہید اٹھائی ہے

دشمن کی جفاؤں سے بہکے نہ قدم اپنا
بہکے گا قدم گر تو پھر دل کی بُرائی ہے
دنیا کی مُحبّت سے دل پھیر دے رضویؔ کا
ایماں کی نفاست نے یہ جُوت جلائی ہے

☆......☆......☆

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے

از: سید وحید القادری عارفؔ (بہ شکریہ سید وحید القادری عارف صاحب، جدّہ)

کتنی عظیم مرتبت کیسی بڑی یہ شان ہے
خاکِ درِ رسول کا ہر ذرہ آسمان ہے
آمدِ مصطفیٰ ہوئی نورِ یقین آ گیا
ریب و گماں یوں مٹے ریب ہے نہ گمان ہے
آپ سے رونق حیات آپ کے دم سے کائنات
آپ ہیں جاں جہان کی جان ہے تو جہان ہے"
نقشِ قدم جہاں ملے سر کو وہیں جھکا دیا
اپنی یہی ہے آبرو آن ہے بان ہے شان ہے
قسمت مری کہ مل گیا دامن مصطفیٰ مجھے
میرے لئے یہ حشر کی دھوپ میں سائبان ہے
کٹتے نہیں ہیں روز و شب لوٹ کے در سے آپ کے
پھر آرزوئے حاضری دل میں مرے جوان ہے
وحشتِ دل شبِ سیاہ ہمدم نہ کوئی ہمنوا
ایک نظر ہو یا نبی سخت یہ امتحان ہے
انکا میں ہو چکا تو پھر خوف کی کوئی بات کیا
میرے وہ ہو گئے تو پھر میرے لئے امان ہے

انکا کرم جو ہو مری ناؤ تو پار ہو چکی
طوفاں کا کوئی غم نہیں موج ہی پاسبان ہے
وابستہ در سے آپ کے عارفؔ کمترین بھی ہے
جنت سے بھی سوا اسے آپ کا آستان ہے

☆......☆......☆

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے

از: مفتی محمد مشتاق احمد عزیزی امجدی

(نغماتِ قادری، جماعت رضائے مصطفیٰ، ناسک، ۲۰۰۸ء، ص ۴۱/۴۲)

مدحتِ مصطفائی میں نازل ہوا قرآن ہے
عالمِ ہست و بود میں آقا کی کیسی شان ہے
معراج میں حضور نے خلاّقِ کائنات کی
چشمِ جبیں سے دید کی جس کا نہیں مکان ہے
مولیٰ علی و فاطمہ جس میں حسین اور حسن
پاکیزہ کتنا محترم نبوی یہ خاندان ہے
ہوگا یا جو بھی ہو چکا اس کا نبی کو علم ہے
اللہ کے کلام میں واضح یہی بیان ہے
اپنی غرض کو جو کہے اس کو مرادِ دل ملے
شاہِ امم عرب عجم عالمِ ہر زبان ہے
خیر الرسل کی رفعتیں کیسے بیان ہو سکیں
کون و مکان و لامکاں تلووں میں آسمان ہے

عرش بریں ہو فرش ہو غرب و جنوب یا شمال
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

اللہ کے خزانوں کی کنجی ہے جس کے ہاتھ میں
نائبِ ذاتِ کبریا مالکِ کُل جہان ہے

جس کی مہک ہے ہر طرف شرق و غرب شمال میں
گنبدِ پاک برزمیں جیسے کہ بوستان ہے

چرچا محب حبیب کا مشتاق پہلے پھر نماز
مسجد میں ہوتی اس لیے پانچوں پہر اذان ہے

☆......☆......☆

لم یاتِ نظیرک فی نظرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا

از: ممتاز نادرؔ، دھولیہ، مہاراشٹر، انڈیا (متاعِ نادر، ۲۰۰۹ء، ص ۷۵)

اے بادِ صبا سوگندِ خدا جب کوے شہ بطحا جانا
کہہ دینا سلام اس مفلس کا ہے تیرا وہاں آنا جانا

اُس محسنِ اعظم کے صدقے اُس رحمتِ عالم کے صدقے
اپنوں کو تو اپنا سمجھا ہی بے گانوں کو بھی اپنا جانا

پہنچے نہ جہاں جبریل امیں اُس در پہ گئے ہیں سرورِ دیں
اللہ سے تنہا ملنا تھا مقصودِ شبِ اسریٰ جانا

جب خلد میں آقا جائیں گے ہمراہ ہمیں لے جائیں گے
کیا اُن کو گوارا بھی ہوگا جنت میں بھلا تنہا جانا

اللہ کرم فرماتا رہے طیبہ میں اِسے بلواتا رہے
ہر سال یہ آتا جاتا رہے نادرؔ کا رہے آنا جانا

☆......☆......☆

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از: صاحب زادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی

(شمیم شوق، ص ۵۸)

آمنہ کا دلارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہ خدا کا پیارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرش پر جلوہ فرما، ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عرش پر جلوہ آرا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی عظمت کا کوئی ٹھکانہ نہیں
ہے وہی شاہ پارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب رسولوں سے اعلیٰ، ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب نبیوں سے پیارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روزِ محشر کا ڈر ہو ہمیں کس لیے
جب شفیع ہے ہمارا، ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دو! خوشی بے سہاروں کو واحدؔ سدا
ہر کسی کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆......☆......☆

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

از: مفتی محمد مشتاق احمد عزیزی امجدی

(نغماتِ قادری، جماعت رضائے مصطفیٰ، ناسک، ۲۰۰۸ء، ص ۴۳)

محرمِ رازِ اسرا ہمارا نبی ﷺ
وجہِ جوشِ تدلّیٰ ہمارا نبی ﷺ

چشمِ وحدت کا تارا ہمارا نبی ﷺ
رب کو سب سے پیارا ہمارا نبی ﷺ

جس کا مداحِ اوصاف قرآن کا
ہر ورق ہر سپارا ہمارا نبی ﷺ

نور سے نور کی اک ملاقات تھی
لامکاں جب وہ پہنچا ہمارا نبی ﷺ

خلق میں انبیا سب سے اونچے مگر
اُن میں ممتاز و نیارا ہمارا نبی ﷺ

ڈوبا سورج پھرے ایک ہی گر کرے
اپنا ادنیٰ اشارا ہمارا نبی ﷺ

اپنے جیسا بشر کہنے والو! انھیں
مت کہو تم خدارا، ہمارا نبی ﷺ

ہوگئی ختم احساس کی تیرگی
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

ہوگیا بہجتِ حُسن میں بے مثال
حق نے ایسا سنوارا ہمارا نبی ﷺ

ربِّ سلّم صداؤں میں مشتاق کو
جس نے پُل سے اتارا ہمارا نبی ﷺ

☆......☆......☆

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا

از: مفتی محمد مشتاق احمد عزیزی امجدی

(نغماتِ قادری، جماعت رضائے مصطفیٰ، ناسک، ۲۰۰۸ء، ص ۱۴/۱۵)

جو بھی طیبہ کی بہاروں کا حشم کا جان گیا
حق یہی ہے کہ وہ دنیا سے بایمان گیا

ہوگیا سارا سما رشکِ بہارِ جنت
فرش سے عرش پہ جب رب کا وہ مہمان گیا

اس کی رفعت کو ثریا بھی کہاں پائے گی
جس کا سر عظمتِ سرکار پہ قربان گیا

تیری گستاخیاں بے باکیاں اُن کی شان میں
اُف ہے نجدی کہ کدھر کو یہ ترا دھیان گیا

انجمن مشکِ ختن کی لگی بُو سے اس کی
جس جگہ عطر کا وہ محور و سلطان گیا

نجدیا! دامن آقا سے لپٹ جا ورنہ
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

گھس گئی جس کی جبیں اُن کے درِ اقدس پر
خلد میں وہ بہ خوشی بندۂ رحمان گیا

زندگی جس کی ہوئی وقف اہانت کے لیے
شکل میں انس کی دنیا کے وہ شیطان گیا

آسماں اور زمیں روتے ہیں غم کے آنسو
جب عدم کو ئی شہ دیں کا ثنا خوان گیا

اس کی توقیر کے نغمے ہیں جہاں میں ہر دم
عزتِ خاکِ مدینہ کو جو پہچان گیا

خود کو ہر فرد نے مشتاقِ مہکتا پایا
جس طرف خوشبوؤں والا شہِ ذی شان گیا

☆......☆......☆

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا

از: پیکرؔ خادمی محمدی، (ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۳۹)

کس طرف اے دلِ ناداں ترا رجحان گیا
پاس کچھ بھی نہ بچے گا اگر ایمان گیا

زندگی ہی میں منا لے جو منانا ہے انھیں
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اپنے محبوب کو دینا تھی خدا کو معراج
کون پہنچا ہے جہاں صاحبِ قرآن گیا

میں غلام ادنا ہوں مجھ پر مرے آقا رحمت
وہ مجھے جان گئے میں انھیں پہچان گیا

اس طرح بھیجا محمد ﷺ نے جہیز زہرہ
پہلے قرآن گیا بعد کو سامان گیا

میرے آقا مرے رہبر مرے غم خوار و انیس
جس نے سمجھی تری سیرت وہی قربان گیا

عشقِ احمد نے بنایا ہے مجھے دیوانہ
دوزخی ہونے کا پیکرؔ مجھے امکان گیا

☆......☆......☆

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا

از: ڈاکٹر تصرف علی خاں رضوی جلال پوری
(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، فروری ۱۹۹۳ء، ص ۳۹)

ابرِ رحمت کی فضاؤں میں وہ انسان گیا
بن کے سرکارِ مدینہ کو جو مہمان گیا

سیکھ لو عشق کے آداب بریلی آ کر
کی محبت نہ پیمبر سے تو ایمان گیا

آج بھی سایہ فگن ہم پہ ہے سرکار کا ہاتھ
کون کہتا ہے کہ امت کا نگہبان گیا

آج دنیا میں تو کر اُن کی شفاعت تسلیم
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

نور والے تری اس شیریں مقالی کے نثار
ہر صحابی ترے فرمان پہ قربان گیا

تو ہوا رحمتِ عالم کی اداؤں پہ نثار
اعلیٰ حضرت میں ترے قدموں پہ قربان گیا

ہے یہ فیضانِ کرم مفتیِ اعظم رضویؔ
میرا دشمن مرے آگے سے پشیمان گیا

☆......☆......☆

ذرّے جھڑ کر تری پیزاروں کے

از: عبدالرحیم قادری نظر کان پوری،

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، فروری ۱۹۹۲ء، ص ۳۵)

دن پھرے منہ سے گنہگاروں کے
بول بالے مری سرکاروں کے

حشر میں فاتحِ محشر کا کرم
کام آئے گا سیہ کاروں کے

دہر میں سرورِ عالم کے طفیل
پھول ہوئے خار بھی گل زاروں میں

خلد میں بھیجتے جائیں گے حضور
نام لے لے کے گنہگاروں کے

آ گئی کیسے مسیحا نفسی
حصے میں آپ کے بیماروں کے

تھام لو دامن سرکار نظرؔ
چارہ گر ہیں وہی بے چاروں کے

☆......☆......☆

پاٹ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم

از: مولانا نسیم بستوی،

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، اگست ۱۹۹۲ء، ص ۵۰)

ساقیِ کوثر ہے ہیں مَے خوار ہم
حشر میں بھی پھرتے ہیں سرشار ہم

ہوگئے دونوں جہاں سے بے نیاز
زیرِ دامانِ شہِ ابرار ہم

پھوٹ نکلی ماہِ طیبہ کی ضیا
پاتے ہیں عالم کو پُر انوار ہم

آ گئے بہرِ شفاعت ! مصطفیٰ
دیکھ لیں عصیاں نہیں بے یار ہم

گردشِ دوراں تجھے کچھ ہوش ہے
ہیں غلامِ احمدِ مختار ہم

اپنے روضے پر بُلا لو یارسول
ہیں گرفتارِ غم و افکار ہم

ہو کرم محبوبِ رب العالمیں
گردشِ عالم سے ہیں دوچار ہم

مدحتِ شاہِ مدینہ سے نسیمؔ
رحمتوں کے ہوگئے حق دار ہم

☆......☆......☆

(اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کے مصرعۂ اولیٰ پر نعت)

"اے شوقِ دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں"

از: مفتی مشتاق احمد قادری عزیزی (ارمغانِ امجدی،)

پیدا کوئی حضور کے جیسا ہوا نہیں
اُن سے بڑا مقام کسی کو ملا نہیں

کلمہ میں بیچ نام کوئی فاصلہ نہیں
یعنی محب حبیب سے بالکل جدا نہیں

کوئی ستون خلد و فلک میں بچا نہیں
جس پر خدا نے نام رسالت لکھا نہیں

اُن کو تُو اپنے عشق کا کعبہ بنا کے دیکھ
"اے شوق دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں"

سارے غیوب ہوگئے یوں کھل کے آشکار
نظر نبی میں کوئی خفا بھی خفا نہیں

نبیوں میں کوئی فضلِ نبوت میں کم نہیں
لیکن کوئی حبیب اور خیر الوریٰ نہیں

بھیجا نہ جائے اُن پہ جو پہلے درودِ پاک
مقبول بارگاہِ خدا میں دعا نہیں

ٹھوکر بھی جنکی بانٹتی ہے دولتِ حیات
کہتا ہے کون خاکِ قدم میں شفا نہیں

جبریل بھی قطار میں بہرِ عطا کھڑے
بابِ حضور پاک سے بڑھ کر عطا نہیں

طیبہ کی خاک بالیقیں کامل علاج ہے
مشتاق جس مرض کی جہاں میں دوا نہیں

☆......☆......☆

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کے مصرعۂ اولیٰ پر

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف

از: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

"لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف"
بجلیاں گر جائیں گی اب غم کے تیروں کی طرف

روضۂ والاے طیبا ہم بھی دیکھیں یا نبی
ہو نگاہِ لطف و رحمت ہم فقیروں کی طرف

کر رہے ہیں آپ کی امت کو حیراں روز و شب
بارشِ قہر و غضب کر دیں شریروں کی طرف

جو درِ خیر البشر کا بن گیا ادنا غلام
کیوں کرے وہ رخ بھلا اپنا امیروں کی طرف

جب گھڑی پُرسش کی پیش آئے لحد میں دوستو!
پڑھ اٹھوں نعتِ نبی دیکھوں، نکیروں کی طرف

دور کر دیجے مُشاہدؔ سے ہر اک درد و الم
دیکھیے سرکار میرے بہتے نیروں کی طرف

☆......☆......☆

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کے مصرعۂ اولیٰ پر نعت شریف
''مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے''

از: مولانا محمد ادریس رَضوی َسنّی جامع مسجد، پتری پُل، کلیان، مہاراشٹر

دیوانِ رَضوی یعنی صدائے بخشش سے ماخوذ

''مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے''
حشر میں ہنستے ہوئے جائیں گے شیدا تیرے

ہم تو چھپ جائیں گے محشر میں ترے دامن میں
حیرتوں میں پڑے رہ جائیں گے رسوا تیرے

دستِ قدرت نے سنوارا ہے تری زلفوں کو
سورۂ لیل کا ہے ماتھے پہ لمعا تیرے

ہم تو اعدا و شیاطین سے بچنے کے لیے
نقشِ نعلین کا لیتے ہیں سہارا تیرے

دین اسلام پہ ہر وقت فدا رہتے تھے
حضرتِ ابن علی اور صحابہ تیرے

جنگِ خندق کی، یمامہ کی بدر کی ہے گواہ
کر گئے فیصلے حق میں ترے شیدا تیرے

تیری امّت کو مٹانے کا جتن کرتے ہیں
منکرِ دین جو کہلاتے ہیں اعدا تیرے

ہے مرے دل کی تمنّا کہ مدینہ دیکھوں
روضہ کو دل میں بساؤں شہِ بطحا تیرے

دکھ میں جب تجھ کو پکارا ہے ترے رضوی نے
اس پہ رحمت کے نئے باب ہوئے وا تیرے

☆......☆......☆

اعلیٰ حضرت کی ایک مشہور رباعی'' اللہ کی سرتابہ قدم شان ہیں یہ'' کے مصرع
'' ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ''
پر ایک نعت شریف

دیوانِ رَضوی یعنی صدائے بخشش ۔صفحہ ۱۶۵۔۱۶۶

نازاں ہے زمیں جن پہ وہ ذیشان ہیں یہ
تکتے ہیں سخی جن کو وہ سلطان ہیں یہ

صدیق و عمر یہ ہیں وہ عثمان و علی
دیں جن سے عبارت ہے وہ دیوان ہیں یہ

نادان نہ سمجھا ہے نہ سمجھے گا انہیں
''ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ''

محشر میں شفاعت پہ کمر باندھے ہوئے
ماں باپ سے بھی بڑھ کے مہربان ہیں یہ

محشر کی کڑی دھوپ میں امّت کے لئے
ہر آن محافظ ہیں نگہبان ہیں یہ

عثمان غنی، عوف و علی کہتے ہیں
یہ دین ہیں، اسلام ہیں، ایمان ہیں یہ

معراج کی شب حور و ملائک نے سنا
خود رب نے بتایا مرے مہمان ہیں یہ

تھی خوب انہیں ''ھا'' کے معنی کی سمجھ
گستاخ کہیں ''کاف'' سے انجان ہیں یہ

مانگے گا اگر دل سے تو اے رضوی تجھے
دیں گے کہ بہت تجھ پہ مہربان ہیں یہ

☆......☆......☆

تراذرّہ مہِ کامل ہے یاغوث

(قافیے میں معمولی تبدیلی کے ساتھ)

از: مولانا محمد ادریس رَضویؔ سنّی جامع مسجد، پتری پُل، کلیان، مہاراشٹر

دیوانِ رَضوی یعنی صدائے بخشش ِصفحہ ۱۰۶

تری چاہت تری حاجت ہے یاغوث
بڑی ابتر مری حالت ہے یاغوث

دعاؤں کی تری حاجت ہے یاغوث
کھڑی چاروں طرف آفت ہے یاغوث

بلاؤں میں بُلاتی ہے مری جان
تجھے لے کر کوئی نعمت ہے یاغوث

ہری ہوتی نہیں کِشتِ اَمَل آج
بڑی کتنی مری قسمت ہے یاغوث

عمل چھوڑا، کرم پھوٹا، مٹا نام
مگن پھر بھی مری ملّت ہے یاغوث

فغاں کرتا ہے بلبل اک زمانے سے
پڑی اس پر بڑی ذلت ہے یاغوث

فدا ہو کر فدا اُس پر کروں جان
کہاں ایسی مری ہمت ہے یاغوث

ترا قلزم ، تری کشتی ، ترا نام
ترا گوہر مری قسمت ہے یاغوث

تری مدحت ، ترا گلشن ، تری شان
تراسہرا ، تری عظمت ہے یاغوث

مرے دل میں اُتر جائے ترا نام
مری خواہش، مری چاہت ہے یاغوث

دوا میری ،دعا تیری، مری جان
اجابت کی یہی صورت ہے یاغوث

سدا تازہ رہے رضویؔ کا ایمان
یہی ارماں یہی چاہت ہے یاغوث

☆......☆......☆

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

ردیف میں معمولی تبدیلی کے ساتھ

از: ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتے ہیں صدقے نور کے
صدقے لینے نور کے آئے ہیں تارے نور کے

ہیں مرے آقا بنے سارے کے سارے نور کے
ذکر اُن کا جب بھی ہوگا ہوں گے چرچے نور کے

دل میں نظروں میں بسیں طیبہ کی گلیاں نور کی
روح میں بس جائیں طیبہ کے نظارے نور کے

داغِ فرقت نور والے شہر کا اب دیں مٹا
گنگناؤں آکے طیبہ میں ترانے نور کے

طلعتِ آقا لحد میں میری جلوہ گر تو ہو
"قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے"

نوری سُرمہ خاکِ طیبہ کا لگاوں آنکھ میں
اپنی نظروں میں بسالوں میں ستارے نور کے

آپ کے زیرِ قدم ہیں سارے نیچر کے اُصول
پائے اطہر کے بنے پتھر میں نقشے نور کے

چشمۂ تسنیم و کوثر اور بہارِ خُلد بھی
زُلفِ احمد کیلئے ہیں استعارے نور کے

نورِ احمد ہے عیاں سارے جہاں میں بے گماں
جتنے جلوے بھی ہیں دنیا میں ہیں ان کے نور کے

نور والوں کا گھرانا اپنا مارہرہ شریف
جھلملاتے جیسے پرتَو مصطفیٰ کے نور کے

خاندانِ پاکِ برکاتی کا ہے فیضان یہ
پھل رہے ہیں چار جانب "نوری شجرے" نور کے

اعلیٰ حضرت کے "قصیدۂ نوریہ" کے فیض سے
اے مُشاہدؔ لکّھے میں نے کچھ ترانے نور کے

☆......☆......☆

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

از: محمد شہزاد احمد مجددی (لاہور)

خالق انوار کی تخلیق پتلا نور کا
آ گیا شکل بشر میں وہ سراپا نور کا

عرش والے رشک کرتے ہیں یہ منظر دیکھ کر
آدمی کے سر پہ رکھا حق نے سہرا نور کا

نعت کے ہر شعر میں پنہاں ہے ایسی روشنی
جیسے شاخِ جاں پہ پھوٹا ہو شگوفہ نور کا

مہر و مہ میں ہے شہ کونین کے رخ کی ضیا
نور کی خیرات دیتا ہے یہ چہرہ نور کا

نور کے اصحاب اہل بیت اور ازواجِ نور
نور ہی کے ساتھ ہوسکتا ہے رشتہ نور کا

کہکشائیں گم ہیں شہرِ نور کے ذرات میں
بھیک لیتا ہے انھیں سے ہر ستارا نور کا

ظلمتوں کو کر دای ہے روشنی سے آشنا
آدمی کو آپ نے بخشا ہے تحفہ نور کا

نقشِ پائے مصطفیٰ ہے منزلِ اہلِ نظر
سیرتِ سرکار ہے دراصل رستہ نور کا

نعت لکھتا نور کے الفاظ سے شہزاد میں
کاش! میرے پاس ہوتا کوئی خامہ نور کا

☆......☆......☆

بارہ قصیدے نور کے

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

....ا....صبح دل آرا ہوئی پھیلا اجالا نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

صبح دل آرا ہوئی پھیلا اجالا نور کا
بارھویں کی رات نے اوڑھا قبالہ نور کا

آ گئے ہیں مصطفی ﷺ لے کر اجالے نور کے
مل گیا امید کو آخر سنبھالا نور کا

شرم سے گہنا گیا افلاک پر ماہ تمام
ناخن اطہر جو مٹھی سے نکالا نور کا

بھر گیا عالم کا عالم نور سے جھل مل ہوا
تم نے دست پاک سے چھینٹا اچھالا نور کا

بجھ گیا آتش کدہ کعبہ کے سارے بت گرے
دبدبہ دیکھا زمانے نے نرالا نور

کا بام کعبہ بیت اقصیٰ پر تیرے جھنڈے گڑے
لہلہاتا ہے پھریرا سب سے اعلیٰ نور کا

ڈبڈباتی ہیں غم امت میں چشمان حضور ﷺ
گھیرتا ہے عاصیوں کو تیرا ہالا نور کا

نور رب العلمیں جلوہ نما ہے آنکھ میں
رکھ دیا شانے پہ قدسی نے دوشالہ نور کا

کنجیاں سارے زمانے کی ہیں تیرے ہاتھ میں
تیری ٹھوکر نے احد کو کر ہی ڈالا نور کا

گر چہ مجھ میں اہلیت نہ تھی نگاہ لطف کی
تیرے قرباں سیدی میں بھی ہوں پالا نور کا

کوثر و تسنیم کے دریا رواں ہیں موج میں
پیاس بھرنے کو اے پیاسے جام اٹھالا نور کا

آج کی شب کون ہے جو فضل سے محروم ہو
بھر ہی جانا ہے تیرا جامیؔ پیالہ نور کا

☆......☆......☆

....۲....دہر کا ظلمت کدہ اب ہے ٹھکانہ نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

دہر کا ظلمت کدہ اب ہے ٹھکانہ نور کا
تم کیا آئے ہو گیا سارا زمانہ نور کا

چیر کر ظلمت کا دل چمکیں ضیائیں نور کی
رب کے سچے دین کا سچا نشانہ نور کا

عالم تخلیق کی ہر شے سلامی کو جھکی
پڑھ رہے ہیں ہر کس و ناکس ترانہ نور کا

تیری چشم سرمگیں سے بوندیں رحمت کی گریں
تیرا گریاں نور کا اور مسکرانا نور کا

ان کی انگشت مقدس پر مچلتا ہے
قمر توڑ دینا جوڑ دینا کھینچ لانا نور کا
جس نے دیکھا جاں نچھاور کیجئے اس آنکھ پر
ان کے دندان سے نکل کر جگمگانا نور کا
نور ہیں سرتا قدم سرکار میرے نور ہیں
پوچھ لو والنجم سے ہے آنا جانا نور کا
نور نے پہنا لباس آدمیت اس لئے
شر نکل جائے بشر کا لے خزانہ نور کا
زلف سرکار دوعالم ﷺ ہے حکایت نور کی
ابروئے سلطان عالی ﷺ ہے فسانہ نور کا
جنت الفردوس کی قیمت ہے الا اللہ بس
ہے محمد رسول اللہ (ﷺ) بیعانہ نور کا
مجلس اصحاب ہے اور جلوہ فرما آپ ہیں
کھل گیا ارشاد کی خاطر دہانہ نور کا
کون ان کے چہرۂ انور کی دیکھے روشنی
آنکھیں خیرہ کردے جامیؔ جھلملانا نور کا

☆......☆......☆

۳.....مرحبا صلی علیٰ یہ دن دکھایا نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

مرحبا صلی علیٰ یہ دن دکھایا نور کا
مطلع انوار دنیا بھر پہ چھایا نور کا
لا درودوں کی مقدس ڈالیاں فردوس سے
بھیک دینے نور کی سلطان آیا نور کا
جھک رہی ہے کعبۃ اللہ کی جبیں سوئے نبی ﷺ
سر جھکا کر کعبہ کو کعبہ بنایا نور کا
رب ھب لی امتی ہے زیر لب سرکار ﷺ کے
فرش ان کی رب سلم نے بچھایا نور کا
اب کہاں باطل پرستی کو جگہ مل پائے گی
تیرا آنا خیر سے طوفان لایا نور کا
تیرا غلبہ ہوگیا مغلوب جان و دل ہوئے
رنگ تیرے عشق نے ایسا چڑھایا نور کا
کردیا صدیق کو صدیق اکبر آپ نے
اور عمر فاروق کو ساغر پلایا نور کا
اور مزین کردیا عثمان بن عفان کو
پھر علی کے چہرے پہ سہرا سجایا نور کا
دس صحابہ زندگی میں جنتی فرمادیئے
اور ہزاروں سے گلستاں لہلہایا نور کا

تم نے دیکھا رب عالم اپنے سر کی آنکھ سے
ہم نے تیری ذات میں دیکھا کنایہ نور کا

ہے تیرے سائے میں تیری ساری امت چین سے
تم زمیں پر ہو نہیں ہے تیرا سایہ نور کا

سب رضا کا فیض ہے خود کچھ نہیں جامیؔ تیرا
تیری مدحت میں قصیدہ گنگنایا نور کا

☆......☆......☆

....۴....قافلہ عرش بریں سے ایسا اترا نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

قافلہ عرش بریں سے ایسا اترا نور کا
بھاگتی پھرتی ہے ظلمت لے کے خطرہ نور کا

مشرق و مغرب میں پھیلے تھے اندھیرے کفر کے
پھر یکایک مطلع انوار ابھرا نور کا

تیرے صدقے میرے ساقی ایک چھینٹا نور کا
تیرے قرباں ڈال دے بس ایک قطرہ نور کا

تیری نسل پاک سے چھنتی ہیں کرنیں نور کی
آدم و مہدی تلک ہے تیرا شجرہ نور کا

ہیں ہدایت میں تیرے اصحاب تارے نور کے
تیری امت کے لئے عترت ہے بجرا نور کا

پیش کرتے ہیں سلاموں کے ترانے جھوم کر
گوندھ کر لائے درودوں میں ہیں گجرا نور کا

دست سرکار دوعالم ﷺ عین دست ذوالجلال
ما رمیت اذ رمیت کس پہ ٹھہرا نور کا

سب کے رنگ و نور و نکہت خوشبوئیں پھیکی پڑیں
روپ تیرے عارض انور پہ گہرا نور کا

ایک لمحے کو نظر خیرہ تجلی سے ہوئی
مرکب سلطان دوعالم ﷺ جو گزرا نور کا

شکر کرنا رب دوعالم کا واجب ہو گیا
جس نے اندھوں کو دکھایا ان کا چہرہ نور کا

نور کی مدحت سرائی کس کے بس کی بات ہے
معرفت پر نور والا کی ہے پہرہ نور کا

خالی ہاتھوں میں بھرے ہیں لاکھوں چشمے نور کے
نور کے ماتھے بندھا ہے جامیؔ سہرا نور کا

☆......☆......☆

....۵....آ لگا دنیا کے ساحل پر سفینہ نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

آ لگا دنیا کے ساحل پر سفینہ نور کا
ذات سرکار دوعالم ﷺ ہے مدینہ نور کا

نور کی طلعت میں دیکھے شام کے محل و قصور
آمنہ پر رنگ چھایا بھینا بھینا نور کا

تم بہار دہر کی تخلیق کی بنیاد ہو
کیوں عطا ہوتا نہ پھر تجھ کو مہینہ نور کا

تم رسالت کے چمن کا آخری ماہتاب ہو
تم نبوت کے عمامے پر نگینہ نور کا

کوئی بھی نہ پاسکا پیارے حقیقت نور کی
تم کو حق نے کردیا ہے آبگینہ نور کا

لوٹ لو اے مفلسو باب سخاوت ہے کھلا
بٹ رہا ہے آج کی شب میں خزینہ نور کا

اک تجلی طور پر چمکی تھی موسیٰ کے لئے
جگمگاتا آج تک ہے طور سینا نور کا

تیری آنکھوں پر بلا کے سارے جلوے رکھ دیئے
لازمی ہے دید کی خاطر قرینہ نور کا

سرد ہوجائے جہنم ایک قطرہ جو گرے
پونچھ لے محبوب ماتھے سے پسینہ نور کا

راستے سارے تمہاری سمت آ کر رک گئے
تم خدا کی سمت جانے کا ہو زینہ نور کا

نور کے صدقے ملی ہیں زندگی کی رونقیں
کاش ساری زندگی ہوجائے جینا نور کا

جامیؔ ان کے در کے ٹکڑے مل رہے ہیں چین سے
ان کے در سے چل رہا ہے کھانا پینا نور کا

☆......☆......☆

....۶....ہوگیا دریائے رحمت کو اشارہ نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

ہوگیا دریائے رحمت کا اشارہ نور کا
چل دیا سوئے زمیں خلوت سے تارہ نور کا

ہو گئی تقسیم اس کی رحمت بے منقسم
اس نے قاسم بھی اتارا تو اتارا نور کا

جھوم کر آتے ہیں پیاسے بہہ رہا ہے شان سے
دست پاک ساقی کوثر سے دھارا نور کا

اب بجز اسلام کوئی دین نہ ہوگا قبول
آج سے ہے سب زمانے پر اجارہ نور کا

مل نہیں سکتی مقام مصطفی ﷺ کی حد کوئی
مل نہیں سکتا کسی کو بھی کنارہ نور کا

شاد ہوجاتی ہیں آنکھیں روضہ تیرا دیکھ کر
خوب ہے یہ سبز گنبد پیارا پیارا نور کا

ہم کو بھی پہنچا دے یارب تو در محبوب پر
ہو عطا ہم پر خطاؤں کو نظارہ نور کا

سر سے لیکر پائے اطہر تک نظارے نور کے
کتنا دلکش ہے تصور بھی تمہارا نور کا

تیرے قدموں سے لپٹ کر نور ذرے ہوگئے
جگمگاتا ہے فلک پر ہر ستارہ نور کا

ان کہا سارہ گیا ہے سارا قصہ نور کا
منبع انوار پر دل کس کا ہارا نور کا

گیسوؤں والے تیری نعلین پر قربان میں
میں تو کیا ہوتا نہیں تجھ بن گزارا نور کا

تیرے ہوتے کیا جہنم میں ترا جامیؔ گرے
اس غلام پر خطا کو ہے سہارا نور کا

☆......☆......☆

۷.....کس کے جلوے نے بنایا ہے نشیمن نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

کس کے جلوے نے بنایا ہے نشیمن نور کا
جان رحمت ﷺ کی تجلی سے ہے مسکن نور کا

ذکر سرکار دوعالم ﷺ ہے اصل میں زندگی
یاد میں ان کی جو گزرے پھر ہے جیون نور کا

لفظ سارے خرچ کرکے بھی تسلی نہ ملی
دیکھ کر کب چین آئے دل کو جوبن نور کا

تم سے ہی لیکر تجلی جگمگاتا ہے فلک
اے میں قرباں تیرے ہاتھوں میں ہے معدن نور کا

جیسے دل میں ڈال دی ایمان کی تم نے ضیا
ہوکسی دن تو میرے پیارے یہ آنگن نور کا

کیا گرائے گی شفاعت چاہ دوزخ میں شہا
کیا جہنم میں کوئی ڈالے گا ایندھن نور کا

مہر روز حشر کی تابش کا دھڑکا کس لئے
جب ہو داماں عاصیوں پر سایہ افگن نور کا

روضہ خیر الوریٰ پر جالیاں ہیں نور کی
جلوہ گاہ نور پر ڈالا ہے چلمن نور کا

جتنا میرا حوصلہ ہو اسقدر عرفان ہو
تیری تابش نہ جلا دے میرا خرمن نور کا

ان کے جلوے مانگتے موسیٰ جو کوہ طور پر
رب ارنی کی قسم ہو جاتا ایمن نور کا

منتظر ہوں کیا عطا ہوتا ہے ان کے جود سے
آج کی شب جوش پر آیا ہے مخزن نور کا

مانا ہے لبریز جامیؔ معصیت کی آگ سے
ٹوٹ نہ جائے شفاعت سے یہ بندھن نور کا

☆......☆......☆

۸.....جلوہ فرما ہوگیا وہ ماہ انور نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

جلوہ فرما ہوگیا وہ ماہ انور نور کا
جس کی نعل پاک کا ذرہ ہے اختر نور کا

زلف سرکار دوعالم ﷺ ہیں گھٹائیں نور کی
دست اطہر پائے اطہر قلب اطہر نور کا

ان کے قدموں سے لپٹ کر جان دینا زندگی
خلد میں اڑتا پھرے گا، لے کے شہپر نور کا

قدسیوں کے جھنڈ تیرے گرد منڈلاتے ہیں یوں
شمع تو ہے نور کی ہاں تو ہے محور نور کا

تیرے در کی کھا رہے ہیں ٹھوکروں سے بچ گئے
چل رہا ہے تیرے در پہ تیرا لنگر نور کا

دنیا تیری ٹھوکروں کے بھی نہ قابل تھی حضور
ورنہ دنیا دیکھتی ہر سمت منظر نور کا

غوث و خواجہ شافعی و مالکی و حنبلی ہے
ہر اک محبوب تیرے در پہ گوہر نور کا

مسلک و مشرب تیرے دو جاری چشمے نور کے
بو حنیفہ نے دکھایا تیرا جوہر نور کا

لاکھ جانوں کو پچھاڑے لاکھ پر بھاری پڑے
شیر تیرا ہے رضا اللہ اکبر نور کا

جس نے تعظیم رسالت کی ہمیں تعلیم دی
جس نے رتبہ کر دیا ہم پر اجاگر نور کا

خوشبوئیں عشق نبی ﷺ کی دہر میں باقی رہیں
ہم نے تو مر جانا ہے نغمہ سنا کر نور کا

اے خدائے مصطفی ﷺ دل کو میرے آرام دے
اک شجر جامیؔ کے دل میں ہو تناور نور کا

☆......☆......☆

....9....کوہ فاراں پر دمکتی ہے جو طلعت نور کی

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

کوہ فاراں پر دمکتی ہے جو طلعت نور کی
کل زمین و آسماں پر ہے حکومت نور کی

گلستان انبیاء کا آخری چٹکا گلاب
اب نہ بدلی جائے گی راہ شریعت نور کی

تم نے جانا بوبکر سب سے زیادہ نور کو
پر نہ تم بھی جان پائے کل حقیقت نور کی

ایک قطرے کے سوالی کو سمندر بخش دیں
ساری دنیا سے نرالی ہے طبیعت نور کی

ایک ادنی امتی بھی سقر کا ایندھن نہیں
جوش پر آنے ہی والی ہے شفاعت نور کی

چیر دے ماہ کا کلیجہ مہر آئے لوٹ کر
اک انگشت پاک میں ہے کتنی طاقت نور کی

پھر اگر دو ہاتھ اٹھا دیں کیا نہیں ہو جائے گا
ایکدن سب پر عیاں ہوگی یہ قدرت نور کی

ٹکٹکی باندھے کسی سے دیکھنا ہو نہ سکا
روئے انور پر درخشاں ہے ملاحت نور کی

بولہب کے ساتھ جائے گا بشر کہتا ہوا
ہاں جہنم میں گرائے گی عداوت نور کی

پیش ہونا ہے دکھانا ہے انہیں چہرہ ابھی
جب لگائے گا خداوندا عدالت نور کی

کون ہے جوان کے ہوتے بال بھی باکا کرے
جس کو حاصل ہوگئی ہوگی حمایت نور کی

جب تلک ایماں سلامت، ہے یہ جامیؔ خیر سے
اے خدا باقی رہے دل میں حمیت نور کی

☆......☆......☆

....۱۰....ہو نہیں سکتا علم ہرگز خمیدہ نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

ہو نہیں سکتا علم ہرگز خمیدہ نور کا
نور کی سرکار سے پایا عقیدہ نور کا

پھوٹ جائے گر تمہیں نہ دیکھ پائے چشم نم
ہے تمہارے دم سے ہی روشن یہ دیدہ نور کا

اس کی قسمت میں سقر کا رنج و غم لکھا گیا
تم سے جو نا آشنا ہے نارسیدہ نور کا

آنکھ والے دیکھتے تھے کل بھی ان کے نور کو
آج بھی اندھوں سے ہے چہرہ پوشیدہ نور کا

نور کے باغوں میں غنچے نور کے ہیں بے عدد
چند پھولوں سے مزین ہے قصیدہ نور کا

لہلہاتے ہی رہیں گے تیرے جھنڈے حشر تک
ہو نہیں سکتا چمن ہرگز بوسیدہ نور کا

نور ہے وہ نور ہے وہ نور ہے وہ نور ہے
ہاں لباس آدمیت ہے چنیدہ نور کا

زلف جاناں رحمت عالم پہ قرباں جائیے
راستہ بتلا رہی ہیں سیدھا سیدھا نور کا

کون پہنچے اور پہنچ کر پاؤں دھرنے کا کہے
بارہ برجوں میں پھرایا ہے کشیدہ نور کا

نور سے آگے نہیں کچھ بھی جوان کو کہہ سکیں
کہ لقب ہو ہی نہیں سکتا بریدہ نور کا

جس کو وہ چاہیں گے اس کو بخش ہی دے گا خدا
کب خدا چاہتا ہے کہ ہو دل کبیدہ نور کا

جامیؔ لایا ہے رضا کے باغ سے تازہ گلاب
رہبری کرتا رہا ہر دم قصیدہ نور کا

☆......☆......☆

....۱۱....دن چڑھا میرے نبی ﷺ کا رات آئی نور کی

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

دن چڑھا میرے نبی ﷺ کا رات آئی نور کی
بارھویں کی رات نے دولت لٹائی نور کی

پھر رہے ہیں حور و غلماں جھلملاتے نور سے
عالم ملکوت نے محفل سجائی نور کی

چاند تارے حور و غلماں جبرائیل و اسرافیل
کر رہے ہیں سب کے سب مدح سرائی نور کی

لے رہا ہے پائے اطہر سے لپٹ کر رفعتیں
عرش کو معلوم ہے ساری خدائی نور کی

روئے پاک مصطفی ﷺ پر ڈال کر ستر حجاب
اہل دنیا سے تجلی یوں چھپائی نور کی

کس کی ہیں محدود آنکھیں ان کے جسم ناز تک
اور کس کی آنکھ پر ہے رونمائی نور کی

ما سوا جن و بشر سب جانتے ہیں نور کو
ہے عیاں خلق خدا پر مصطفائی نور کی

آہ ظالم ہے فقط انسان ورنہ تو عیاں
عالم امکاں پہ ہے فرماں روائی نور کی

مرغ سدرہ کا پہنچنا بھی نہیں ممکن جہاں
لامکان و قرب قادر تک رسائی نور کی

ہائے کیا مانا بشر خیر البشر کو بے ادب
مانتا جو نور تو ہوتی کمائی نور کی

عقل و دانش ہی فقط افلاح کو کافی نہیں
آتش عشق نبی ﷺ جو نہ لگائی نور کی

جامیؔ جیسے سینکڑوں کتے دہر کی خاک ہیں
ان پہ ہی موقوف ہے حاجت روائی نور کی

☆......☆......☆

....۱۲....ختم ہونے کا نہیں یہ جانِ امکاں نور کا

از: جواد رضا جامیؔ، کراچی

ختم ہونے کا نہیں یہ جانِ امکاں نور کا
ہاں ختم ہو جائے گا یہ دورِ ہجراں نور کا

دے خدا کے واسطے تھوڑا سا حصہ نور کا
ہے خزانہ ہاتھ تیرے جانِ جاناں نور کا

سو رہا ہو تان کے غفلت کی چادر چین سے
جاگنا ہے جاگ جاؤ ہے شبستاں نور کا

جس نے اپنے گھر کے روشن کر دیئے ہیں سب دیئے
دل میں اسکے ہو ہی جاتا ہے چراغاں نور کا

اذھبوا کی ہر طرف سے جب صدائیں آ گئیں
پھر انا نے کر دیا عصیاں کو نسیاں نور کا

نور نے آ کر سبھی پر نور کی ڈالی کرن
ہو گیا تیری جھلک سے سارا بستاں نور کا

ناریوں سے دور کا بھی واسطہ رکھا نہیں
جلوہ فرما آنکھ میں تھا ماہ تاباں نور کا

تیرے ہوتے اور کس سے یاوری کی ہو امید
جز تمہارے کیا نکالے کوئی ارماں نور کا

تیرے کہنے سے خدا کو ایک مانا احمد کی
تیری ہی سرکار سے پایا ہے ایماں نور کا

ہر معجزہ عارضی تھا ہاں مگر تیرے لئے
رہتی دنیا تک رہے گا تیرا قرآں نور کا

نور کی سرکار میں بارہ قصیدے نور کے
مغفرت کی آس میں ہے سارا ساماں نور کا
سامنے خلد بریں ہو گی نہ ہو گی پھر جہیم
تھام لینا آگے بڑھ کے جا کے داماں نور کا

☆......☆......☆

مصطفیٰ خیر الوریٰ ہو

از: صاحب زادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی (ذوق ثناص: ۸۳/ ۸۴/ ۸۵)

مصطفیٰ ہو مجتبیٰ ہو — مرتضیٰ ہو، ملتجیٰ ہو
نور ہو، نورِ خدا ہو — مرکز رشد و ہُدیٰ ہو
عظمتِ جملہ خلائق — عزتِ ذو الکبریا ہو
ہر فضیلت کے ہو مالک — ہر فضیلت میں جدا ہو
آپ ہی سے ابتدا بھی — آپ سب کی انتہا ہو
جانِ الطاف و کرم بھی — شان اکرام و عطا ہو
صاحب خلق مبیں بھی — پیکر شرم و حیا ہو
عہد کے پکے، امیں بھی — عزت و پاس وفا ہو
خاص قربت کے ہو حامل — محرم سِرِّ دنا ہو
عقل والے خاک سمجھیں — عقل والوں سے ورا ہو
کس قدر پیارے ہو آقا — جو نہ چاہے اس کو چاہو
کس قدر ہے مہربانی — غم ربا ہو، غم زُدا ہو
ہر کوئی اپنا بناؤ — کیا بھلا ہو، کیا برا ہو

آپ کے واحدؔ کو کیا غم
آپ جب مشکل کشا ہو

☆......☆......☆

زعکست ماہِ تاباں آفریدند

از: صاحب زادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی

(ذوقِ ثناص: ۲۸)

ز حسنت ماہِ رخشاں آفریدند
ز بویت باغ و بستاں آفریدند
ز نورت لمعۂ را بر گرفتند
ازاں خورشیدِ تاباں آفریدند
نہ بود اندر جہاں چیزی کہ آں دم
ترا اے جانِ خوباں آفریدند
ہر آں جائیکہ در اسریٰ رسیدی
فقط بہرِ تو جاناں آفریدند
کرم کردند از روزِ ازل ایں
کہ واحدؔ را غزل خواں آفریدند

☆......☆......☆

امتنان وسیاہ کاریہا

از: صاحب زادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی

(شمیمِ شوق: ص: ۲۴)

تاب داری و آب داریہا
نام داری و کام گاریہا
از برائے تو آفریدہ شدہ
تاج داری و شہر یاریہا
از ضیائے رخِ تو می جوید
ماہ و خورشید نور باریہا
ختم بر تو ضاعتِ یزداں
ماند ، پیش تو شاہ کاریہا
مقتضائے عنایتِ مولیٰ
غم ربائی و گم گاریہا
غم نہ دارم زکثرتِ عصیاں
ہست خوئے تو پردہ داریہا
دور باشد ز واحدؔ رضوی
از ثنائے تو بے قراریہا

☆......☆......☆

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں دُرود

از: مفتی محمد مشتاق احمد عزیزی امجدی

(نغماتِ قادری، جماعت رضائے مصطفیٰ، ناسک، ۲۰۰۸ء، ص ۱۵۲)

(قافیے میں معمولی تبدیلی کے ساتھ)

مظہرِ ربِّ ودود تم پہ کروروں درود
عالمِ غیب و شہود تم پہ کروروں درود
تم نہ تھے تب کچھ نہ تھا، تم سے ہی سب کچھ ہوا
باعثِ جملہ وجود تم پہ کروروں درود
تیرے ہی فیضاں تلے، ظلم کے کھُلنے لگے
خود بہ خود سارے قیود تم پہ کروروں درود
وسعتِ اِوصاف کے، جملہ کمالات کے
کوئی نہیں ہیں حدود تم پہ کروروں درود
جس میں ہے تجھ سے نیاز، ہے وہی بے شک نماز
جانِ رکوع و سجود تم پہ کروروں درود
خطبۂ رفعت پڑھیں، اور نام کا چرچا کریں
آدم و لوط و ثمود تم پہ کروروں درود
چلتا ہے تیرے سبب، شاہِ دیں شاہِ عرب
نظمِ ایں چرخِ کبود تم پہ کروروں درود
راہ میں مشتاقؔ کے، شاہِ بطحا جلد سے
توڑیئے سارے سُدود تم پہ کروروں درود

☆......☆......☆

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں دُرود

از: ڈاکٹر سید ظہیر الحسن مدنیؔ، بہرائچ شریف

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، جولائی ۱۰۹۷ء، ص ۳۷/۳۸)

(قافیے میں معمولی تبدیلی کے ساتھ)

کعبہ کے صدرِ نشیں تم پہ کروروں درود
طیبہ کے ماہِ مبیں تم پہ کروروں درود

چاند سے تشبیہ دوں، یہ نہیں میری مجال
چاند سے بھی ہو حسیں تم پہ کروروں درود

ذات تری لاجواب، شان تری بے حساب
آفریں صد آفریں تم پہ کروروں درود

قادرِ حلّ و حرم، دور کردیجے الم
مالکِ دنیا و دیں تم پہ کروروں درود

عرش پہ شمس و قمر، فرش پہ جن و بشر
بھیجتے ہیں بالیقیں تم پہ کروروں درود

بھیج اے مدنیؔ درود، اُن سے ہے دیں کا وجود
مذہبِ حق کے امیں تم پہ کروروں درود

☆......☆......☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

از: حضرت پیر سید نصیر الدین نصیرؔ گولڑوی

مصطفیٰ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
اولیں نقشِ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرِ جیش رسل، امی و عقلِ کل
صدرِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام

قائل وحدہٗ لاشریک لہٗ
ماحیِ شرک و بدعت پہ لاکھوں سلام

چاک دل سِل گیا، آسرا مل گیا
گردشِ چشمِ رحمت پہ لاکھوں سلام

گردِ چہرہ وہ اک ہالۂ تمکنت
والضحیٰ کی صباحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی وہ خوشبوے زلفِ دوتا
ایسی بے مثل نکہت پہ لاکھوں سلام

آنکھ کو دے گیا زینۂ ارتقا
سبز گنبد کی رفعت پہ لاکھوں سلام

دست کی دستگیری پہ دائم درود
پاؤں کی استقامت پہ لاکھوں سلام

بھیڑ میں چوم لیں شاہ کی جالیاں
اے نظر! تیری ہمت پہ لاکھوں سلام

وہ حلیمہ جو ہے ثانیِ آمنہ
اُس کے لمحاتِ خدمت پہ لاکھوں سلام

از ازل تیرے منصب پہ لاکھوں درود
تاابد تیری بعثت پہ لاکھوں سلام

نقشِ پا کے نگیں جس کو ترسے زمیں
چال کی زیب و زینت پہ لاکھوں سلام

کس کی چوکھٹ پہ تو دے رہا ہے صدا
اے گدا! تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

شانۂ اقدسِ شہ پہ بے حد درود
مُہرِ ختمِ نبوت پہ لاکھوں سلام

حوصلہ دینے آئے گی جو قبر میں
ایسی نادیدہ صورت پہ لاکھوں سلام

کھو گیا کس کا حُسنِ گزر دیک کر
نقشِ پا! تیری حیرت پہ لاکھوں سلام

اُن کے روپ اور رنگت پہ رنگیں درود
اُن کی شکل و صباحت پہ لاکھوں سلام

ایک دو تین کیا لاکھوں سر کٹ گئے
اُن کی منصوص عزت پہ لاکھوں سلام

عمر بھر غم جو امت کا کھاتا رہا
ایسے غم خوارِ امت پہ لاکھوں سلام

کل کرے گی جو شورِ قیامت فرو
اُس دل آویزِ قامت پہ لاکھوں سلام

جس کو پاکر حلیمہ غنی ہوگئی
آمنہ! تیری دولت پہ لاکھوں سلام

دیکھنے والی آنکھوں پہ پیہم درود
مرکزِ دید ، صورت پہ لاکھوں سلام

اُن کی آمد کا سُن کر جو ہوگا بپا
ایسے شورِ قیامت پہ لاکھوں سلام

زینب و مرتضیٰ پھر حسین و حسن
اور خاتونِ جنت پہ لاکھوں سلام

چار یارانِ حضرت پہ ہر دم درود
اُن کے دورِ خلافت پہ لاکھوں سلام

شاہِ بغداد ، غوث الوریٰ ، محیِ دیں
آبروے طریقت پہ لاکھوں سلام

کیجیے بند آنکھیں نصیرؔ اور پھر
بھیجیے اُن کی صورت پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حسان العصر سید آلِ رسول حسنین نظمی مارہروی علیہ الرحمہ

ساقی حوض کوثر پہ لاکھوں سلام
قاسم نعمت و مالک جزو کل
دونوں عالم کے سرور پہ لاکھوں سلام
عرش سے آگے جن کی رسائی ہوئی
یعنی محبوب داور پہ لاکھوں سلام
زلف و رخسار کی کھائے قرآں قسم
مصطفیٰ نوری پیکر پہ لاکھوں سلام
ان کے روضے کی حرمت پہ بے حد درود
ان کی محراب ومنبر پہ لاکھوں سلام
حشر میں امتی امتی کی صدا
اس شفاعت کے تیور پہ لاکھوں سلام
جس کے صدقے میں جنت کا مژدہ ملے
سجدہ یوم محشر پہ لاکھوں سلام
ناز صدق وصفا، فخر جود و سخا
یعنی صدیق اکبر پہ لاکھوں سلام
حضرت عثماں کی شرم وحیا پر درود
ابن خطاب و حیدر پہ لاکھوں سلام
جن کے بیٹے امام اور شوہر امام
سرور دیں کی دختر پہ لاکھوں سلام

فخر آل پیمبر کہیں ہم جنھیں
یعنی شبیر و شبر پہ لاکھوں سلام
مظہر شان قدرت ہیں غوث الوریٰ
معرفت کے سمندر پہ لاکھوں سلام
خواجہ خواجگاں، دین حق کے معین
استقامت کے جوہر پہ لاکھوں سلام
شاہ برکت کی برکت پہ بے حد درود
بحر عرفاں کے گوہر پہ لاکھوں سلام
ہم کو سکھلائی اچھے برے کی تمیز
اعلیٰ حضرت سے رہبر پہ لاکھوں سلام
عاشق مصطفیٰ جبرئیل امیں
ان کے نورانی شہ پر پہ لاکھوں سلام
عشق احمد میں نظمی جو سرشار ہو
اس کے اونچے مقدر پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

از: پیر طریقت مولانا سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی

(نوائے سادات، کچھوچھہ شریف، ص ۶۳ / ۶۴)

تاج دارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
روحِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام

انبیا اولیا جن کے خطبے پڑھیں
مظہرِ ذاتِ قدرت پہ لاکھوں سلام

سارے عالم کے مختار ہوتے ہوئے
فقر کی پیاری عادت پہ لاکھوں سلام

فخرِ کون و مکاں سید الانبیاء
نازشِ فیض و رحمت پہ لاکھوں سلام

عدل صدیق و فاروق و عثمان علی
رہنمائے ہدایت پہ لاکھوں سلام

سیدہ فاطمہ بنتِ شمس الضحیٰ
اُن کی پاکیزہ عصمت پہ لاکھوں سلام

ہیں معین جہاں خواجہ ہند الولی
گنجِ بخش کرامت پہ لاکھوں سلام

اشرف الاولیاء زینتِ اصفیا
تارکِ بادشاہت پہ لاکھوں سلام

غوث کی شکل میں سیرتِ خواجگاں
اشرفی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

تیری سرکار میں بس یہ اظہارؔ ہے
تاج دارِ نبوت پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

از: زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی

(اردو میں نعتیہ شاعری، ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق، مطبوعہ کراچی، ص ۶۵۱)

آفتابِ رسالت پہ لاکھوں سلام
ماہ تابِ نبوت پہ لاکھوں سلام

خود سروں کو پڑھایا سبق عجز کا
مصدرِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

دشمنوں سے بھی پیش آئے جو خُلق سے
ایسی پاکیزہ سیرت پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

سید آلِ رسول حسنین نظمی مارہروی

غوث اعظم کی شوکت پہ لاکھوں سلام
شاہ ملک کرامت پہ لاکھوں سلام

لا تخَف کی تسلی مریدوں کو دیں
ان کی شان شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس تکلم پہ حیراں زبان عرب
اس فصاحت بلاغت پہ لاکھوں سلام

قلب انساں کو ایماں کی بخشی ضیا
ان کے وعظ و نصیحت پہ لاکھوں سلام

سارے ولیوں کی گردن پہ جن کا قدم
اس مدار ولایت پہ لاکھوں سلام

لے کے جن کی اجازت مہینے چلیں
افتخار نظامت پہ لاکھوں سلام
جس دہن کو لعاب نبی مل گیا
اس کی شیریں خطابت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ کے قدم پر ہے جن کا قدم
ایسی شان نیابت پہ لاکھوں سلام
ان کا تقویٰ زمانے میں مشہور ہے
پاسدار شریعت پہ لاکھوں سلام
جو حسینی بھی ہیں اور حسنی بھی ہیں
ان کی دوہری سیادت پہ لاکھوں سلام
حکم سے ان کے کشتی کو ساحل ملے
عبد قادر کی قدرت پہ لاکھوں سلام
مردے زندہ کیے کھیل ہی کھیل میں
کم سنی کی کرامت پہ لاکھوں سلام
اولیا ان کے تلووں سے آنکھیں ملیں
اس خدا داد عظمت پہ لاکھوں سلام
صدقہ غوث میں نظمی پڑھتا ہے یہ
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆

سلام بحضور شہید اعظم رضی اللہ عنہ

برزمین: مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

از: خادم حبیب اللہ جہانگیری، رام نگر، نینی تال

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۴۹)

پاسبانِ شریعت پہ لاکھوں سلام
سربراہِ طریقت پہ لاکھوں سلام
جس کو سردارِ جنت کہیں مصطفیٰ
مرحبا اس کی قسمت پہ لاکھوں سلام
جس کو محبوب فرمائیں پیارے نبی
اُس نواسے کی چاہت پہ لاکھوں سلام
دشمن دیں کی جس نے کمر توڑ دی
اس کی شانِ شجاعت پہ لاکھوں سلام
گھر کا گھر جن نے حق پہ فدا کردیا
حامیٔ دین و امت پہ لاکھوں سلام
جس نے تکمیل حق بندگی کردیا
سر بہ سجدہ شہادت پہ لاکھوں سلام
امتیاز حق و باطل کا جس نے دیا
ایسی چشمِ بصیرت پہ لاکھوں سلام
جس کو چاہیں بنادیں معلیٰ نشاں
اے زمیں تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

جس نے روحانیت کو جِلا بخش دی
اُس نگاہِ ولایت پہ لاکھوں سلام

رہتی دنیا رہے گا وہ احساں ترا
نقشِ پائے ہدایت پہ لاکھوں سلام

ذریعہ بخشش کا خادم بنالے اُنھیں
بھیج تو ان کی نصرت پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حسان العصر سید آلِ رسول حسنین نظمی مارہروی علیہ الرحمہ

افتخار ولایت پہ لاکھوں سلام
تاجدار شریعت پہ لاکھوں سلام

سارے اجمیر کے پانی جن کے مطیع
ان کے کوزے کی وسعت پہ لاکھوں سلام

اونٹ بیٹھے تھے راجا کے بیٹھے رہے
اس فقیری حکومت پہ لاکھوں سلام

شانتی آشتی جس کا پیغام ہے
خواجہ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

بج اٹھی جوگی کے سر پہ تیری کھڑاؤں
خواجہ، تیری کرامت پہ لاکھوں سلام

جس نے اسلام کو ایک نئی روح دی
مظہر قادریت پہ لاکھوں سلام

دین حق کے معین خوجہ ہند الولی
ان کی نورانی تربت پہ لاکھوں سلام

منسلک جن کے روضہ سے جنت ہوئی
باب جنت کی شوکت پہ لاکھوں سلام

خواجہ کا سلسلہ قطب دیں نے دیا
میر صغریٰ کی ثروت پہ لاکھوں سلام

چشتیت قادریت کا سنگم بنا
مارہرہ تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

خواجہ کے فیض سے نظمی پڑھتا رہے
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(منقبتی سلام)

از: محمود القادری رضوی، یاقوت پورہ، حیدرآباد، دکن

(ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف، جنوری ۱۹۹۳ء، ص ۷۹)

سرورِ اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام
تاج دارِ امامت پہ لاکھوں سلام

جس نے سمجھائے اَسرارِ دین متیں
اُس کی پاکیزہ عظمت پہ لاکھوں سلام

یوں ضیا بخش دی جس پہ اُٹھی نظر
دافع فسق و بدعت پہ لاکھوں سلام

ہادیِ دین و ملّت و شمعِ وفا
رہنمائے ہدایت پہ لاکھوں سلام

عالم و فاضل و واعظِ بے بدل
نوری لب کی فصاحت پہ لاکھوں سلام

بحرِ علم و ہنر کانِ لطف و عطا
تیری اِس شان وشوکت پہ لاکھوں سلام

تیری دولت زمانے میں حُبِّ نبی
مرحبا ایسی ثروت پہ لاکھوں سلام

عاشق مصطفیٰ مرحبا مرحبا
جانِ رحمت کی نسبت پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

سلامِ عقیدت بدرگاہِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ

از: جناب احمد میاں خاں رضوی مصطفوی

(ماہ نامہ استقامت، کان پور، مارچ ۱۹۷۷ء، ص ۸۷)

ماحیِ کفر و بدعت پہ لاکھوں سلام
حامیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

وہ مجدد وہ عالم وہ حامیِ دیں
اُن کی عرفانی سیرت پہ لاکھوں سلام

جس کو مانا عرب اور عجم نے امام
اُس امامِ شریعت پہ لاکھوں سلام

بن گئے سیکڑوں اعلیٰ حضرت مگر
تیری پروازِ رفعت پہ لاکھوں سلام

وہ مجدد صدی چودھویں کے امام
اُن کی علمی لیاقت پہ لاکھوں سلام

نائبِ مصطفیٰ وارثِ انبیا
مرکزِ اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

نورِ محبوبِ رب مظہرِ چار یار
حاملِ قادریت پہ لاکھوں سلام

جس کے پھولوں سے مہکا مشامِ جہاں
اُس گلستانِ حکمت پہ لاکھوں سلام

قطب و ابدال بھی جس سے سیراب ہوں
ایسے بحرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

توڑ دی جس نے زنجیرِ ظلم و ستم
ایسے بازو کی ہمت پہ لاکھوں سلام

اِنس و جن سب کے احکام بتلائے جو
اُس خبردارِ ملّت پہ لاکھوں سلام

سرورِ عارفاں رہبرِ گمرہاں
ہادیِ اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

فصحائے عرب جس کا خطبہ پڑھیں
اُس کی علمی جلالت پہ لاکھوں سلام

قتل کو آئے جو ان سے بیعت ہوئے
اِس مثالی کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کی ہیبت سے لرزش ہوئی کفر میں
اُس کے زورِ صداقت پہ لاکھوں سلام

ڈھادیا جس نے باطل کی تعمیر کو
اُس کی اعلیٰ شجاعت پہ لاکھوں سلام

جس کے ڈنکے بجے ہر طرف دہر میں
اُس مجدد کی سطوت پہ لاکھوں سلام

شاہِ بطحا کے پیارے ہیں احمد رضا
اُن کی توقیر و عظمت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم کے ہیں لاڈلے بالیقیں
اچھے پیارے کی سیرت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت مجدد شہنشاہِ وقت
اُن کی نورانی تربت پہ لاکھوں سلام

اپنے احمدؔ میاں پر نگاہِ کرم
آپ کی چشمِ رحمت پہ لاکھوں سلام

☆......☆......☆

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

از: مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری علیہ الرحمہ (خلیفۂ اعلیٰ حضرت)
شرحِ حدائقِ بخشش، (نفسِ اسلام ڈاٹ نیٹ، ص ۱۰۸۹/۱۰۹۰)

یاالٰہی! دوجہاں میں مصطفیٰ کا ساتھ ہو
دین و دنیا میں حبیبِ کبریا کا ساتھ ہو

ظاہر و باطن ہے جس کا نامِ نامی اے خدا
اولین و آخریں کے پیشوا کا ساتھ ہو

سب سے اول جن کے نورِ پاک کو پیدا کیا
اُس مہِ برجِ رسالت باصفا کا ساتھ ہو

بھول جائیں قبر کی وحشت کو جن کی دید سے
اُس رؤف و رحیم محبوبِ خدا کا ساتھ ہو

وقتِ نزع وقتِ مرگ و وقتِ وحشت قبر میں
حشر میں اُس شافع روزِ جزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی! جب عمل تُلنے لگیں میزان میں
شافعِ محشر شہِ ہر دوسرا کا ساتھ ہو

ربِّ سلّم کی صدا جب انبیا سے ہو بلند
پیشوائے مرسلین و انبیا کا ساتھ ہو

سارا عالم ظلمت و بدعت سے ہے تاریک و تنگ
نورِ سنت ساتھ ہو نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

رہزنی پر آئے جب شیطان وقتِ جاں کنی
ہادیِ برحق احمدِ مجتبیٰ کا ساتھ ہو

دیو کے بندوں کے شر سے اے خدا ہم کو بچا
نجدیوں کے شر سے آگاہ رہنما کا ساتھ ہو
قبر کی ظلمت سے جب دل تنگ ہو دیدار کا
شمعِ نورِ کبریا بدرالدجیٰ کا ساتھ ہو

☆......☆......☆

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

از: قاضی خلیل الدین حسن حافظ پیلی بھیتی علیہ الرحمہ
شرحِ حدائقِ بخشش، (نفسِ اسلام ڈاٹ نیٹ، ص ۱۰۹۰/۱۰۹۱)

یاالٰہی! روزِ محشر مصطفیٰ کا ساتھ ہو
شافعِ روزِ جزا صلِ علیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جب سوا نیزے پہ آئے آفتاب
تاجِ فخرِ مرسلانِ انبیا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! حشر کے میدان میں زیرِ علم
سایۂ ذاتِ احد ظلِ خدا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جب کہ ہو درپیش راہِ پُل ہمیں
عاجزوں کے دستگیر و پیشوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! ہم سبھوں کا خاتمہ بالخیر ہو
جب چلیں دنیا سے محبوبِ خدا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جب ترازو میں تُلے فردِ عمل
اُس مددگارِ دوعالم رہنما کا ساتھ ہو

یاالٰہی! خواہش جنت ہے ہم کو اس لیے
باعثِ پیدایش ارض وسما کا ساتھ ہو
یاالٰہی! مصطفیٰ کے ہیں جو یارو! جانشیں
یعنی صدیق دوعالم پیشوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! عدل جن کا خلق میں مشہور ہے
حضرتِ فاروقِ اعظم پیشوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! ہیں جو ذوالنورین دامادِ نبی
یعنی عثمانِ غنی کانِ حیا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! حوضِ کوثر پر بہ وقتِ تشنگی
ساقیِ کوثر علیُ المرتضیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی! لے چلیں جب دفن کرنے قبر میں
غوثِ اعظم پیشوائے اولیا کا ساتھ ہو

☆......☆......☆